إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ

[illegible]

مطبع [illegible] مطبوع شد ۱۳۱۲
در [illegible] بنگلور

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی اخذ المیثاق من ظهر ادم فاخرج من صلبه کلّ ذرّیة ذرأها
فجمعهم وجعلهم ازواجا ثم صورهم فاستنطقهم فتکلموا ثم اخذ علیهم
العهد والمیثاق واشهدهم علی انفسهم الستُ بربکم قالوا بلٰی قال فانی اشهد
علیکم السمٰوٰت السبع والارضین السبع واشهد علیکم اباکم ادم ان تقولوا
یوم القیٰمة لم نعلم بهذا اعلموا انه لا اله غیری ولا ربّ غیری ولا تشرکوا بی
شیئا۔ انی سارسل الیکم رسلی یذکرونکم عهدی ومیثاقی وانزل علیکم کتبی
قالوا اشهدنا بانك ربُّنا والٰهنا لا ربّ لنا غیرك ولا اله لنا غیرك فاقرُّوا بذلك
ثم دعاهم فی الدنیا الی توحید ذاته وصفاته علی السنة الانبیاء باجمعهم
وانزل علیهم الکتب کما وعدهم بذلك هنالك والصلوة والسلام الابلغان
الازکیان علی کافة الانبیاء والمرسلین لاسیما علی افضلهم واکملهم واکرمهم علی الله
تبارك وتعالی الذی اخبر امته فی حدیثه بانه من مات یشرك بالله شیئا دخل
النار ومن مات لا یشرك بالله شیئا دخل الجنة لذلك۔ وعلی اٰله واصحابه و
اتباعه اجمعین الذین ضربوا رقاب المشرکین وکبّوا المبتدعین فالقوهم فی هوّة المهالك

اما بعد معلوم ہووے کہ ہندوستان مین مدت دراز سے اہل اسلام و اہل شرک مخلوط و ملے جلے رہنے سے
اکثر رسوم و عادات و معتقدات اہل شرک کے اسلامیون مین جاگیر ہوگئے توحید خالص جاتی رہی توحید و شرک
کی امتیاز اٹھہ گئی فقط نام شرک کا سنتے اسکی حقیقت سے اجنبی اور کلمہ توحید وحدہ لا شریک لہ طوطی مینا کے
سریکا زبان سے بولتے اسکا ٹھیک معنی نہین جانتے انکے ادون لوگ دیو بھوت پری کو مانتے اور دیولون ٹھاکرون کو
قروی وغیرہ
بھی جانتے ہین انکے اعلی پیر شہید اولیا انبیا کو خدا تعالی کی صفات و خصوصون مین شریک کرکے انکی نذر و نیاز
شہری
مانتے اور انسے حاجت مراد مانگتے ہین حالانکہ مسلمان کہلاتے ہین قبرون تھانون کو شدے جھنڈون کو پوجتے
انکے روبرو سر جھکا دیتے ہین بعضے ادہر نماز بھی پڑہتے ہین ادہر شرک و بدعت بھی کرتے ہر ایک آفت
و بلا مین غیر اللہ کو پکارتے پھر سمجھتے ہین کہ ہماری مسلمانی و دینداری مین کچھ خلل نہین آتا جیسا کسی نے
کہا ہی ~ جیسے سے لا الہ الا اللہ ہو دلمین سب کفر و شرک پنہانی ہو حق کی طاعت کو جاننا دشوار ہو
غیر کو پوجنا باآسانی ہو مال کر صرف شرک و بدعت مین ہو آپ کہلانا حاتم ثانی ہو دین مین کاس خرچ
ہووے تو ہو کہنا لا تسرفوا ہمیخوانی ہو نام عبد النبی غلام علی ہو کام دیکھو تو سارے شیطانی ہو یہان تک نوبت
پہنچی ہی کہ اگر کوئی دیندار عالم وعظ توحید کا اور برائی شرک کی بیان کیا تو اس سے ناخوش ہوتے اور اسکی دشمن
جانی بن جاکر طرح بطرح کی تہمت و افترے اسپر جماتے اسکو وہابی ہی بے دین ہی بزرگون کا منکر ہی بولکر ناحق بدنام کرتے
اگر کوئی شخص وعظ مین جھوٹھے قصے اور بے اصل باتین اور شرک آمیز تقریر کیا تو اس سے نہایت خوش ہوتے
اسکی عزت و توقیر کرتے اور اسکی خدمت گذار بنتے ہین یہہ حال ہندوستان کے اہل اسلام کا ہوگیا سو دیکھکر
بعض علماے دین خصوص امام امجد حضرت سید احمد صاحب کے خلفا چند رسایل رد شرک مین تحریر کئے انمین عالم
ربانی موحد لاثانی مولانا محمد اسماعیل دہلوی نے خدا تعالی اُن پر رحمت کرے ایک ہندی رسالہ مسمی بہ
تقویۃ الایمان محض بخیر خواہی مسلمانان ہندوستان تحریر فرمایا جس سے بہت سے مسلمان بہرہ یاب ہوے
اور اپنے معتقدات شرکیہ سے توبہ کئے مگر بعض مشرک شعار کہ جنکے دلمین شرک جاگیر ہوکر ریشہ دوانی

آیا تھا سواسی سے تنگدل ہوکر چند اعتراض بیہودہ کرنے لگے مولوی فضل حق صاحب جو منطق میں یدطولیٰ رکھتے تھے انکو اس رسالہ کا بیہ جواب لکھنا ضرور ہوا کہ رسالہ کی عبارت کو بگاڑ کر وہ اعتراض کئے گئے جو جا بجا اوپر کے سیاق و سباق سے بخوبی اُٹھ جاتے ہیں مولوی صاحب وس خوبی کے ساتھ معقول و منقول سے اسکا رد کیا کہ ابتک جو اہل علم اسکو دیکھتا ہی سو تحسین و آفرین کرتا ہی فضل حق صاحب کا صغری و کبری اور منطق دانی مضحکہ صبیان ہوگئی اور ایک دو شخص چند ایکون نے اعتراض کئے تھے سو اسکو فاضل حقانی مولانا سید حیدر علی صاحب مرحوم بھی اپنی کتاب صیانۃ الاناس عن وساوس الخناس مین معقول رد کر چکے اور کانپور کے مولوی بشیر الدین صاحب نے جو اعتراض کئے تھے اسکے رد کرنے مین بھی مولوی صاحب نے کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا اور اعتراضات کئے ہین مدراس مین تنبیہ الضالین فیض عام شرح تقویۃ الایمان تنبیہ الغافلین ... فی تنبیہ المعترضین وغیرہ مین بھی بخوبی رد ہو چکا تاہم بعض شیطنت مآب دو دو ورقی سہ ورقی رسائل بنا کر انمین بیہودہ اعتراض فریب کے ساتھ لکھکر عوام کو دہوکا دیتے اور اوہام و شبہات مین ڈالتے ہین چنانچہ ایک رسالہ چھپا ... فی جسکا نام نمونہ تقویۃ الایمان بے معنی و بد انجام ہی لکھکر اسمین اس فریب انداز سے اعتراض کیا ہی کہ اگر عوام سرسری نظر سے اسکو دیکھین تو شاید حق ہوگا کرکے مان لیوین اب ہم خدا تعالی کے حول و قوۃ سے اسکے فریب ملمع کو اور مکر کی قلعی کو رد کی آگ مین تپا کر اُڑا دیتے ہین تا اسکا اعتراض سرتاپا کھوٹ ہی کھوٹ ہی سو ناظرین کے نظر آجاوے اور حق کی تائید کرنے سے مولف کو اجر ملے۔ جہان قولہ کے تحت مین عبارت اور سوال و جواب رہے سو اسکو معترض کا اعتراض سمجھنا اور جس جگہہ اقول کے نیچے بیان رہے سو اسکو رد و جواب بوجھنا اس رد کا نام

مرآۃ الایقان لدفع مکائد الشیطان ہی یہہ رسالہ منصف مزاجون کو کہ جنکے دلمین خدا تعالی کا خوف و ڈر ہی اور حق و باطل مین امتیاز کرنیکی نظر ہی سو انکے لئے نہایت مفید ہی اور لایق دید ہی

جلوہ مفت است دید نی دارد ٭ سخن ناشنید نی دارد ٭ و باللہ التوفیق —

قولہ تقویۃ الایمان والا قرآن و حدیث کے آسرے مین **ف** لاکے فسادی اور بے ادب چند باتین داخل کر دیا سب عوام قرآن و حدیث ہین کرکے فریب کھا گئے جیسا حلوے مین زہر دینے سے چوہا فریب کھا کے تباہ ہو جاتا ہے

اقول عالم ربانی مولوی محمد اسمعیل دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تقویۃ الایمان مین چند آیات واحادیث جن
خوبی توحید اور برائی شرک کی ثابت ہوتی ہی لکھکر فائدون مین شرک کے اقسام جو اُنسے متعلق ہین بتفصیل
بتمثیل بیان کردیا ہی اس کتاب کے دیکھنے سے ہندوستان مین اکثر لوگ شرک اعتقادی وعملی سے توبہ کرکے پکے موحد
بنگئے بعض لوگ جنکو ہدایت ازلی رہبری نکی سو وے اپنے شرک ہی پر مصر ہے بلکہ جہل مرکب کے مرض مین مبتلا
ہوکر اس کتاب کی تکذیب اور اُسکے معتقد کی تکفیر کئے معترض بھی اُسی مرض مین گرفتار ہی جیسا لطیف غذا صحیح
المزاج کو قوت وفائدہ دیتی ہی اور بیمار وتپ والے کو اسکے اخلاط فاسد رہنے کے سبب سے وہی غذا سم ہوجاتی
اور بیماری بڑہا دیتی ہی ویسا ہی توحید کی غذاے صالح معترض کے اخلاط فہم مین شرک کا فساد وکثافت جمع رہنے
سے اسکے حق مین زہر وسنبل فار ہوگئی اس لئے دوسرے مریضون کو آگاہ کرتا ہی کہ خبردار اس کتاب مین زہر
بے ادب باتون کا یعنے توحید کا ملا ہوا ہی اگر کھاوین تو تمھارے شرک کے چوہے مرجاوینگے۔

قولہ سنت وجماعت کے اگلے بزرگان انبیا کے جناب سے عقیدہ رکھنے کا طریقۂ ادب کیا لکھے ہین

جواب مرج البحرین کے آخر مین جناب انبیا مین عقیدہ رکھنے کا طریقۂ ادب یون لکھے ہین۔ ثانی
اعتقاد درجانب نبوت وجملہ آن اثبات نبوت واعتقاد عصمت انبیا علیہم الصلوات والسلام وتنزیہ
ساحت عزت وکمال ایشان از ہر علم وعمل وحال کہ نہ لایق مرتبہ کمال ایشان بود وبا تفویض آنچہ مشکل ومشتبہ
شود واگر از جانب حق با ایشان عتابی وخطابی رود یا سخن بروجہ عزت وکبریا آید ویا از ایشان بجناب
کبریا سخن بطریق تواضع واظہار بندگی ومسکنت رود ما را نشاید کہ دران مشارکت جوئیم وسخن جز بطریق
ادب وملاحظۂ علو شان وحفظ مراتب ایشان گوئیم خواجہ را میرسد کہ با بندہ ہرچہ خواہد گوید وبندہ نیز
بہرچہ خواہد از عجز ومسکنت تمسک جوید دیگری را چہ مجال است کہ دم زند ومجمل اعتقاد درحق سید کائنات
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنست کہ ہرچہ جز مرتبہ الوہیت از کمالات وکرامات اثبات کند انتہی اور مدارج النبوۃ
کے باب سیوم بارہوین فصل مین بھی لکھے ہین خلاصہ معنی اس عبارت کا یہہ ہی کہ جناب انبیا سے یون

عقیدہ رکھا چاہئے کہ وے بیشک خدا کے پیغمبر ان ہین اور معصوم و بے گناہ ہین اور جو علم و عمل و حال انکے مرتبے کے لایق نہون اور انکی شان کو گھٹانے والا ہو تو انکو انکی طرف نسبت نا کرنا اگر کوئی مقام مشکل کا نظر آوے اُسکو اللہ تعالی کے علم پر سوپ دینا جیسا کوئی آیت یا حدیث کا ظاہر معنی ایسا نکلتا ہی کہ انبیا کی شان و عزت گھٹاتی ہی تو وہان ایسا سمجھنا کہ اسکا بھید خدا اور رسول ہی جانے اور اپنی عقل کو وہان دخل نا دینا۔ مثلا اللہ تعالی اگر عتاب یا خطاب کے طور سے انبیا کے حق مین کوئی بات فرمایا ہو یا اپنی الوہیت و کبریا کے نظر کرتے انکو کوئی سخن کہا ہو یا خود انبیا جناب الہی مین عاجزی اور مسکینی یا عبدیت کی راہ سے کچھ عرض کئے ہون تو ہمکو لایق نہین کہ ایسی باتون مین دخل دیوین اور جابجا اسکا چرچا کرین اور ایسی قسم کی باتون کی کتاب بنا کے حرز جان کرین کیونکہ صاحب کو پہنچتا ہی کہ اپنے بندے کو جو چاہے سو فرماوے اور بندے کو بھی لایق کہ اپنے صاحب کے جناب مین جو چاہے سو عرض کر لیوے اور عاجزی کی راہ سے جو بولنا سو بول لیوے دوسرونکو کیا طاقت و یارا کہ اسمین دخل دیوے اور خدا یا انبیا خود ایسا فرمائے ہین کرکے ہم بھی بولین خصوص حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جناب سے ایسا عقیدہ رکھے کہ مراتب خدائی کے سوائے جو جو کمالات اور بزرگیان ہین آنجناب کو ثابت ہین۔ ای عزیز جب تو طریقہ ادب سن لیا اب چند جملے تقویۃ الایمان کے سن اور غور سے سمجھ کہ موافق طریقہ ادب کے ہی یا ایسے جملون پر اعتقاد رکھنے والا بے ادب ہو جایگا اگرچہ بعض لوگ اُن جملون کے تاویلات لایعنی کرینگے تو غور کرکے دیکھ کہ انکے ظاہر معنی سے انبیا کا مرتبہ اور عزت و شان گھٹتی ہی یا نہین۔

اقول معترض شیخ الہند کی عبارت سے ترجمے مین جہان تر بڑھا دیا ہی اُسپر کالی لکیر کر دیا ہون تاکہ معلوم ہو جاوے کہ اسنے زیادتی کی ہی اور اپنی طرف سے بڑھا دیا ہی اور بھی سمجھا چاہئے کہ معترض شیخ الہند کا قول یہان اسواسطے لایا ہی کہ اسکو اپنے اعتراض کا پایہ بناوے اسکے اوپر اعتراض کی تعمیر کرے یہہ اُسکا خیال باطل اور تصور عاطل ہی کیونکہ شیخ کا قول ہرگز اسکا پایہ

ہو نہین سکتا شیخ پہلی وصل مین الہیات کا بیان کر کر دوسری وصل مین نبوت کا ذکر کئے ہین الوہیت کا موضوع
بحث علیحدہ ہی اور نبوت کا موضوع بحث جدا الوہیت مین خدا تعالی کی خالقیت و معبودیت توحید و یگانگت
استغنا و کبریائی معدوم کو موجود کرنیکی موجود کو معدوم کرنیکی قدرت سب موجودات اسکے روبرو ذرہ ناچیز سے
کمتر بلکہ لاشئ و معدوم محض انکے وجود کا ارادہ کیا تو موجود ہوگئے اور عدم کا ارادہ کیا تو معدوم بنگئے اسکی
مشیت و اختیار مین تمام عالم محکوم و مسخر اسکے کنہ حکمت پانے مین عقل کل حیران و متحیر اسکے ہیبت و جلال کے
آگے انبیاء مرسلین و ملائکہ مقربین ترسان و لرزان اسکے عظمت و دبدبے سے عرش و افلاک سرگردان اسکے
روبرو کسیکا کچھ نہین چلتا بے اذن و حکم اسکے ایک پتا نہین ہلتا لا تتحرك ذرة الا باذن الله
اور قیامت کے دن بھی اسیکا اذن و اختیار والامر یومئذ لله اگرچہ افعال اختیاری صادر ہونے
کے لئے مخلوقات کو کچھ علم و قدرت و ارادہ دیا ہی لیکن اسکے علم و قدرت و ارادے کے روبرو و نسبت دریا کے
قطرے سے بھی کم اسکے علم و قدرت و ارادے اور دوسرے صفات و خصوصیتین مخلوقات کو خواہ مردودین
سے ہون جیسے جن و پری وغیرہ خواہ مقبولین سے جیسے پیر شہید اولیا انبیا و ملایکہ وغیرہ کو شریک کرنا
یعنے جو کام خدا تعالی سے ہو سکتے ہین ان سے ہوتے ہین سمجھین تو شرک ہوتا ہی یہہ گناہ قابل عفو نہین ابد الآباد
دوزخ مین رہنے کی سزا قرآن و حدیث سے ثابت ہی اسطرح کا مختصر بیان توحید کا ہی اور نبوت کا بیان
یہہ ہی کہ سب انبیا آدم علیہ السلام سے لیکر خاتم الانبیا تک جو ہوے ہین آدم علیہ السلام کے اولاد ہین بشر ہین
خدا تعالی کے بندے ہین خدا تعالی سب آدمیون مین سے انکو چن لیا گناہون سے پاک کیا خلق کی ہدایت
کے واسطے رسالت کا منصب دیکر بھیجا سب انبیا اپنے گفتار مین راست و صادق ہین جو جو حکم احکام
خدا تعالی کی طرف سے لانے ہین امتان دل و جان سے قبول کرنا ہی انکی اطاعت و فرمانبرداری عین
خدا تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری جاننا انبیا خدا تعالی کے مقبول و خاص بندے ہین خدا تعالی
انکو سب مخلوقات و کائنات مین افضل بنایا انکا مرتبہ فرشتون کے مرتبے سے بڑھکر ہی انمین بھی بعض کو بعض سے

افضل ہین آدم علیہ السلام نوح علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام موسی علیہ السلام عیسی علیہ السلام محمد علیہ الصلوة
والسلام آنحضرت ان پانچون سے افضل ہین آنحضرت کی ثنا و صفت جتنی کرین اتنی کم ہی ہلو کیا یارا کہ آنحضرت
کی ثنا و صفت کر سکین جنکی ثنا خود خدا تعالی قرآن مین کیا ہی غرض الوہیت و معبودیت کے شان کے سوا
کل کائنات مین آنحضرت افضل ہین مگر الوہیت و معبودیت کی شان مین یعنی خدا تعالی کی شان و صفت
مین آنحضرت کو نہین پہنچا اسیکو عرف شرع مین شرک کہتے ہین یہہ اختصار کے ساتھہ نبوت کا بیان ہی —
صاحب تقویة الایمان بہی لکھے کے پہلے شطر کو یعنی لا الہ الا اللہ کو لکھکر توحید کا بیان کیا ہی اور دوسرے (یعنی پہنچنے کو ۱۲)
شطر محمد رسول اللہ کو دوسرے جلد مین لکھونگا کہا اس توحید کے بیان کو اس خوبی سے لکہا ہی کہ شرک
کی بو باس باقی نرہے اور لوگ جو مخلوقات کو اس خالق ارض و سموات کی وحدانیت مین داخل و شریک
کرتے ہین سو ان مخلوقات کی عجز و لاچاری و بے قدرتی کو جو اس خالق قدیر کے ... مثیل و نظائر
کے ساتھہ بیان کیا ہی کہ کم شعور شخص بہی سمجھہ سکتا ہی کہ بنانے والے کے روبرو بنی ہوئی چیز کیا حقیقت رکہتا
خالق اور کہان مخلوق کہان مالک اور کہان مملوک جیسا بحری نے کہا ؎ وہ ایک تیرا یہہ سب بنائے ہین
سب اسیکے بنائے اور بنے ہین جو وہ چاہتا تو پہر ایسے سیکڑون چیز بنا سکتا ہی جیسا کہ اساس الاسلام کے
عقیدے مین کہا ؎ او تواند بسے چنین عالم بدمی آفرید و کرد عدم اسکے بنانے کو آلات و اسباب
ضرور نہین کسی چیز کا ارادہ کیا اور ہو کہا تو ہو گئی **اذا اراد شیئا ان یقول له کن فیکون**
سب عالم کی زمام اختیار بہی اسیکے دست قدرت مین ہی کسی جن و انس و فرشتے کی مجال نہین کہ بے قدرت و
مشیت اسکے کچھہ کر سکے جیسا کہ جامی نے اپنے عقیدے مین کہا ؎ نخلد بے ارادتش خارے نگسلد
بے مشیتش تارے فی المثل گر جہانیان خواہند کہ سر موی از جہان کاہند گر نباشد جہان ارادت او
نتوان کاستن سر یک مو ور ہمہ در خلاف آن آیند کہ بران ذرۂ بیفزایند گر نباشد ارادت او سود
نتوانند ذرۂ افزود اسیطرح سب کاروبار دین و دنیا کے بے مشیت و اختیار اسکے نہین ہوتے دنیا مین روزی

رزق بیماری تندرستی نفع وضرر موت حیات آل اولاد یہ سب اللہ تعالیٰ کی نیت وارادے سے ہوتے ہین اور
عاقبت مین بھی مقبولیت ونامقبولیت نیکی کی جزا بدی کی سزا گناہون کی بخشش ومعافی بہشت مین داخل کرنا
یا دوزخ مین یہہ بھی خدا تعالیٰ کے اختیار مین ہی اس لئے بندگون کو چاہئے کہ اپنی سب حاجت مراد خواہ دنیا کی
بہبودی کی ہو یا عاقبت کی فلاح کی خدا تعالیٰ ہی سے مانگے اور اُسی سے دعا التجا کرے اُسکے غیر سے نکرے
کیونکہ غیر کو ان کامون کے بر لانیکی قدرت واختیار نہین جیسا کہ شیخ فریدالدین عطار نے کہا ہے در بلا
یاری مخواہ از ہیچکس ؕ زانکہ نبود جز خدا فریاد رس ؕ ہر کہ خواند غیر حق را ای پسر ؕ کیست در دنیا از و گمراہ تر ؕ
اور سعدی علیہ الرحمہ نے کہا ہے ندارم غیر از تو فریاد رس ؕ تو ئی عاصیان را خطا بخش وبس ؕ اگر خدا تعالیٰ
کے غیر مین اسطرح کی قدرت واختیار ہی سمجھکر دعا والتجا کرے حاجت مراد مانگے تو شرک ثابت ہوتا ہی اسیطرح کا
مضمون تقویۃ الایمان مین بھی ہی اہل شرک جو اپنے تصور مین بعض مخلوقات کو شان الوہیت مین پہنچائے ہین جب
اسطرح کا مضمون جب سنتے ہین تو اُن مخلوقات کی توہین ہوئی ہی سمجھتے ہین جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اپنے زمانہ کے نصاریٰ کے روبرو فرمائے عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے بندے ہین رسول ہین بشر ہین تو نصاریٰ
سمجھے عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ہوئی کیونکہ اپنے زعم باطل مین انکو خدا تعالیٰ کا بیٹا بنا کے الوہیت مین
شریک کئے تھے اسی بدستور نام کے مسلمان جنکو شرک کرنیکی عادت ہوگئی اور پیر وشہید اولیا انبیا کو
الوہیت یا خواص الوہیت مین شریک کرتے ہین سو جب توحید کا بیان سنتے ہین تو بزرگون کی توہین و
تنقیص ہوئی سمجھتے ہین خدا تعالیٰ انکی ہدایت کرے۔ شیخ الہند جو لکھے کہ اگر اللہ تعالیٰ عتاب یا خطاب
کے طور سے انبیا کے حق مین کوئی بات فرمایا ہو یا اپنی الوہیت یا کبریا کے نظر کرتے انکو کوئی بات کہا ہو تو
ہمکو لایق نہین کہ ایسی باتون مین دخل دیوین الی آخرہ اُس سے مراد شیخ یہہ نہین کہ جو آیات عتاب وخطاب
کے آئے ہین سو وے منسوخ التلاوت ہین انکو ہرگز تلاوت نہین کرنا یا دوسرے آیات پکار کر پڑہنا اُن
آیتون کو آہستہ منہہ مین بول لینا تا عرب یا عربی زبان جاننے والے نسنین تو بے ادبی سمجھینگے جیسا

معترض کا خیال ہی بلکہ ہر ایک قاری و تالی ان آیتون کو خواہ نماز مین ہو یا غیر نماز مین پکار کر ہی پڑہتا ہی
جیسا سورہ عبس و تولی ان جاءہ الاعمی عبد اللہ ابن مکتوم کے باب مین آنحضرت کو عتاب ہوا تھا مولانا شاہ
عبد العزیز قدس سرہ لکھے ہین کہ ان آیتون کے پڑہنے اور بیان کرنے مین معلمان اور متعلمان کو مرشدان
اور مسترشدون کو بہت سے فایدے ہین اور بہت سی حکمت و رموز اللہ تعالی اسمین رکھا ہی اگر تفصیل
منظور ہو تو تفسیر فتح العزیز دیکھہ لیوے اس سے عتاب و خطاب کے آیات منسوخ نہین ہوا ہرگز شیخ الہند
کا ارادہ یہہ بھی نہین ہو سکتا کہ عند الضرورت ان آیات کو بیان نکرین مثلا کوئی نصرانی کہے ان اللہ
هو المسيح ابن مريم تو اللہ تعالی آنحضرت کو فرمایا قل فمن يملك من الله شيئا ان اراد ان
يهلك المسيح ابن مريم وامه ومن في الارض جميعا اور ان الله ثالث ثلاثة
کے جواب مین فرمایا وما من اله الا اله واحد اور فرمایا ما المسيح ابن مريم الا رسول
قد خلت من قبله الرسل وامه صديقة كانا ياكلان الطعام بیضاوی تفسیر
مین کہا ہی مفتقران کالحیوان یعنی عیسی اور مریم ہر دو حیوانون کے سریکا کہانیکی احتیاج رکہتے تہے سو
اسکو شیخ الہند بے ادبی مین نہین گن سکتے اسیطرح کوئی ملحد کہے محمد ہو اللہ خبر مبتدا ہی خدا ہی محمد
محمد خدا ہی یا کوئی کہے ای بظاہر عرب علا ماتی ؤ عین رب در حقیقت ذاتی ؤ تو ہم اُسے البتہ کہنا کہ
تم کلمے مین عبدہ و رسولہ کی گواہی دیتے جب آنحضرت عبد ہوئے تو خدا کیسا ہونگے اور خود خدا تعالی
قرآن مین فرمایا قل انما انا بشر مثلكم يوحى الی کہہ نہین ہون مین مگر بشر تمسا مجھہ پر وحی آتی
ہی پیغمبر ہون پہر آنحضرت بشر ہوئے تو احتیاج بشریت لگے خدا کسطرح ہونگے کرکے ملحدونکو البتہ الزام
دینا ضرور یہہ ہمین ادب ہی اسکو شیخ الہند بے ادبی مین معترض کے زعم کے موافق شمار نہین کر سکتے
اسی بدستور جب ضرورت واجبی ہووے اور نام کے مسلمان شرک کرنے لگین تب ان سے شرک چھڑانے
خدا تعالی کی قدرت و عظمت اور مخلوقات کی انکے زد بر و عجز و ذلت بیان کرنا ضرور تا لوگ خلق سے

منہہ موڑ کر خالق سے جو سب کا معبود و مقصود ہی رجوع ہووین کلمہ طیب لا اِلٰہ الا اللہ کا مضمون بھی یہی ہی
یعنے معبودان باطل کی نفی اور معبود برحق کا اثبات شیخ کا غرض ہنوت مین ایسا لکھے سو یہہ ہی کہ بے ضرورت
و بے محل ایسی باتونکو نقل ہر محفل نکرے اور ہر عامی کے روبرو بولتے نہ پھرے مبادا کسی بے وقوف کی سمجھ مین
بزرگونکی توہین آجا کر حماقت سے کہنے والے کی تکفیر نکر بیٹھے یا اللہ کے ذی عزت بندونکو خوار سمجھکر آپ
گمراہ ہو جاوے کہان شیخ کا غرض اور کہان معترض کا خیال فاسد فافہم وتدبر۔ اسی سے معترض کے
نمونہ پر کینہ کا رد ہو چکا کیونکہ جب پایہ مضمحل ہو گیا تو اسپر تعمیر کیا ٹکتی با وجود اسکے ہم اسکے اعتراض کا
جواب بھی لکھتے ہین تا منصفونکو معلوم ہو جاوے کہ اسکے اعتراض سب کے سب ہمل و پوچ ہین۔

قولہ سوال تاویل کرنے والے بڑی بڑی کتابون کے چند جملے بتلا کے کہتے ہین کہ دیکھو کہ اگلے بزرگان
ان کتابون کے جملونکو تاویل کئے ہین رد نہین لکھے پھر اس زمانے کے لوگ تقویۃ الایمان کے جملونکو تاویل
نا کر کے رد کسواسطے کرتے ہین۔

جواب یہہ بھی عوام کو دہوکا دینے کا حیلہ ہی کیونکہ بڑی کتابان والے بڑے عالم ہوتے ہین اور
تاویل کی لیاقت بھی رکھتے ہین اور تقویۃ الایمان ہندی زبان مین عوام بیچارون کے لئے بنی ہی اسکا ظاہر
معنی سمجھ لیکے گمراہ ہونگے تو اور کیا ہونگے انکو تاویل کی طاقت کہان بھلا چند روز سے ایسی تاویلات
بے فایدہ لکھنا شروع کئے اسکے آگے کے عوام کا کیا حال ہوا ہوگا انکا گناہ کس کی گردن پر ہی پس
بڑی کتاب نہ عوام کے نظر مین آتی نہ وے گمراہ ہوتے پھر تقویۃ الایمان کو بڑی کتابون پر قیاس
کرنا خالی فریب سے نہین۔

اقول کسی بزرگ کی کتاب مین کوئی بات ماوّل رہے یا اسکی معنی مین شبہہ نظر آیا تو دینداروں کو
لازم ہی کہ حتی الوسع اسکی تاویل کرین اگر تاویل نہ بن سکے اور وہ بزرگ اہل علم اور دینداروں سے
ہو تو تفویض کرے یعنے اس بزرگ پر چھوڑ دیوے اسکو برا نہ کہے کر کے سب علما و فقہا لکھے ہین

اسی بدستور تقویۃ الایمان والے بھی بڑے زبردست عالم اور دیندار ہین انکی باتون کو بھی تمھاری سمجھ مین نہ آوین تو تاویل کرنا تکفیر نکرنا کہے تو اسکا جواب یہہ ہوا کہ عوام کو دہوکا دینے کا حیلہ ہی بڑی بڑی کتابان والے بڑے عالم ہوتے ہین تاویل کی لیاقت بھی رکھتے ہین بڑی بڑی کتابون مین ایسی باتین ہون تو مضایقہ نہین چھوٹی کتاب مین نا ہونا کرکے لکھا ہی اہل علم کے پاس یہہ جواب مسموع نہوگا بالکل نامعقول ہی کیونکہ عقیدہ بگڑنے کی بات خواہ چھوٹی کتاب مین ہو یا موٹی کتاب مین ہر دو کا حکم واحد ہی - چھوٹی کتاب مین ضرر بالفعل ہو تو بڑی مین بالقوہ ہی رفتہ رفتہ بڑی کتاب کی بات بھی کسی کے بیان و ذکر سے عوام مین شایع ہو جایگی یا عربی ہو تو فارسی مین فارسی ہو تو ہندی مین ترجمہ ہوکر عوام کے دیکھنے اور سننے مین آویگی کیا معترض کو معلوم نہین کہ وحدۃ الوجود کا مسئلہ بڑی کتاب فصوص و فتوحات وغیرہ مین لکھا تھا اور اسکی تاویل کرنے والے بھی بڑے بڑے عالم ملا جامی قیصری بحر العلوم کے سریکے رہتے ہوئے ہزارہا عوام ملاحدہ و زندیق ہوگئے بڑی کتاب کی بات عوام کی نظر آگئی گمراہ بھی ہوگئے معترض کا کہنا کہ بڑی کتاب سے عوام گمراہ نہین ہوتے بہ غلط ہوا - رہا معترض کا کہنا یہہ کہ کسی کتاب سے لوگ گمراہ ہوجاوین تو گناہ کس کی گردن پر ہی اب معترض ہی کہتا ہی کہ ان ملاحدہ کا گناہ کس کے گردن پر ہی - اگر معترض سے جواب نہ بن سکے تو ہم کہتے ہین کہ اگر کوئی کتاب فی الحقیقت اچھی ہو لوگ فہم معنی مین قصور کرین تو یہہ گناہ انہی کی گردن پر ہی مثلا قرآن مجید خدا تعالی کی طرف سے خلق کی ہدایت کے لئے منزل ہوئی سو کتاب اہل بدعت و اہل ہوا چند جا سے برابر معنی نہ سمجھکر اپنے عقیدے بگاڑ لئے اور اہل سنت و جماعت سے دور پڑ گئے یہہ قصور اہل بدعت ہی کا ہی جو اپنے فہم کو صحابہ و تابعین کے فہم کے تابع نہین کئے جو اہل اسلام کے اولی جماعت در خیر القرون مین تھے اور انہی کے عقیدے و اعمال کی سند پکڑنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماے ہین اس فرمان عالیشان کو بھی پس پشت ڈال خود رائے ہوکر گمراہ ہوگئے - روافض و خوارج بھی باوجود سارے اصحاب اور ازواج مطہرات اور اہل بیت کی خوبی و بزرگی آیات و احادیث کے نصوص سے

اور صحابہ و تابعین کے تفسیر و بیان سے ظاہر رہتے پر از راہ نفسانیت اِن مقدسون سے ناحق بدظن و بدگمان
ہو گمراہ ہوگئے یہہ قصور اُنہی کا ہی نیز بدستور شرک و بدعت کرنیوالے نام کے مسلمان معتقدات تقویۃ الایمان
کو جس مین توحید خالص کا بیان ہی سوا اپنے شرکیہ عقیدے کے خلاف مین پاکر بدظن ہوے اور لعن و طعن
کرنے لگے سو یہہ انکی بدفہمی اور گمراہی ہی یہہ گناہ اُنہی کی گردن پر ہی تقویۃ الایمان ہندی زبان مین
خاص و عام کے فایدے کے واسطے صاف صاف لکھی گئی ہی اِس مین کچھہ شبہہ نہین حاجت تاویل کی بھی
نہین مگر چند اشرار و مفسد عوام کو بہکانے اور دہوکا دینے اسکے چند جملون مین ناحق شبہہ ڈالنے اور
انکو بدظن بنانے سے رفع شبہہ کے واسطے اسکی توضیح و تشریح کرنا ضرور ہوا و گرنہ حاجت نتھی فتدبر

قولہ سوال محمد علی رامپوری خلیفہ سید احمد تقویۃ الایمان کا معتقد کافر ہی کہ جو فتوی لکھے وے
کونسی کونسی باتان ہونگے چنانچہ وہ فتوی اول بار کی تنبیہ الضالین کے بارہوین صفحے مین اور تفہیم المفتی
مین اور نواب عظیم جاہ بہادر مدظلہ العالی کے بڑے فتوے مین موجود ہی ۔

جواب مولوی مذکور مجمل لکھدئے کہ تقویۃ الایمان مین چند جملے ایسے ہین کہ انکا معتقد کافر ہی
اور سنت و جماعت سے باہر اور دایرۂ اسلام سے خارج لیکن وے کونسے کونسے جملے ہین سو صاف
ذکر نہین کئے شاید یے جملے ہون تو کچھہ بعید نہین تقویۃ الایمان کے جملے اُس کتاب سے منقول ہین
جو سنہ ۱۲۶۸ ہجری مین شہر کلکتے کے محلہ مصری گنج مین مطبع کریمی مین میخان کے چھاپے سے چھاپے گئی تھی
لیکن دوسرے بار چھپی سو کتاب مین آگے پیچھے رہینگے غور سے دیکھنا ۔

اقول مولوی سید محمد علی صاحب واعظ خدا تعالی کی رحمت اُن پر ہووے مصلحتہً فتوی پر دستخط
کئے سو اسکی توجیہ تنبیہ الضالین تشمیم المسک لاذفر تنبیہ المغتر وغیرہ مین آگے صاف لکھ چکے پھر بھی بس
نہین سرکا مولوی صاحب ایسا لکھہ دئے بولکر بار بار ابلہ فریبی کے طور سے معترض اسکا ذکر کرتے جانا
خالی مکر سے نہین حقیقت اسکی یہہ ہی کہ حضرت مولوی سید محمد علی صاحب واعظ رحمۃ اللہ علیہ اوایل مین

مدراس کو جب تشریف لائے تو اس خوبی کے ساتھ قرآن مجید کا وعظ فرمانے کہ اہل مدراس بلکہ زمانے کے
لوگان ایسا وعظ کبھی نہین سنے اور ایسی شکل و شمایل اور اخلاق حمیدہ اور سیرت پاکیزہ کا شخص نہین دیکھے
بمصداق ع درجہان بودے او ندیدہ چہ دیدہ ہر کہ نشنید از دہ سخن چہ شنیدہ بہت سے اہل مدراس
اور اطراف واکناف کے لوگ جنمین اہل علم اور صاحب فہم بھی تھے بیعت سے مشرف ہوے شرک و
بدعت وافعال شنیعہ سے توبہ کئے چند کفار بھی اپنے کفر سے باز آکر مومن ہو گئے بعد ازان واعظ
موصوف سمت کلکتہ تشریف فرما ہوے چھ سات سال کے بعد نواب صاحب اور انکے والدہ نواب
بیگم صاحبہ شایق اسباب کے ہوے کہ ہم بھی ایسے ہی پیر کے مرید ہوا چاہئے ہمارے خاندان سے بھی
بعض بعض نامور لوگ مرید ہو چکے ہین فی الواقع ایسے مرتبے اور پائے کا شخص یہان کوئی نہین یہانکے
عالم و مشایخ تو تہیتر بتیتر ہین یہہ تجویز کر کر خطوط لکھے اور واعظ موصوف کے طالب ہوے آخرش اپنے
سرکاری سپاہی کوت قاسم کو جو واعظ موصوف کے مریدون سے تھا بھیجکر بمنت بلوانے یہانکے علماء و
مشایخ دیکھے کہ اب بات تو بہت بے طور ہو گئی اگر نواب صاحب اور بیگم صاحب مرید ہو جاوین تو
ہماری قدر و منزلت بالکل جاتی رہیگی اور نیز رسوم و عادات شرک و بدعت کے جو سالہا سال سے
ہمارے یہان رایج ہین سب موقوف ہو جاوینگے بعضونکو گنبدون و قبرون کی طرف سے جاگیر و
انعامات مقرر ہین تھوڑے ون کو شدون جھنڈون کے نذر و نیاز پہنچتے ہین سو ان سب سے دست بردار
ہونا پڑیگا پس مصلحت یہہ ہی کہ ایک ایسی تجویز نکالین کہ جس سے نہ نواب صاحب و بیگم صاحبہ مرید
ہونے پاوین و نہ ہمارے معمول موقوف و معطل ہووین پھر شیطان کے اغوا سے یہہ ٹھہرائے کہ
یہہ شخص تو ہمارے ہاتھہ سے ترتا نہین آگے بھی آیا تھا سو وقت دیکھ چکے اب کتاب تقویۃ الایمان
جو اسکے پیر بھائی کی ہی اسمین چند نظایر و امثال عوام کے شرکیہ عقیدہ کے خلاف ہین سو انکو سنا و نشان
کر کے عوام کو شورش پر لانا اور نواب صاحب کو شورش مٹانے کے حالی بنا کر ہماری حمایت پر رکھنا

اور واعظ [illegible] کہ تنگ کرنا کہ اس کتاب مین چند جملے اچھے نہین دستے آپ انکو اچھے جانتے ہو یا برے
اگر کہین کہ اچھے ہین تو انکو بدنام کر دینا کہ انکا عقیدہ اچھا نہین کوئی مرید نہووین و اگر کہین کہ برے ہین تو
ان کتابون [illegible] کی بیخ کنی [illegible] درمیان سے اٹھا دینا پھر ہمارے کام معمول کے موافق بحال رہینگے یہہ تجویز
کرکر واعظ [illegible] کو لکھ بھیجے کہ تقویۃ الایمان مین چند جملے خراب نظر آتے ہین آپکا اعتقاد کیا ہی جناب
واعظ لکھ بھیجے کہ سنت و جماعت کے عقیدے کے خلاف خواہ اس کتاب مین ہو یا اور کوئی کتاب مین میرا
اعتقاد اسپر نہین تب [illegible] کے علما دیکھے کہ اب کچھ بات بن آئی ہی مگر خاطر خواہ نہین نواب صاحب سے
کہے واعظ لکھ بھیجے سو بس نہین اس سے عوام کی شورش نہین ویگی بہتر یہہ ہی کہ آپ انسے ایسا لکھوا لین
کہ البتہ اس مین چند جملے خراب ہین اسکو رکھنا اور پڑھنا برابر نہین تب نواب صاحب واعظ موصوف کو بلوا کر
کہے کہ آپ مصلحۃً ایسا لکھ دیوین جناب واعظ راضی نہین ہوے تب نواب صاحب کہے کہ حق آپکے جانب
رہتے ہوے صلح حدیبیہ کے طور سے لکھ دینے مین کیا قباحت ہی وگرنہ عوام کی شورش اور بلوا ہونیکا
بڑا اندیشہ ہی غرض جناب واعظ ناچار ہو کر صلح حدیبیہ کے طور سے لکھ دئے ۔ صلح حدیبیہ کے شروط
یہ تھے کہ کوئی شخص کفار کا اہل اسلام مین آیا تو اسکو واپس دے دینا برخلاف اہل اسلام سے کوئی شخص
کفارون مین آیا تو اسے واپس نہین دینگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا نام محمد رسول اللہ لکھے
ہین سو اسکو نکال دیکر محمد ابن عبد اللہ لکھنا اگرچہ حضرت عمر رض اور دوسرے اصحاب ایسے زبردستی کے
شروط پر راضی نہین تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقتضائے وقت پر نظر کرتے لکھ دئے اسی بدستور
واعظ موصوف کے بعض خلفا راضی نہین تھے مگر حضرت واعظ مصلحۃً لکھ دئے اسطرح کے فتنے فساد
مٹانے مصلحت عام کے واسطے ایسا لکھ دینا جایز ہی چنانچہ آنحضرت خود کئے اور حسن مجتبی بھی باوجود
آپ خلیفہ برحق ہونیکے مسلمانون مین کا فساد مٹانے خلافت چھوڑ دیکر والی شام کو خلیفہ کر دئے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ جو الحدری سے فرماے نواصب و خوارج میرے پر لعن کرینگے اسوقت تجھکو بھی

لعن کرنے تنگ کئے تو تو کیا کریگا پوچھا مین کیا کرون فرمایے لعن کر مگر تبرا مت کر یعنے مصلحۃً مجہر لعنت کر
لیکن دل سے برامت جان غرض جناب واعظ سب کے روبرو علانیہ کہدیئے کہ جیسا میرے جدامجد حسن مجتبی
مسلمانون مین فساد ہونے والی شام سے صلح کئے تھے ویسا ہی مین بھی صلح کیا ہون اور خود معترض کی
تحریر سے ظاہر ہی کہ مولوی محمد علی صاحب کون سے جملے خراب ہین سو ظاہر نہین کئے حقیقۃً خراب ہوتے
تو ظاہر کرتے خراب نہین اسواسطے ظاہر نہین کئے اب معترض اپنے عقیدۂ فاسد سے ظاہر کرتا ہی کہ شاید
ییے جملے ہون تو کچھ بعید نہین اب ہم ان جملون کے اعتراض کے رد کی طرف متوجہ ہوتے ہین وباللہ التوفیق

قولہ تقویۃ الایمان صفحہ ۔ ۷۰ سطر ۱ ۔ سب انبیا اولیا اُسکے روبرو ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہین

حاشیہ اگر کتاب والایون کہتا کہ سب انبیا اولیا اللہ کے روبرو اپنے کو ناچیز سمجھتے ہین تو ایک بات
تھی نہ کہ اپنی طرف سے ایسی بات بولے اور حکم کرے اب منصف مزاج غور سے دیکھے کہ جملہ طریقہ ادب کے
برخلاف ہی یا نہین ۔

اقول معترض اصلاح دیتا ہی کہ اگر کتاب والایون کہتا کہ سب انبیا اولیا اللہ کے روبرو اپنے کو
ناچیز سمجھتے ہین تو ایک بات تھی یعنے مضایقہ نہین تھا ۔ بھلا ہم پوچھتے ہین کہ انبیا اولیا کا ایسا سمجھنا
حق و واقع ہی یا خلاف واقع جیسا شعرا اور امیرون کے خوشامد گو جھوٹھہ موٹھہ کہا کرتے ہین پیغمبر ونکا
جناب تو خلاف واقع و ناحق سمجھنے سے مبرا ہی پس جو وے سمجھے سو حق ہی سمجھے ہونگے پھر اس حق بات کو
وے سمجھے ہین کہنا یا حق و واقع ہی کہنا ہر دو عند الغور و عند التدقیق مساوی ہی اصلاح تحصیل حاصل دوسرا پیغمبران اپنے کو
ناچیز سمجھتے ہین سو بات کو کوئی شخص عند الضرورت ذکر کیا تو اسکو بے ادبی سمجھنا گویا پیغمبرون کے
سمجھ کی بے ادبی ہوئی اور پیغمبران اپنے کو جس جناب کے روبرو ناچیز سمجھتے ہین سو اس جناب کی قدرت
و عظمت کا در پردہ انکار ہوا مثلاً اللہ جلشانہ اس عالم کو جو عدم محض اور لاشی تھا ذرۂ ناچیز بھی
نتھا سو اسکو اپنی قدرت کاملہ سے وجود مین لایا اور چیز بنایا اسکے اجزا و افراد کو بھی جو ملک جن و انس

انبیا اولیا وغیرہ ہین سب کے سب معدوم وناچیز تھے جیسا خدا تعالی زکریا پیغمبر کو فرمایا ولم تک شیئا یعنے تو کچھ چیز نتھا سو انکو چیز بنایا اور معزز ومکرم کیا سو اسکی ایسی قدرت کاملہ کا انکار رہوا آیندہ بھی اس عالم کو معدوم کرنیکی قدرت اسکو ہی اور سیکڑون عالم بنانے اور معدوم کرنیکی قدرت رکھتا ہی سو اسکا بھی انکار نکلا جیسا اساس الاسلام کے عقیدے مین لکھا ہی ؎ اوتواند بسی چنین عالم ؛ بدمی آفریدہ وکرد عدم ؛ یعنے ایسے بہت سے عالم جس مین زمین وآسمان عرش کرسی لوح وقلم ارواح وملایکہ جن وانس انبیا اولیا وغیرہم ہین پیدا کرسکتا اور معدوم بھی کرسکتا ہی ایسی بڑی قدرت کے روبرو یہہ عالم یا اسکے افراد جو آسمان وزمین جن وملک وانس وغیرہ ہین کیا چیز ہین اور بھی اُسکی قدرت وعظمت کے باب مین امام وقت عبد الوہاب شعراوی طبقات مین امام ابو حنیفہ سے انہون نے عطا سے روایت کئے ہین کہ ما من ملك مقرب ولا نبی مرسل الا و لله الحجة علیه ان شاء غفر له وان شاء یعذبه یعنے کوئی مقرب فرشتہ اور پیغمبر مرسل ایسا نہین ہی کہ جسپر اللہ پاک جلشانہ کی حجت نہو پھر اگر چاہے تو اسکو بخشے اور چاہے تو عذاب کرے۔ اور امام فخر الدین رازی تفسیر مین ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزیز الحکیم کے لکھے سو عبارت یہہ ہی انه یجوز علی مذهبنا من الله تعالی ان یدخل الکفار فی الجنة وان یدخل الزهاد والعباد فی النار یعنے جایز ہی اللہ پاک کو اہل سنت کے مذہب کے روسے کہ داخل کرے کافرون کو جنت مین اور داخل کرے زاہدون اور عابدونکو دوزخ مین انتہی اور عقاید سنیہ والے لکھے ہین کہ خدا تعالی چاہتا تو ہزار ابراہیم کو نمرود کے درجے مین اور ہزار نمرود کو ابراہیم کے مرتبے ہین ہزار موسی کو فرعون کے درجے مین ہزار فرعون کے درجے مین ہزار فرعون کو موسی کے مرتبے مین کردیوے۔ پس ایسا کہنا ان بزرگون کا ذرہ ناچیز سے کمتر ہی کرکے کہنے سے کیا تحقیر نہین البتہ تحقیر ہی مگر سارے مخلوقات مین انبیا اولیا افضل واکمل ہین خدا صفاتی سنات ہین اگرچہ بعض شافعیہ ملایکہ کی فضیلت پر گئے ہین مگر جمہور کے پاس انبیا کی فضیلت ثابت

ہی انکو دوسرے مخلوقات کی نسبت فضیلت وبزرگی مین کمتر جانین تو البتہ انکی توہین ہوگی اور جاننے والے
کی طرف نسبت بے ادبی کی کیئ جایگی مگر اللہ پاک جلشانہ کی شان کی نسبت انکو ایسا جانین تو انکی فضیلت
وبزرگی کم نہین ہوتی مثلاً اللہ جلشانہ کی شان کی نسبت انکی شان کو نسبت دریا کے قطرے سے بھی کم
جانین یا نسبت آفتاب کے ذرہ سے کم مانین تو بجا ہی کیونکہ اللہ تعالی خالق ہی یہ مخلوق ہین اللہ تعالی
قدیم ہی یہ حادث ہین اللہ تعالی کی شان کو حد ونہایت نہین انکی شان کو حد ونہایت ہی جو چیز حد و
نہایت رکھتی ہی سو اسکو حد ونہایت نہین رکھنے والی چیز کے ساتھ کیا نسبت مقید کو مطلق کے ساتھ
کیا مناسبت اسکے سوا اللہ تعالی کی شان وبزرگی ذاتی ہی انکی عطائی ہے بدرگاہ لطف و
بزرگیش برہٗ بزرگان نہادہ بزرگی ز سر ٔ خود خدا یتعالی حدیث قدسی مین جو صحیح مسلم مین ہی فرمایا
ای میرے بندو تم سب کے سب تمہارے مین کے زیادہ نیک شخص کے سری کے یعنے پیغمبر کے سریکے ہوجاؤ تو
بھی میری سلطنت کی رونق بڑھ نہ جاویگی اور تم سب کے سب تمہارے مین کے زیادہ بدبخت یعنے شداد
فرعون ابوجہل کے سریکے ہوجاؤ تو بھی میری سلطنت کی رونق گھٹ نہ جایگی اس لئے کہ میری سلطنت
وشان ذاتی ہی قدیم ہی ذاتی وقدیم شی گھٹا ؤ بڑھا ؤ تغیر وتبدل نہین چاہتی۔ مولوی اسلمی صاحب
اللہ تعالی کے کلام اور آنحضرت کی حدیث کی نسبت مین لکھے ہین کہ در شاہوار اور خزف پارہ کی نسبت ہی
یعنے خدایتعالی کا کلام بہت بہتر موتی کے سریکا اور آنحضرت کی حدیث اسکے روبرو ٹھیکری کے سریکی ہی
اگر اسطرح کی نسبت حدیث شریف کو کسی مخلوق کے کلام کے ساتھ کرتے تو البتہ آنحضرت کی توہین کے
سریکا ہوتا اور مولوی اسلمی صاحب بیسے بے ادب کہلاتے چونکہ خالق کے کلام کے نسبت ایسا لکھے ہین
انکو بے ادبون مین نہین گن سکتے باوجود اسکے معترض کے خیال مین یہ سب باتین بے ادبی مین شمار
کئے جاتے ہین تو انکی تعزیر بھی مقرر کیا چاہئے ایسی باتین بہت سے لوگ کتابون مین لکھی ہین اب یہان
چار پانچ شخص کا ذکر آیا ہی ایک تو صاحب تقویۃ الایمان سب انبیا اولیا اسکے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی

کرتے ہین لکھے - دوسرے عبدالوہاب شعراوی کوئی مقرب فرشتہ اور پیغمبر مرسل ایسا نہین کہ جسپر اللہ تعالی
کی محبت نہو پہر اگر چاہے تو اُسے بخشے اور چاہے تو عذاب کرے لکھے - تیسرے امام فخر الدین رازی جانیے
ہی ہمارے مذہب مین یعنے سنت وجماعت کے مذہب مین داخل کرے کافرون کو جنت مین اور داخل
کرے زاہدون اور عابدون کو جن مین انبیا اولیا بھی ہین دوزخ مین - چوتھے عقاید سنیہ والے
خدا یتعالی چاہتا تو ہزار ابراہیم کو نمرود کے درجے مین ہزار نمرود کو ابراہیم کے مرتبے مین ہزار موسی کو
فرعون کے درجے مین ہزار فرعون کو موسی کے مرتبے مین کر دیتے گئے لکھے - پانچوین مولوی اسملی صاحب
کلام اللہ بہتر موتی کے سر کیا اور آنحضرت کی حدیث ٹھیکری کی سر کی لکھے ہین سو اب یہ پانچون
معترض کے تصور کے موافق قابل تعزیر ٹھہرے یہ پانچون بھی زندہ نہین ہین جو اُن سے بازپرس و
مواخذہ کرین اب فقط تعزیر یہی ہو سکتی ہی کہ تکفیر کرین انکی کتابون کو پڑہنے پڑہانے گھرون مین رکھنے
منع کرین انمین ایک کی تو تعزیر ہو چکی یعنے صاحب تقویۃ الایمان کی باقی چار کی ہونا ہی شاید معترض
اِن چارون سے درگذر کر فقط تقویۃ الایمان والے کی تعزیر بس سمجھیگا کیونکہ عناد و تعصب تو اُسی سے
ہی لیکن ظاہرا ایک کو تعزیر کرنا دوسرون سے درگذرنا بالکل آئین انصاف کے خلاف ہی سمجھکر ایک فقہی
مسئلہ پیش کریگا وہ یہہ ہی کہ اگر چار شخص ایکہی طرح کی تقصیر کرین لیکن انکے حال و درجے پر نظر کرتے
کسی کو خالی سرزنش کسی کو حبس کسی کو ضرب شلاق کرنا ہی سو یہ نامدار علما رہنے سے انکو چھوڑ دیا
تقویۃ الایمان والا ایسا نامور شخص نہین بلکہ عامی ہی فقط اسکی تعزیر ہو تو بس ہی کرکے کہیگا تب اسکے
دوست اور جاننے والے اہل انصاف سے عرض کرینگے نہین نہین صاحبو مولانا اسماعیل عامیون سے
نہین ہی اسکے آبا و اجداد تو بڑے بڑے عالم متبحر ہوئے ہین اور سنت و جماعت کے پیشواؤن سے
ہین خود یہہ شخص بھی بڑا جید عالم اور بڑا دیندار ہوا ہی جسکی دینداری کی شہرت عرب و عجم مین ہو گئی
ہی چنانچہ کسی شاعر نے کہا ہی ؎ نام پدر از ذبیح اللہ در اسم و صفت کو قرۃ العین عمر حشم و جہان پناہ

وارث پیغمبر اسماعیل بن عبدالغنی
اور رفیع الدین عبدالقادر عالی وقار
اسکی ہر تصنیف ہی بیشک صراط المستقیم
اٹھ گیا توحید رسمی کا یکایک اعتبار
جب وہ شمع محفل ارشاد ہو گرم وعظ
تو رتے سر رشتہ عشق بتان زنار دار
داخل اسکے وعظ کے مجلس مین ہو خارجی
پیروی پر مصطفی کے ابتلک ہین برقرار
یہہ خبر سنکر ہوے اہل ہدایت شادمان
لشکری کے بھیس سے وہ فاضل نصرت شعار
انکے ہی مذہب سے حضرت نے انہین ملزم کیا
گویا آیا تھا جہنگ کرا اپنے دامن کا غبار

بن ولی اللہ بن عبدالرحیم نامدار
خود بذاتہ مرکز دانش محیط ہر شرف
کہتا ہی العلم نکتہ اسکا ہر نقطہ نگار
کلمہ گو جو نام کے تھے سو ہوئے ابکا شکم
وارسے جاتے سبھی حاضران پروانہ وار
چار لفظ اسکے پہنچتے رافضیکے کان تک
تو علی مرتضی پر جان کو کرتا نثار
کینچھی پورے مین جو کی کہا ایک رات وعظ
شکر کا سجدہ بجالایا ہی اکبر شہریار
کیونکہ وہان تھا مجتہد شیعہ کا دلدار علی
وہان سے سیدہا وہ مظفر ہوتا آیا اپنے شہر
جیون ہوا یہہ مولوی بن محمد پہ فدا

قدوۂ ہندوستان اسکے چچا عبدالعزیز
محو عرفان مدار دورۂ قطب مدار
یون کیا ہی رمز توحید حقیقی کا بیان
دیکھکر اسکی کتابین ہو گئے سب دیندار
چھوڑتے اشراک کے شرکت کا دہندا مشرکین
تو ہوا ہوتا وہ ایکسان دوستدار چاریار
ایسے کیسے بدعتی بن بن کے اسکے وعظ کو
سنکے سبھون نے سب کے سب کی توبہ بن گئے نیکوکار
مذہب سنت کی نصرت کرنے لکھنو گیا
اسکے دو فرزند کو بھی علم سے تھا اشتہار
باوجود ایسے ظفر کے کچھ نہ آیا اسکو عجب
ہی کہین مدراس مین اسطرح کا کوئی دیندار

اور دہلی کا مورخ اپنی کتاب صنادید عجم مین علما کے تذکرے مین جب اس عالم یگانہ کا ذکر آیا تو لکھتا ہی کہ یہہ شخص علم معقول مین ایسا تبحر رکھتا تھا اسکی منطق دانی ایسی تھی کہ اگر وہ چاہتا تو شکل اول کو شکل رابع کی جگہہ مین اور شکل رابع کو شکل اول کی جگہہ مین رکھ سکتا تھا اور منطق کا موجد ارسطاطالیس اگر موجود رہتا تو اپنی منطق کو اسکی منطق کے آگے تار عنکبوت سے سست تر جانتا اور علم منقول مین اسکا پایہ ایسا تھا کہ تنویر العینین فی اثبات رفع الیدین مین احادیث لاکر طرفین کے اسناد و دلایل اس ضبط ونسق سے بیان کیا ہی کہ جس سے فقہاے متقدمین کی تقریر بند ہو گئی ہی انتہی غرض اسطرح سے اسکے دوستان جب بیٹھ لاوینگے تو اپنی انصاف بہت غور کرنا پڑیگا تب معترض کا قافیہ بھی نہایت تنگ

ہوجائیگا سواے ایجاب کے انکار کی گنجایش نہ ملیگی مگرازروے حسد وعداوت کے جو شرک کے باب مین
اُسنے سرکوبی کی ہی اور کچھ تازے افترے بنا کر اُسپر حملا کرنا پڑیگا اسوقت ہم بھی دیکھ لیونگے اب عنان
شبدیز قلم کو دوسرے اعتراض کی جوابدہی طرف پھیرتے ہین۔

قوله جلد ۲ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۴ - سطر ۱۱ - یے مسلمان شرک کرنیوالے بڑے
احمق ہین کہ اللہ سے قادر وعلیم کو چھوڑ کر اورون کو پکارتے خواہ ولی ہون خواہ نبی اول تو انکا
پکار اسنتے ہی نہین دوسری کچھ قدرت نہین رکھتے اگر کوئی قیامت تک انکو پکارے تو وے کچھ کر نہین سکتے

حاشیہ کافرون اور بتون کی شان مین اتری سو آیت کے نیچے بتون کی جاے نبی ولی کو
لایا ہی اور کافرون کی جاے مسلمانون کو برتا ہی پھر طریقہ مذکور ادب سے خارج ہی یا نہین غور کی جاے

اقول معترض کو اس جملے مین شبہ آنے سے اسکے عقیدے کا حال ایسا معلوم ہوتا ہی یا تو اللہ تعالے
کے قادر وعلیم ہونے مین اسکو شبہ ہی یا نبی ولی کو خدا یتعالی کے سریکا قادر وعلیم جانتا ہی اللہ تعالی کا
قادر وعلیم ہونا ظاہر ہی اگر قادر نہوتا تو یہہ دنیا کیسا پیدا کرتا اگر علیم نہوتا تو یہہ سب عالم کا حال جانتا
انکو پرورش کرنا ہر ایک انسان حیوان کیڑے مکوڑے وغیرہ جانداروں کو وما من دابۃ
فی الارض الا علی اللہ رزقھا کیونکر ہوسکتا۔ اور نبی ولی کا قادر وعلیم نہونا بھی ظاہر ہی
چنانچہ اللہ تعالی خود قرآن مجید مین سردار انبیا کو فرمادیا قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا
الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی
السوء یعنے کہہ نہین مالک ہون مین اپنے جان کے نفع کا نہ ضرر کا اگر ہوتا غیب جاننے والا تو البتہ
جمع کرلیتا مین بھلائی اور نہ چھوتی مجھے برائی۔ اور مولوی اسلمی صاحب اپنے سیفنے کے تین سو ستر یہ
تیسرے صفحے مین اس آیت کے نیچے لکھے ہین کہ ہر شخص اگرچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باشد بہ
نفع وضر نفس خود قدرت ندارد۔ یعنے اگرچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون اپنی ذات شریف کو

نفع پہنچانے یا ذات پاک سے ضرر دور کرنے پر قدرت نہین رکھتے اور بہی لکھے ہین وان یمسسك
اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ہو وان یردک بخیر فلا راد لفضلہ یعنے ہرچہ
خدا تعالی از ضرر و نفع عباد خواہد رد آن ہیچکس نتواند کرد یعنے ضرر و نفع بندونکا جو خدا تعالی چاہتا ہی اسکو
کوئی رد نہین کر سکتا انتہی قل انی لا املك لکم ضرا ولا رشدا یعنے تو کہہ میرے ہاتھ نہین تمہارا
برا اور نہ راہ پر لانا غرض غیب کا جاننا عالم مین تصرف کرنا اور عالم کو نفع و ضرر پہنچانا یہہ خاصہ خدا تعالی کا
ہی اس مین کوئی شریک نہین نہ اولیا و نہ انبیا اگر انکو شریک جانین تو شرک ثابت ہوتا ہی وعندہ
مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو یعنے اللہ کے پاس ہین کنجیان غیب کی اسکو کوئی نہین جانتا
سوا اللہ کے صحیح بخاری مین لکھے ہین ان الغیب لا یعلمہ الا اللہ یعنے مقرر غیب کو
کوئی نہین جانتا سوا اللہ کے ملا سعد الدین تفتازانی عقاید نسفی کی شرح مین لکھے ہین العلم
بالغیب امر تفرد بہ سبحانہ تعالی لا سبیل الیہ للعباد الا باعلام او
الالہام یعنے غیب کی بات کو جاننے مین اللہ پاک جل شانہ یکتا ہی اور غیب جان لینے طرف بندگونکو
کچھ راہ نہین ملتی ہی مگر خبر دینے سے اللہ پاک کے یا الہام کرنے سے۔ اور حضرت مولانا شاہ عبد العزیز
قدس سرہ سورہ مزمل کی تفسیر مین لکھے ہین سو عبارت یہہ ہی احاطہ علمی باذکار قلبیہ و لسانیہ ذاکر با وصف
تخالف انکہ واز مسند خاصہ ذات پاک و تعالی است ہیچ مخلوق را حاصل نیست آری بعضے پیر پرستان از زمرہ
مسلمین در حق پیران خود این وصف ثابت میکنند و در وقت احتیاج بہمین اعتقاد با نہا استعانت مینمایند
مخلوقات ہرچند روحانیات باشند اول علم محیط ندارند دوم استیلای دایمی بر روح ذاکر نمی توانند کرد
یشغلہم شان عن شان یعنے زبان سے اور دل سے یاد کرنیوالون کو علم سے احاطہ کرنا باوجود
جدے جدے ہونے انکے مکانون اور زمانون کے اللہ تعالی کا ہی خصیصہ ہی یہہ بات کسی مخلوق کو
حاصل نہین مگر ان تھوڑے مسلمان پیر پرستو جو اپنے پیرون کے حق مین اس بات کو ثابت کرتے ہین اور

اسی اعتقاد کے سبب سے احتیاج کے وقت ان سے مدد چاہا کرتے ہین بات تو یہہ ہی کہ مخلوقات ہرچند وحانی ہون پہلے تو احاطہ کرنیوالا علم نہین رکھتے ہین تاہر یاد کرنیوالے کی یاد پر خبردار ہون دوسرا یہہ کہ یاد کرنیوالے کی روح پر ہمیشہ مستولی نہین رہتے کیونکہ ایک کام طرف متوجہ رہنا دوسرے کام طرف توجہ رکھنے سے انکو مانع ہوتا ہی انتہی۔ ملا علی قاری نے مسیح الازہر شرح فقہ اکبر مین لکھا ہی اعلم ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات الا ما اعلمہم اللہ تعالی احیانا وذکر الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم یعلم الغیب یعنے جانتے کہ مقر پیغمبران نہین جانتے ہین چھپی چیزونکو مگر ان چیزونکو جان لئے ہین جو اللہ پاک جلشانہ معلوم کراتا ہی انہین کبہو اور صاف ذکر کئے حنفی عالمون نے حکم تکفیر کا اس شخص کے جو اعتقاد رکھا اس بات کا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیب کو جانتے ہین انتہی۔ اور محقق علامہ ابن نجیم کتاب بحر الرائق مین لکھا ہی لو تزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ یکفر لاعتقاد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب یعنے اللہ پاک اور رسول مقبول کو گواہ رکھکر کوئی شخص نکاح کیا تو کافر ہوتا ہی اسلئے کہ اوسنے اعتقاد رکھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم غیب کو جانتے ہین انتہی۔ اور بزازیہ مین جو معتبر کتاب ہی لکھا ہی من قال ان ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم الغیب یکفر یعنے جو کہا کہ ارواح مشایخون کی حاضر ہین اور غیب کو جانتے ہین تو کافر ہوتا ہی انتہی۔ اور تاتارخانیہ مین جو معتبر اور مشہور حنفی فقہ ہی لکھا ہی رجل تزوج امراۃ لم یحضر شہود افقال خدا ورسول اور ا یا فرشتگان را گواہ کردم بطل النکاح وکفر الناکح لاعتقاد ان الرسول و الملئکۃ تعلم الغیب وتسمع النداء یعنے اگر کسی نے نکاح کیا کسی عورت کو اور اوسوقت گواہ حاضر نہین تھے پھر کہا خدا اور رسول کو یا فرشتونکو اوپر گواہ کیا ہون باطل ہوا نکاح اسکا اور کافر ہوتا نکاح کرنیوالا کیونکہ اعتقاد کیا اس بات کا کہ سرور عالم اور فرشتے غیب کو جانتے ہین اور پکار کو سنتے ہین انتہی

باوجودیکہ خدا تعالی جابجا قرآن مجید مین فرمایا کہ میرے سواے کوئی عالم الغیب نہین ہی تمھاری دعا التجا سننا حاجت مراد برلانا مارنا جلانا روزی رزق دینا بیمار تندرست کرنا نفع نقصان پہنچانا میرے ہی کام ہی اور کوئی نہین کرسکتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی احادیث شریف مین اور محدثین و فقہا اپنی اپنی کتابون مین تشریح کرتے ہوے خلاف اسکا کرین یعنے دوسرون کو بھی ان کامون مین شریک جانین تو شرک ہوتا ہی کافر ہوجاتے ہین کر کے باوجود لکھنے کے لوگ اس شرک کی بلا مین گرفتار ہوتے ہین اور اپنے دنیاوی اغراض و مقاصد برآنے کی امید سے بزرگون کو مانتے یعنے انھون ان کامونکی برلانیکی قدرت رکھتے ہین سمجھکر انکی نذر و نیاز کرتے دور دور سے انکو پکارتے حاجت مراد مانگتے انکو علم غیب ہی حاضر ناظر ہین سب جانتے سنتے ہین کر کے اعتقاد رکھتے ہین معترض کا عقیدہ بھی ایسا ہی ہی بعضے نام کے مولوی مشایخ بھی یہی اعتقاد رکھتے ہین جیسا کسی شاعر نے کہا

شعر

شرک و بدعت ہی جنکو پسند — ہین وے دجال وقت نامسعود — غم و شادی مین پیشوا انکے
ہین نصاری یہود گبر ہنود — انکے بد روز بد رسوم تمام — شادی اور غم مین انکے ہین موجود
سید المرسلین کی سنت — انکے ہر کام کاج مین مفقود — کیا غضب ہی کہ پوجتے ہین قبور
صاف کرتے ہین وہان رکوع و سجود — مہمل اشعار جھوٹے قصے گا مین — کہین اسکو رسول کا مولود
کرتے کرما ندرم ہین اور دیو شم — نام کیا فاتحہ ہی اور درود — کیا ستم ہی کہ معتبرون کے بیچ
کھینچین ناچ راگ رنگ سرود — نام تو فاتحہ زیارت عرس — شرک و بدعت فجور ہی مقصود
جب ان افعال بد کا منکر ہو — کوئی سنی عاقبت محمود — نام اسکا رکھین جیبے وہابی
یعنے ہی ہم طریق ابن سعود — اور کہین ہی نبی کا یہہ دشمن — جھوٹے گذرا مین لاکے اسپہ شہود
جھوٹھ باندا سپہ عالم اور جاہل — جانین سچ ہین اسکی زبان کو سو —

فائدہ غیب کو یعنے جو سب ظاہری و باطنی سکے پوشیدہ ہی سو چیز کو جاننا دور دراز کے آواز پکار کو سننا پانی پر چلنا ہوا مین اُڑنا

برس کی راہ ایک گھڑی مین طی کرنا بہت بھاری وزن کی چیز اُٹھانا غرض جو کام آدمی کے قوت و قدرت کے پرے ہو سو اسکو کرنا یہہ سب عادت کے خلاف ہی اگر یہہ کام کسی آدمی سے ہوجاوے تو اسکو خرق عادت کہتے ہین انبیا سے ہو تو اسکا نام معجزہ ہی ولی سے ہو تو کرامت کافر سے ہو تو استدراج کہتے ہین انبیا کو اللہ تعالی بعض بعض غیب کی باتین معلوم کراتا ہی چنانچہ قران مجید اسپر ناطق ہی۔ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول یعنے پس ظاہر نہین کرتا ہی اوپر غیب اپنے کسیکو مگر اسکو جسے پسند کرتا ہی رسول سے یہہ رسول ملکی ہووے یا بشری وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء یعنے اللہ یون نہین کہ تمکو خبر دے غیب کی لیکن اللہ چن لیتا ہی رسولون مین سے جسکو چاہے۔ اسکے سوائے انبیا کو اور اور معجزے بھی دیتا ہی تا لوگون پر انکے نبوت و رسالت کی حجت ہو بعض اولیا سے بھی انکی کرامت و بزرگی کے واسطے کبھی کچھہ خرق عادت ظاہر کرتا ہی اسکو فعل اللہ کہتے ہین انکا ذاتی فعل نہین ذاتی فعل وہی ہی جو طاقت بشری کے موافق ہو اور انکے قابو مین ہو **فائدہ** انبیا اولیا کو انکی زندگی کے عالم مین جیسا خدا تعالی معجزہ و کرامت عطا کرتا ہی ویسا ہی اگر انمین سے بعد ممات کے بھی کسیکو عطا کیا تو جایز ہی مثلا کسی نبی ولی کو کبھی کسی شخص کی دعا التجا سنا دیا یا کسی کے حال سے مطلع کرا دیا یا کسی کا کام انکی روح کی وساطت سے بنا دیا تو جایز ہی لیکن ہمیشہ ہر آن سب خلق کے حال سے مطلع رہنا دور و نزدیک سے انکی دعا التجا سن لینا خواہ مشرق کے لوگ پکارین خواہ مغرب کے جنوب کے پکارین یا شمال کے زمین کے پکارین یا آسمان کے سب جگہہ ہمیشہ حاضر و ناظر رہنا سب کے دلون کے بھید کو جاننا سب کے حاجات و مرادات بر لانیکی قدرت رکھنا یہہ صفت خاص اللہ تعالی کی ہی کسی نبی ولی فرشتے و جن کی یہہ صفت نہین پس اس فرق پہ ہدایت نہ ہونے سے اکثر لوگ مرض شرک مین گرفتار ہوتے ہین انبیا اولیا سے کبھی کبھی ظاہر ہوے سو معجزے و کرامات سن لیکر انکو ذاتی

فعل ہی اُنکے قدرت وقابو مین ہی جب چاہین تب کرسکتے ہین ہماری حاجت مراد برلانیکی قدرت وعلم غیب
خدا یتعالی انکو دیا ہی ہماری دعا پکار کو سن لیتے ہین سمجھکر انکی نذر ونیاز مانتے ہین خدا یتعالی کو چھوڑکر
انہی سے دعا التجا کرتے ہین اور پکارتے ہین یا حضرت فلانے یا پیر فلانے میرے بیٹے کی بیماری دور کرو
میری بیٹی کو بیٹا دیو میرے داماد کو روزی روزگار سے لگاؤ وغیرہ ایسا پکارنا اور التجا کرنا ہر دو شرک
ہی پکارنا شرک اس لئے کہ انکی حضوری وہان جاننا اور ندا کو سنتے ہین سمجھنا حالانکہ سب فقہا تاتارخانیہ
والے وغیرہ جیسا اوپر مذکور ہوا لکھے ہین کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور فرشتے غیب جانتے
ہین اور ندا کو سنتے ہین سمجھے تو کافر ہوجاتا ہی پھر اولیا جانتے اور سنتے ہین سمجھے تو کافر کیون نہو
التجا کرنا شرک اسواسطے ہی کہ انکو ان کامونکی قدرت باستقلال ہی سمجھنا دوسرے فقہا کے سواے
مولوی اسلمی بھی تو لکھے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کو نفع وضرر پہنچانیکی قدرت
نہین رکھتے ہین پھر دوسرے انبیا اولیا غیرونکو نفع وضرر پہنچانیکی قدرت کیسا رکھینگے فافہم
اسباب مین عرب وعجم روم وشام ہند وسندھ کے علما کے فتوون کے سوائے مدراس طرف کے
مولوی ارتضا علیخان صاحب اپنے فتوے مین جسپر مولوی اسلمی صاحب اور مولوی عبدالرب صاحب
وغیرہم مہرین کردئے سو یہہ ہی اگر کسی بگوید یا رسول اللہ بیمار مرا شفا دہ یا دختر مرا فرزند نصیب
کن یا افلاس مرا دور فرما اصلا مطلقا روا نیست چہ جای اولیا یعنے اگر کوئی کہا ای رسول خدا میرے
بیمار کو شفا بخشو یا میری دختر کو فرزند عطا فرماؤ یا میری مفلسی دور کرو تو ہرگز روا نہین پھر آنحضرت
سے ایسا کہنا روا نہو تو اولیا سے کہنا کب روا ہوگا انتہی۔ پس صاحب تقویۃ الایمان خدا و
رسول کے فرمودے بموجب اور فقہا کے فتوون کے مطابق لکھا کہ ایسے شرک کرنیوالے بڑے
احمق ہین کہ اللہ سے قادر وعلیم کو چھوڑکر اور جن کو پکارتے ہین خواہ ولی ہو خواہ نبی اول تو
انکا پکارا سنتے ہی نہین دوسرے انکے مراد دینے پر کچھ قدرت نہین رکھتے کیا برا لکھا اگر معترض کا

عقیدہ نبی و ولی کے قادر و علیم ہونیکا ہی تو یہہ عقیدہ شرک و کفر کا ہی بولکر سب فقہا لکھہ چکے پھر شرک کے عقیدے والا توحید کے عقیدے رکھنے والے پر کہاں تک اعتراض کریگا یہہ بات اہل انصاف غور سے سمجھینگے **فائدہ** انبیا اولیا کو بطور معجزہ و کرامت کے اور ملایکہ کو انتظام امورات کے لئے اللہ تعالی بعض امورات غیب کی اطلاع دیتا ہی سو اسکو انکی غیب دانی اور علم پر حمل کرکے عوام کو فریب دینا کہ یہ بزرگان عالم الغیب ہین تمھاری ندا و پکار کو سن لیتے ہین تمھاری حاجت مراد بر لانیکی قدرت رکھتے ہین انکے نام سے نذر و نیاز کرو ترقی ہوگی وغیرہ یہہ سب شرک کی تعلیم ہی- اور ایسا شرک کا عقیدہ نہین رکھنے والے اور ایسی نذر و نیاز جایز نہین سمجھنے والے سنت و جماعت کے سارے فقہا و محدثین کو بے دین ہین وہابی ہین بزرگون کے منکر ہین بولنا گویا اہل سنت کے دین و مذہب سے نکل جاکر صاف مشرک و مبتدع ہونا ہی اگرچہ اہل بدعت و عوام الناس کے پاس وہ سنی کہلاوے **تنبیہ** انبیا اولیا کے اعجاز و کرامات سیرت و عادات دیکھنے سننے سے محبت ہوجا کر یہہ محبت تو دینی اور جزء ایمان ہی کوئی بزرگ یا عالم محبت کی راہ سے انکو قادر و علیم بولے یا لکھے جیسا شیخ عبدالحق مدارج النبوہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باب مین لکھے ہین یا اور کوئی بزرگ ایسا لکھے تو جمہور مفسرین و محدثین و فقہا کے مقابلے مین اسکو مرجوح جانتا اسکو عقیدے مین محسوب نہین کرنا کیونکہ محبت کی بات جدی ہی اور عقیدے کا باب جدا محبت مین افراط و غلو کو دخل ہی عقیدہ فقط نصوص قرآن و حدیث متواتر و اجماع سے ہوتا ہی حدیث احاد جب عقیدے کو مکتفی نہو تو ایک دو بزرگ یا عالم کے قول کا عقیدے مین کیا اعتبار بعض کم فہم لوگ کوئی بزرگ غلو سے محبت مین بولے سو بات کو یا شعرا کے اشعار کو عقیدے مین گن لیتے ہین یہہ صرف انکی نادانی ہی عقیدہ وہی ہی جو قرآن و حدیث و اجماع سے ثابت ہوکر صحابہ و تابعین و سلف صالحین مین رواج پایا اور اہل سنت کے عقیدے کا ماخذ ٹھہرا خلف سلف سب اس عقیدے کو اخذ کئے- اب کوئی نیا عقیدہ بنا نہین سکتے پس جمہور فقہا و محدثین تصریح کر چکے کہ انبیا اولیا ملایکہ قادر و علیم نہین ہین بلکہ قادر و علیم جاننے والے پر

اطلاق کفر کا کئے پھر کوئی بزرگ محبت سے بولے سو بات کو عقیدہ سمجھنا یا جمہور کے مقابلے مین اسکو لانا سوائے گمراہی کے اور کیا ہی۔ اسیطرح علم غیب قدرت نفع وضر سب جگہہ حاضر و ناظر رہنا تمام عالم مین تصرف ا یا خدا تعالی کے سوا اور کسیکو نہین ہی سو قرآن و حدیث و فقہ سے ثابت ہو چکا۔ اسکے خلاف مین کوئی عقیدہ رکھا تو ضلالت و گمراہی اور کفر و شرک ہی بولکر جمہور فقہا و مفسرین محدثین لکھ چکے پھر شرک کا شوق اسکے مقابلے مین کسی کا مرجوح قول لاکر عوام کو فریب دینے یا ہا تو ہاری جا سے لیکن اہل علم اور سمجھ بوجھ والے اسکے فریب مین نہین آوینگے قرآن حدیث و جمہور سنت و جماعت کو چھوڑ کر ادہر ادہر نہین بھٹکینگے۔

وہ جو حاشے مین لکھا کہ یہہ آیت بتون کی شان مین اتری ہی وہ نکتہ وہ آیت یہہ ہی ومن اضل ممن یدعوا من دون الله یعنے کون ہی زیادہ گمراہ اس سے جو پکارے غیر اللہ کو دون کا معنی غیر سواے ہی دون کا معنی بت حجر شجر نہین دون اللہ ماسوا اللہ ہی خواہ ماسوا اللہ حجر ہو شجر ہو بت ہو ستارہ ملک ہو جن ہو انس ہو قریش لات منات عزا وغیرہ بتون کو پوجتے تھے بعض ستارونکو بعض ملایکہ بعض جنات کو بعض پیغمبرونکو اسواسطے انکی عادت کے مطابق بعض مفسرین دون کا معنی بت لکھے بیضاوی اس آیت کی تفسیر یا حجادی یا عبادی لکھا ملا واعظ حسینی دون اللہ کی تفسیر بت و ستارے و فرشتے مراد ہین لکھا اتعبدون من دون الله ما لا يملك لكم ضرا ولا نفعا یعنے کیا تم بندگی کرتے ہو اللہ کے غیر کی جو قدرت نہین رکھتا تمھارے سے ضرر دور کرنے پر اور نہ تمکو فایدہ پہنچانے پر مراد اس آیت مین دون اللہ سے عیسی علیہ السلام ہین کرکے امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین لکھے ہین اور تفسیر بیضاوی مین کہا فرمایا خدا تعالی قل ادعوا الذين زعمتم انها الهة من دونه كالملئكة والمسيح والعزير فلا يملكون اى فلا يستطيعون كشف الضر عنكم كالمرض والفقر والقحط ولا تحويلا اى ولا تحويلا منكم الى غيركم یعنے کہدے ان چیزوں کو گمان کرتے کہ فرشتے اور مسیح اور عزیر خدایان ہین کر انکو پکارو تم سے آفات

دور کرنے اور بلیات ٹالنے واسطے پس قدرت نہ رکھینگے فرشتے عیسی اور عزیر دور کرنے پر ضرر کو تمہارے سے
جیسے بیماری اور ناداری اور قحط اور نہ قدرت رکھینگے ان چیزون کے پھیرنے پر تمہارے سے دوسرونکی طرف
غرض دون کا اطلاق جو جو چیز پوجے جاتی ہی سب پر آتا ہی اور نام کے مسلمان بعض دیو پری شدے جھنڈے
بعض اولیا انبیا کو پوجتے ہین انکی منت مراد مانتے نذر و نیاز چڑہاتے ہین بلا آفت ٹلنے انکو پکارتے ہین سو
انکے حق مین دیو بھوت پری شدے جھنڈے اولیا انبیا دون اللہ ٹھہرتے ہین اتنے دون اللہ ہین سو
ان سبکو چھوڑ دیکر فقط بت دون اللہ ہی بولنا عوام کو دھوکا دینا ہی اس بات کا کہ ہندو جیسے سر کا
پیشانی پر ٹیکا لگا کر گلے مین جانو ڈالکر بت پوجے تو شرک ہوتا ہی ہنین تو نہین یعنے دیو بھوت پری
شدے جھنڈے ستارے ملایک اولیا انبیا کو پوجے تو شرک نہین کرکے عوام کو فریب دینا اور
گمراہ کرنا ہی - اور یہہ جو لکھا کہ تقویۃ الایمان والا کافرون اور بتون کی شان مین اتری سو آیت کے
نیچے بتون کی جاے نبی ولی کو لایا ہی اور کافرون کی جاے مسلمانون کو برتا ہی پھر طریقہ مذکورہ ادب سے
خارج ہی یا ہنین — سنو میان معترض یہہ بات تو تم پر ہی صادق آتی ہی کیونکہ تم نام کے مسلمان
خدا تعالی کا ادب چھوڑ مشرک شعار بن بت پوجنے والون کی جاے مین آپ کمر باندھ کھڑے ہوے
اور بتون کی جاے مین اولیا انبیا کو یا انکے مزار و چلون کو یا انکے نقل و نشان کو جیسے تابوت مہندی
جھنڈے نشان تبرک وغیرہ لا رکھے اور انسے منت مراد مانگنے نذر و نیاز کرنے لگے اب سچ کہو مت
شرماؤ بتون کی جاے مین اولیا انبیا کو تم رکھے یا وہ رکھا بلکہ وہ تو اسبات سے تمکو روکتا اور منع کرتا
ہی اور کہتا ہی کہ غرض جو کچھ ہندو اپنے بتون سے کرتے ہین سو وہ سب کچھ یہ جھوٹے مسلمان اولیا
انبیا اماموں شہیدون سے اور فرشتون اور پریون سے کرگذرتے ہین اور دعوی مسلمانی کا کئے
جاتے ہین سبحان اللہ یہہ منہہ اور یہہ دعوی - اب دیکھئے کہ خیرخواہی کی راہ سے وہ تو تمکو ان باتون سے
منع کرتا ہی اور کہتا ہی کہ بت پرستون کی جاے مین تم مسلمان کہلا کر کیون کھڑے ہوے اور

بتون کی جگہ - مین اولیا انبیا کو کیون رکھے اور اللہ سے قادر و علیم کو جو سب وقت حاضر و ناظر ہی اور
تمھاری دعا و پکار خواہ دور سے ہو یا نزدیک سے سنتا ہی اور تمھاری حاجت مراد بر لانیکی قدرت رکھتا ہی
سو اسکو چھوڑ کر بت پرستون کے سریکا اولیا انبیا پیر شہید وغیرہم کو بتون کی جاے مین رکھکر انکی نذر
و نیاز چڑھاتے اور انسے منت و مراد مانگتے ہو حالانکہ خدا تعالی قرآن مین فرما چکا کہ اولیا انبیا قادر
و علیم حاضر و ناظر نہین ہین اور سب مفسرین و فقہا بھی ایسا ہی لکھتے بلکہ انکو قادر و علیم حاضر و ناظر جاننے سے
ایمان ضائع ہوتا ہی جاننے والا مشرک و کافر ہو جاتا ہی کیسے [illegible] بتقریر کر چکے پھر تم صاحب تقویۃ الایمان
کو اپنا خیر خواہ سمجھے اور شکر گزاری کرنیکے عوض اُلٹے اسپر حرف رکھتے اور ایذا دیتے کرتے ہو کہ بتونکی جاے
مین اولیا انبیا کو رکھا وہ کہان کہا رکھے سو تم کرین آپ اور ناحق حرف رکھین تم پر خرب باشد اسیکو
الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کہتے ہین -

قولہ ۳ سطر تقویۃ الایمان - صفحہ - ۳۲ - سطر - ۸ - ہمارا جب خالق اللہ ہی
اور اسی نے ہمکو پیدا کیا تو ہمکو بھی چاہیئے کہ اپنے کامون پر اسیکو پکارین اور کسی سے ہمکو کیا کام کہ
اسکو منا دین جیسے جب کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہی
دوسرے بادشاہ سے بھی نہین رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر ہی -

حاشیہ پکارنے سے مراد نبی ولی کو ندا کرنے سے ارادہ کیا ہی اور بادشاہ سے مراد حقیقی
خدا ہی اور دوسرے بادشاہ سے مراد فرضی خدا پھر چوہڑے چمار سے کیا مراد ہی سو ہوشمند خوب
سمجھتا ہی کہ نبی ولی مراد ہین یا یہی ظاہر کے دہیتر چمار یہہ بات بھی طریقہ ادب مذکورہ کے برخلاف ہی
یا نہین سمجھ پر موقوف ہی -

اقول مصنف ہمارا خالق اللہ ہی اور اسی نے ہمکو پیدا کیا تو ہمکو بھی چاہیئے کہ اسیکو پکارین اور
کسی سے ہمکو کیا کام کہا سو کسی کے لفظ سے نبی ولی مراد ہی تو لکر معترض نے جو مراد کہ مصنف کی مراد ہی

ٹھہرایا اور ایک بادشاہ سے مراد حقیقی خدا ہی دوسرے بادشاہ سے فرضی خدا کرکے یہہ بھی اپنی مراد ظاہر کیا
پھر جو بڑے سے کیا مراد ہی سو ہوشمند خوب سمجھیگا یہی ظاہر کے دبیر و چمار ہین یا اپنے ذہن نارسا
سے ہی ... مراد مین استفسار کرتا ہی - مراد مصنف یہہ ہی کہ جب ہمارا خالق اللہ ہی اسی نے ہمکو پیدا کیا
تو ہمکو چاہیئے اسیکو پکارین اور اُسی سے دعا التجا کرین کیونکہ عبادت جو ہی حق خالق کا ہی دعا التجا جو مغز
عبادت ہی سو سوائے خالق و معبود کے کسی مخلوق سے کرنا جایز نہین اسواسطے اسیکو پکارنا اسی سے دعا
التجا کرنا ہی اور کسی سے ہمکو کیا کام جو اسکو مناوین کیونکہ خالق کے سوا جو ہین سب مخلوق ہین مخلوق کی
عبادت جایز نہین مثلاً رکوع سجود دعا التجا نذر نیاز وغیرہ یہہ سب عبادت ہی کسی مخلوق سے نہین کرنا
کرین تو شرک ہی - اُسکی مثال یہہ کہا کہ جب کوئی ایک کسی بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا
علاقہ اُسی بادشاہ سے رکھتا ہی دوسرے بادشاہ سے بھی نہین رکھتا یعنے اپنے اوپر کے جتنے بڑے
درجے والے ہین جیسے بڑے بڑے اہل کار امیر وزیر وغیرہ ان سب سے گذر کر دوسرے بادشاہ سے
بھی اگرچہ اپنے بادشاہ کا ہمسر ہی کچھ سروکار نہین رکھتا پھر نیچے کے ہلکے درجے والون سے جو چوہڑے
چمار سے ہین کب علاقہ رکھیگا یہہ غلام وفادار کی مثال کہا - اگر بندۂ موحد کو اُس غلام کے ساتھ
تطبیق ہی تو اسطرح سے ہی کہ بندۂ موحد اپنے خالق کے سوائے جو وحدہ لاشریک ہی اور اپنی جان و
تن کا مالک و مختار ہی اور دین و دنیا کے سب کاروبار اسیکی قدرت و مشیت سے ہوتے ہین سو اُسکو
چھوڑ کر دوسرون سے اگرچہ اپنے سے بڑے درجے والے بھی ہون اور اس سرکار مین امیر وزیر کے
سے مرتبے بھی رکھتے ہون جیسے ارواح ملایک پیر شہید اولیا انبیا وغیرہ انکو بھی نہین پکاریگا
انسے بھی دعا التجا نہین کریگا پھر اپنے چھوٹے درجے والون سے جیسے دیو پری بھوت شیاطین
ارواح خبیثہ ہین اور اس سرکار مین چوہڑے چمار سے محقر و ذلیل ہین انکا تو کیا ذکر انہین کب مانگیگا
مصنف کا غرض و ارادہ اس جملے سے اسطور کا ہی سو اُسکو معترض مغرض کیا بُرے وہب سے

الحکم بتلا یا نعوذ باللہ منہا ۔

محشی جو حاشیہ لکھا پکارنے سے مراد نبی و ولی کو ندا کرنے سے ارادہ کیا ہی یہہ صرف محشی کا افترا ہی اُسنے تو کچھہ نبی و ولی کا ذکر ہی نہین کیا بلکہ یہہ کہا کہ خالق کو پکارین کیونکہ پکارنے اور دعا التجا کرنیکی کام عبادت ہی عبادت خالق ہی کی ہوتی ہی اور کسی سے ہمکو کیا کام یعنے عبادت کے متعلق [illegible] خالق کے سوا اور کسی سے کام نرکھین کہ یہہ شرک ہی فلا یشرک بعبادۃ ربہ احدا

نص کریمہ ہی مصنف کسی سے کیا کام کہا کسی کا لفظ نکرہ ہی معرفہ نہین جو فلان فلان کرکے تعین کرین پھر نبی و ولی کرکے محشی اپنی طرف سے تعین و حصر کیا سو فقط خبث باطنی و عناد ہی اگرچہ قاعدۂ و عرف و محاورہ کی راہ سے نکرہ کو معرفہ کرنا بیعلمی کی بات ہی لیکن محشی بیعلمی کی خفت قبول کرکے مصنف کو بہرحال عوام کے پاس ناحق بدنام کرنے سعی بے فایدہ کیا ہی کہ جسکا کچھہ اصل ہی نہین ہے اور وہ جو لکھا کہ بادشاہ سے مراد حقیقی خدا ہی اور دوسرے بادشاہ سے مراد فرضی خدا ہی پھر چوہڑے چمار سے کیا مراد ہی سو ہوشمند خوب سمجھتا ہی کہ نبی و ولی مراد ہین یا یہی ظاہر کے ڈہیڑ چمار سنئے دنیا کے بادشاہ کے دوسرے بادشاہان ہمسر و شریک ہین اسواسطے مثال مین انکو لاسکتے ہین برخلاف خدا تعالی کا ہمسر و شریک ممتنع بالذات ہی اسکو فرضی خدا کرکے مراد لینا بیجا و مہمل اور عرف و عادت کے بھی خلاف ہی عرف و عادت مین جو لوگ اللہ تعالی کے شریک کرتے ہین سو مخلوقات ہی کو شریک کرتے جیسا بت پتھر شجر آگ پانی چاند سورج ستارے دیو بھوت پری فرشتے پیر شہید اولیا انبیا وغیرہ قرآن مجید خود اسبات مین ناطق ہی پس عرف و عادت کو چھوڑکر شرارت و مفسدی سے شریک باری جو محال و ممتنع بالذات ہی سو اسکو فرضی خدا مراد لینا اور کل مخلوقات کو ڈہیڑ چمار ٹہیرانا انمین بھی خاص کرکے اپنی بدذاتی و خبث باطنی سے نبی و ولی کا نام ظاہر کرنا پیسے دو پیسے کے لئے دینی کا کام ہی طرفہ یہہ کہ اپنے تصور فاسد مین نبی و ولی مراد ٹہیرا کر مصنف

غلام سے نبی ولی مراد ہین یا یہی ظاہر کے دیہہ پکار ہین پوچھا قیامت ہی ... چہ دلاورست دزدی کہ بکف
چراغ دارد ہو اِس جملے مین مصنف کی مراد یہہ ہی کہ مناجات و دعا جو مغز عبادت ہی خواہ اضطرار کی حالت
مین ہو یا غیر اضطرار مین کوئی آدمی مانگتا ہی سو یا تو عاقبت کی بہتری کی مانگتا ہی مثلاً ایمان کو نفس و
شیطان کے وسواس سے جو شرک و بدعت کرنیکے وسوسے ڈالتے ہین بچا کر توحید و اتباع سنت پر رکھنا یا
نیک عمل کی توفیق دینی بد عمل سے باز رکھنا یا نفس و شیطان کے ورغلانے سے کوئی گناہ سرزد ہو تو توبہ کی
توفیق دینی یا توبہ نکلیا ہو تو اپنی کریمی و غفوری سے بخشنے دوزخ مین نہین ڈالنے کی دعا والتجا کرنا یا دنیا
کی فلاح و بہتری کی دعا کرنی جیسا آفات و بلیات و امراض کو دور کرنے یا روزی رزق کی فراخی یا
اولاد کی کثرت یا راحت و خاطر جمعی وغیرہ یہ سب اللہ ہی سے مانگتا ہی کیونکہ اُسیکی قدرت مین ہین
اور کسی کے نہین اِن کامون کو اور کسی کی قدرت مین ہین سمجھکر ان سے دعا التجا کرنا شرک ہی۔ اور غلام وفادار
کی مثال اسواسطے لایا کہ ایک آدمی جب غلام کسی بادشاہ کا ہو گیا تو دوسرے بادشاہ سے بھی اگرچہ وہ دوسرا
وقدرت مین اپنے بادشاہ کے برابر ہو لیکن یہہ غلام وفاداری کے سبب اپنے بادشاہ کو چھوڑ کر اُس سے
احتیاج نہین رکھتا مگر یہ شرک کرنیوالے ایسے نمک حرام ہین کہ اللہ تعالی جو انکے جان و تن کا خالق و
مالک ہی کوئی اسکا شریک و برابر والا بھی نہین ہی سب اسکے مخلوق ہین خواہ فرشتے ہو یا انسان یا
جنات سب کے سب اسکے محکوم ہین اسکے روبرو کسیکا کچھ نہین چلتا وہ کسی کو ہدایت کیا تو کوئی اسکو
گمراہ نہین کرسکتا وہ کسیکو گمراہ کیا تو کوئی اسکو ہدایت نہین کرسکتا وہ کسی کی روزی کشایش کیا تو
سیلے مخلوقات اسکی روزی تنگ نہین کرسکتے وہ تنگ کیا تو سیلے کھول نہین سکتے وہ کسیکو بیمار کیا تو
سیلے تندرست نہین کرسکتے وہ تندرست کیا تو سیلے بیمار نہین کرسکتے وہ کسیکو مارنا چاہا تو سیلے جلا نہین سکتے
وہ جلانا چاہے تو سیلے مار نہین سکتے غرض ایسی زبردست قدرت والے خالق کو چھوڑ کر اسکے مخلوقات
جو بے مشیت و حکم اسکے کچھ کر نہین سکتے دعا التجا نذر و نیاز کرنا اور پکارتے پھرنا یہہ بڑی نمک حرامی

اور شرک ہی اس سے بچو اور اللہ ہی کو پکارو کرکے مصنف تمھاری خیر خواہی کرتا ہی تو تمکو شرک کرنیکی عادت و خو ہو جانے سے اُلٹے اُس خیر خواہ کے دشمن بن جا کر بیہودہ اعتراضات اسپر کرتے اور جھوٹھ موٹھ افترے اُسپر جماتے ہو خدا تمھاری ہدایت کرے اور اچھی راہ پر لاوے۔

قولہ جملہ ۴ تقویۃ الایمان صفحہ - ۲۴ - سطر - ۱۲ - اور یہہ یقین جان لیا چاہئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہی۔

حاشیہ احاطہ کلی اور لفظ شان اور چمار اور ذلیل پر نظر کرے تو بڑے مخلوق سے کون مراد ہی سو عقلمند خوب سمجھیگا کیونکہ حضرت خالق تو نہین بلکہ مخلوق ادب مخلوقون سے بڑے مخلوق اگرچہ دجال شرارتون مین بڑا مخلوق ہی اور عرش جسمات مین بڑا مخلوق لیکن یہان عزت مین بڑا مخلوق مراد ہی وہ سواے حضرت کے دوسرا کوئی نہین یہہ طریقہ ادب مذکور سے خارج ہی یا نہین غور کی جاے ہی۔

اقول یہان معترض بڑے مخلوق سے آنحضرت مراد لیا سو یہہ اسکی خبث باطنی ہی اور مصنف سے کمال درجے کا عناد اور لوگون کو مصنف سے ناحق بدگمان کروانا بھی منظور وگرنہ ایسا شتر بے مہار کا ہیکو ہوتا کیونکہ وہ جو معنی کیا بڑے مخلوق سے آنحضرت ہی مراد ہین دوسرا کوئی نہین اگر ہم اسکے معنی کو مسلم رکھین تو پھر چھوٹا مخلوق مراد کون ہی کیونکہ اُس جملے مین ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا کر کے ہی فرض کرو چھوٹا بھی عمرو بکر کوئی ہی تب بڑے مخلوق سے آنحضرت اور چھوٹے سے بکر یہ دو ہی فرد مراد ہوتے ہین باقی سب مخلوق اس حکم سے مستثنی رہتے ہین اور لفظ ہر جو احاطہ کلی رکھتا ہی اور مخلوق کے ہر ہر فرد کو گھیرا ہی سو بیکار ہوتا ہی کوئی احمق بھی جو شد بود سے واقف ہی ایسا معنی نہین کریگا مثلا کوئی کہا کہ ہر ملازم بادشاہ کا خواہ بڑا ہو یا چھوٹا صبح کو دربار مین حاضر ہوتا ہی تو اُس سے مراد سب ملازم حاضر ہوتا ہی یا فقط بڑون مین وزیر اعظم اور چھوٹون مین اردلی مشعلچی دو ہی فرد حاضر ہوتا ہی بیچارہ ہر ملازم بولا سو کیا فایدہ ایسا معنی حماقت کے انتہا سے درجے کو پہنچا

شخص بھی نہین کریگا بل بے تیر اعناد و تعصب عقل سے خارج ہونا قبولا پر عناد و تعصب نہین چھوٹا ہر مخلوق
کا معنی مخلوق کا ہر ہر فرد یعنے کل مخلوق ہر ملازم کا معنی کل ملازم ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا کیونکہ مصنف
صفت سے بھی تصریح کر دیا کہ بڑا ہو یا چھوٹا کیونکہ مخلوق مین بڑے افراد بھی ہزارون سے ہین اور
چھوٹے بھی کروڑون سے یہہ نہ سمجھین کہ فقط بڑے ہی مراد ہین چھوٹے نہین یا چھوٹے ہی مراد ہین بڑے
نہین بلکہ چھوٹے بڑے سب کے سب مخلوق اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہین اس عموم و کلیہ کو
ایک فرد پر منحصر کرنا نادانی و جہالت ہی یا عناد و عداوت۔ ایسا کلیہ شمول کے طور سے بولنا جایز
ہی اور بڑی بڑی کتابون مین بڑے بڑے لوگ لکھے ہین۔ اب شمول کے طور سے مخلوق کے لفظ کو
دیکھا چاہئے کہ چمار بادشاہ کی شان کے مقابلے مین جتنا ذلیل ہی یہہ مخلوق خالق کی شان کے نسبت
اُس سے زیادہ ذلیل ہی یا نہین اولاً یہہ کہ بادشاہ کی شان اور چمار کی ذلت کا سبب اتفاقی و عارضی
ہی نہ ذاتی و حقیقی کیونکہ ماہیت و حقیقت دونون کی ایکہی ہی یعنے ہر دو انسان ہین اور بنی آدم
عارضاً اسکو بادشاہت ملکر حاکم ہونے سے اور یہہ اسکا ادنی ترین رعیت و محکوم ہونے سے اُسکو
عظمت اور اِسکو ذلت حاصل ہوئی اور یہہ عظمت و ذلت زوال پذیر بھی ہی یعنے ممکن ہی کہ چمار
بادشاہ ہوجاوے اِس دنیا مین ایسے ادنی پیشہ والے بھی کبھی بادشاہ ہوتے ہین اور بادشاہ سے
بادشاہت جاتی رہنا بھی ہوسکتا ہی کئی امیر وزیر رعایا غالب ہوجاکر بادشاہ کو خوار و ذلیل کر
آپ بادشاہ ہوگئے ہین برخلاف خالق و مخلوق مین علوشان و ذلت ہی سو حقیقی و ذاتی ہی عارضی
و زوال پذیر نہین یعنے کسی حال مین شان خالق کی گھٹنے والی نہین اور کسی وقت مین ذلت مخلوقیت کی
مخلوق کی ذات سے جدا ہونیوالی نہین اسکے سوا چمار اپنا کسب و پیشہ چھوڑ دیا اور بادشاہ کے ملک سے
نکل گیا تو ذلت سے بچ گیا مخلوق سے مخلوقیت ہرگز نکلتی نہین اور یہہ خالق کا ملک چھوڑ کر کہین جا سکتا
بھی نہین جہان گیا اُسیکا ملک ہی بادشاہ چمار کا خالق اور رازق بھی نہین اُسکے تن او جان کی حفاظت

بھی نہین کر سکتا یعنے اسکے تن کو غذا سے قوت پہنچانا اور اسکے اخلاط کو اعتدال سے رکھکر چار ون مضر ان کے جو
سرنگا کر کے فضلات کو دفع کرنا اور غذا کو جزو بدن بنانا اسمین کچھہ کم و زیادہ ہو کے بیمار ہو گیا تو اصلاح پر لانا
تندرست کرنا شفا دینا یہہ ہرگز بادشاہ سے چمار کے واسطے نہین ہوسکتا اور چمار ان باتون مین بادشاہ کا
محتاج نہین برخلاف مخلوق کے کہ ان تمام باتون مین خالق کا محتاج ہی - چمار جیتا تک بادشاہ کے قید و حکومت
مین ہی مرنیکے بعد اسکے قید و حکومت سے نکل گیا بخلاف مخلوق جینے مرنے مین اور بعد مرنیکے بھی خالق کے قید و
حکومت سے باہر نہین ہوسکتا بادشاہ کو بھی جوتے سلانے کی چمار سے احتیاج ہوتی ہی خالق کو
کسی نوع کی مخلوق سے احتیاج نہین سب مخلوق اسکے محتاج ہین غرض مخلوق کو جسقدر عجز و احتیاج خالق سے
ہمیشہ ہی اسکے کروڑ حصے مین کا ایک حصہ بھی چمار کو بادشاہ سے نہین جتنا عجز و احتیاج زیادہ ہی اتنی
ذلت بھی زیادہ انسان کا دیدۂ بصیرت جتنا روشن ہوگا اتنی ہی خداتعالی کی توحید و شان و عظمت اسپر
کھلیگی چنانچہ سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا کتاب فوائد الفواد مین فرماتے ہین کہ ایمان کسی کا
کامل نہووے جبتک تمام خلق اسکے نزدیک اونٹ کی مینگنی سے کم نہ نظر آوے تمام خلق احاطہ کلی کے
سبب سب پر شامل ہی اور سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین ع دل اندر صمد باید ای دوست بست
کہ عاجز ترست از صنم ہر کہ ہست ۔ ہر کہ ہست بھی احاطہ کلی رکھتا ہی سب مخلوق پر یعنے دل خالق سے
جو صمد و بے پرواہی باندھا چاہئے نہ مخلوق سے کیونکہ ہر مخلوق جمیع امور مین زیادہ محتاج ہی خالق کا صنم
بھی اسطرح شمول کی راہ سے بلاتخصیص بولنا بیشک جایز ہی - غرض بادشاہ اور چمار مین رفعت و
ذلت کا سبب اتفاقی و عارضی ہی خالق و مخلوق مین دوامی و ذاتی اسواسطے مخلوق کی ذلت خالق
کی نسبت زیادہ قوی ہی چمار کی ذلت سے بادشاہ کی نسبت فتدبر -

قولہ جلد ۵ - تقویۃ الایمان - صفحہ - ۱۱۵ - سطر - ۱۲ - اولیا انبیا امام امام زادے
پیر و شہید یعنے جتنے اللہ کے مقرب بندے ہین وے انسان ہی ہین اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی

مگر انکو اللہ نے بڑائی دی ہم پر وے بڑے بھائی ہوے ہمکو انکی فرمان برداری کا حکم کیا ہی ہم انکے چھوٹے

حاشیہ حدیث مین نہ بڑے بھائی کا ذکر ہی اور نہ چھوٹے کا اور نہ انبیا کا اور اولیا کا فقط بھائی ہی اور بڑا اور چھوٹا بھائی تراشی ہوئی بات ہی پھر طریقہ ادب مذکور سے خارج ہی یا نہین عاقل خوب سمجھیگا۔

اقول معترض جو انبیا کا ذکر نہین ہی لکھا سو خلاف واقع ہی خود سرور انبیا کا ذکر ہی اور حدیث آنحضرتؐ کی ہی اور آنحضرتؐ اپنے کو بھائی فرماتے ہین چنانچہ اس حدیث کی شرح مین دوسرے شارحین کے سوائے شیخ عبد الحق دہلوی بھی لکھے ہین کہ یہہ بھائی کا لفظ آنحضرت اپنے ہی واسطے فرماتے ہین جب آنحضرت امت کے بھائی ہوے تو دوسرے انبیا اولیا کے بھائی ہونے مین کیا عجب ہی خود اللہ تعالے قرآن مجید مین انبیا کو امت کے بھائی فرما چکا وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا باوجود امت کفار ہونیکے پیغمبرون کو انکے بھائی کہا اور آنحضرت اس حدیث مین اصحاب کو فرماتے مین بھائی ہون دوسری حدیث مین پیچھے آنیوالی امت کو میرے بھائیان ہین سلام بولو فرماتے ہین بعضے اصحاب بھی آنحضرت کو بھائی پکارے یہہ بھائی بولنا جنسیت کی راہ کا ہی یعنے بنی آدم اور بشر سے ہونیکا ہی آنحضرت کی غرض اس حدیث مین یہہ تھی کہ مین بھی بنی آدم اور بشر سے ہون پیغمبر ہونے سے بشریت سے نہین نکل گیا الوہیت و خدائی مین داخل نہین ہوا تم جو مجھے سجدہ کرنے چاہتے ہو سجدہ غایت تذلل و بندگی ہی یہہ فقط خالق و معبود کا حق ہی سو مجھے کیون کرنے چاہتے ہو مین تو تمہارا بھائی ہون یعنے بنی آدم و بشر سے ہون میرا ادب و تعظیم بھائی کے ادب و تعظیم سا کرو یعنے بشر کی جسطرح تعظیم و ادب کرنا ہی ویسا کرو نہ خدا کا ادب جو سجدہ ہی حدیث یہہ ہی اکرموا اخاکم واعبدوا ربکم یعنے اکرام و بندگی کرو اپنے بھائی کی اور بندگی کرو اپنے رب کی اسپر مصنف علیہ الرحمۃ یہہ کہا کہ اولیا و انبیا امام امامزادے پیر و شہید

جنکو یہ عوام لوگ یعنے نام کے مسلمان خدا کی جاے مین مانتے ہین انکی نذر و نیاز کرتے حاجت مراد اُنسے مانگتے ہین انکی قبرون اور چلون کو سجدے کرتے ہین سو گویا انکو الوہیت مین داخل کرتے ہین وے بزرگان اللہ کے مقرب بندے ہین انسان ہین بندے عاجز ہین ہمارے بھائی ہین یعنے بنی آدم و بشر ہین سردار انبیا ایسا ہی فرما چکے انکے بنی آدم ہونے اور بندے ہونے مین کچھ شک نہین ہی لیکن وے مقرب بندے ہین اللہ نے انکو بڑائی دی ہی سو وے بڑے بھائی کے سریکے ہوے یعنے بشریت مین ہمارے بڑے درجے والے ہوے ہمکو انکی فرمان برداری کا حکم کیا ہی ہم انکے چھوٹے ہوے سو انکی بزرگی و تعظیم و ادب انسانون کا سا کرنا نہ خدا کا سا یہہ کیا خراب کہا جو اُسپر اعتراض ہوا اور آنحضرت کو بڑے بھائی بولا کرکے ناحق عوام مین شور و شغب کرنے اور انکو فریب دینے کا سبب ہوا اہل انصاف اسکو خوب سمجھینگے اور معترض کا مکر و فریب سمجھینگے اگر بزرگونکو بڑے بولنا معترض کو پسند نہو تو خالی بھائی ہی کہین اور اپنے شاگرد تابعدارون مین اشتہار دے دیوین کہ حدیث مین فقط بھائی کا لفظ ہی بڑا چھوٹا کرکے نہین ہم بھی آنحضرت کو اور دوسرے بزرگونکو فقط بھائی بولنا بڑے کرکے نا بولنا کیونکہ بڑے کا لفظ تقویۃ الایمان مین اپنی طرف سے تراشا ہی اگرچہ ادب کی راہ سے ہو پر ہمکو ضرور نہین کہ اوسکے مانند ہم بھی کہین کیونکہ وہ ہمارا دشمن ہی ہم اسکی تکفیر بھی کر چکے ہین اب اُسکی تقلید کیون کرین۔ مگر بناچاری بھائی بولنا ہی حدیث مین آیا کرکے شیخ عبد الحق لکھنے سے اور ہم بھی حاشیہ مین فقط بھائی کا لفظ ہی کرکے مقر ہو چکنے سے آیندہ محمدیو نے اسباب مین تکرار نکرو فقط بھائی بولا کرو بڑے کرکے نبولو۔

قولہ جلد ۲ - تقویۃ الایمان - صفحہ - ۵۹ - سطر - ۱۰ - اور جسکو چاہیگا وہ اپنے حکم سے اسکا شفیع بنا دیگا غرض جسطرح ہر حاجت اپنی اُسکو سونپا چاہیے اسیطرح یہہ حاجت بھی اسکے اختیار پر چھوڑ دیجیے جسکو وہ چاہے ہمارا شفیع کر دے۔

حاشیہ اہن تقریر کو بچون کی شفاعت کے باب مین لینا مصنف کے ارادے کے برخلاف ہی

کیونکہ ابتدا سے مسئلہ شفاعت میں خود مصنف کہا کہ اکثر لوگ انبیا اور اولیا کی شفاعت پر بہت بھول رہے ہین اور سوا اسکے جا بجا مسئلہ شفاعت تمام ہوے تک نبی ولی برتا جاتا ہی علاوہ یہہ کہ بچون کی شفاعت پر کوئی بھول رہا نہین ہی بلکہ اکثر مسلمان آنحضرت کی شفاعت کی امید قوی رکھتے ہین کہ خود فرماتے ہین مین بڑے بڑے گناہگارون کی شفاعت کرونگا پس مصنف اس امید کی بیخ کنی کی تمہید کیا ہی

اقول بچون کی ہی شفاعت ہی بڑون کی نہین یہہ کون کہے مگر شفعا کی فہرست مین بچے بھی داخل ہین جیسا احادیث و فقہ مین آیا ہی اور شیخ عبد الحق بھی آداب الصالحین مین یہہ لکھے ہین کہ فردا روز قیامت چون اطفال بہ بہشت برند دامن مادر و پدر خود بگیرند تا ایشان اول نروند ما قدم نہ نہیم فرمان شود کہ بگیرید دست مادر و پدر خود را و در آرید شانرا در بہشت انتہی اگر بچے شفیع نہوتے تو انکی جنازے کی نماز مین اللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا پڑہنا لغو ہوتا ۔ فہرست شافعون کی یہہ ہی سب سے پہلے بڑے شفیع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین بعدہ انبیا اولیا ملایکہ علما شہدا صلحا اطفال مومنین نماز روزہ قرآن مجید کعبۃ اللہ وغیرہ یے سب شفعا اللہ تعالی کے اذن و رضا سے گناہگارون کی شفاعت کرینگے یعنے اللہ تعالی کس کس گناہگار کو کہان سے اور کب چھوڑنے فرماویگا اور راضی ہوگا سو اسکے موافق شفاعت کرینگے بعضون کو موقف سے بعضونکو میزان کے پاس سے بعضون کو پلصراط کے نزدیک سے بعضونکو دوزخ مین گئے بعد شفاعت کر کر چھڑاوینگے اور اللہ تعالی جو مالک و مختار سب شفاعت قبول کریگا ہی اور قل للہ الشفاعۃ جمیعا کی آیت اسکے واسطے نص ہی سو بعضون کو تو شفاعت کی راہ سے چھوڑیگا بعضونکو بغیر شفاعت کے محض اپنے فضل و کرم سے بخش دیویگا ؎ ور در کے از شفیع بکشاید ٭ ارحم الراحمین بہ بخشاید ؎ گر بہ بخشد خدا بفضل و کرم ٭ یا شفیعی کند شفاعت ہم لیکن کن گناہگارون کو موقف سے نجات ہوگی اور کن کو میزان کے پاس سے اور کن کو پلصراط کے نزدیک سے

اور کن کو دوزخ مین گئے بعد اسکا علم کسی کو نہین سوائے خدا یتعالی کے اور شفعا بھی متعدد مین جیسا اوپر مذکور
ہوا اور منشفوع لہم بھی بکثرت تو اس مین زید کا شفیع کون ہو گا عمرو کا کون بکر کس کی شفاعت سے
چھٹیگا یہہ بھی کسیکو معلوم نہین خدا یتعالی کے علم مین ہی وہ قیامت کے دن کس کے حق مین کون شفاعت
کرنا ہی سو مقرر کریگا بعض شفیع احاد کی شفاعت کریگا بعض عشرات کی بعض مئات کی بعض الوف کی
چنانچہ آنحضرت فرماے ہین کہ ایک شخص میری امت کا بنی تمیم کے قبیلے سے زیادہ لوگ کی شفاعت کریگا
صحابہ پوچھے کیا آپکی شفاعت کے سوائے ہی فرماے ہان میری شفاعت کے سوائے ہی - اور بھی فرمائے
حضرت عثمان کی شفاعت سے ستر ہزار شخص جو لایق تعذیب ہین نجات پاوینگے غرض آنحضرت کے
سوائے بہت سے نیک کار شفاعت کرینگے اور ان نیک کارون کا مرتبہ ظاہر کرنے خدا یتعالی قیامت
کے دن ان سبکو شفاعت کے درجے پر مامور فرماویگا یے سب گناہگارون کی شفاعت کرینگے
چنانچہ اللہ تعالی محرومان شفاعت کے واسطے فرمایا فما تنفعهم شفاعة الشافعين
یعنے نفع ندیگی انکو شفاعت شفاعت کرنیوالونکی شافعین جمع کا صیغہ ہی نہ واحد کا اور آنحضرت
بتصریح فرما چکے کہ انبیا علما شہدا امت کے نیک کاران نیک اعمال وغیرہ سب شافع ہین پس شفعا
متعدد رہنے سے اور کس کس شفیع کو کن کن گنہگارونکی شفاعت کے واسطے خدا یتعالی مقرر کریگا
سوا اسکا علم کسیکو نہین رہنے سے سب مفسرین و اہل عقاید شفاعت شخصی کے باب مین بلا تعین ہی
لکھے ہین خواہ چھوٹی کتابون مین ہووے جیسا عقاید جامی و اساس الاسلام مین خواہ بڑی کتابون مین
اور مفسرین بھی ایسا ہی لکھے ہین جنکا ذکر آگے آویگا اس لئے صاحب تقویۃ الایمان بھی جو بڑا اصولی
و متکلم تھا اور علم تفسیر و حدیث مین نہایت تبحر رکھتا تھا حافظ قرآن و حدیث تھا تیس ہزار حدیث
جسکے نوک زبان پر تھے سو ایسا ہی لکھا کہ وہ جسکو چاہیگا ہمارا شفیع کردیگا کیونکہ فرادا فرادا شخص
کی شفاعت کے واسطے شافعون کو مقرر کرنا اور انکو شفاعت کرنیکا اذن دینا اسیکی اختیار مین ہی

بے اذن و بے رضا اسکے شفاعت تو نہو گی پس اُسی کے اختیار پر شفاعت کے مقدمے کو چھوڑنا ہی اور اسی سے ملتجی ہونا ہی۔ شفاعت کبری اور مقام محمود کا منصب جو آنحضرت کو قیامت کے دن عنایت کریگا وعدہ قرآن و حدیث مین ہوا ہی سو قیامت کے روز آنحضرت مقام محمود مین جاکر سجدہ کر کر بہت عاجزی سے خدا تعالی کی تعریف و ثنا کئے بعد اذن دیا جایگا بولکر شیخ عبد الحق اور دوسرے محدثین لکھے ہین۔ اور آنحضرت بھی امت کو تعلیم فرماتے ہین کہ ہر روز پنجوقتہ اذان مین موذن اذان دیا بعد مقام محمود کا اور شفاعت کبری کا مرتبہ آنحضرت کو حاصل ہونے خدا تعالی سے دعا مانگا کرین وہ دعا یہہ ہی اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوة القائمة ات محمدا الوسيلة والفضيلة وابعثه مقاما محمودا الذی وعدته پس شافعیونکو مقرر کرنا اور اذن دینا اور شفاعت قبول کرنا یہہ سب کام اللہ تعالی کا ہی جو مالک یوم الدین و مختار ہی اور قل لله الشفاعة جميعا کی آیت کے تحت مین بیضاوی نے لکھا ہی هو مالك الشفاعة كلها لا يستطيع احد الشفاعة الا باذنه فانه مالك الملك لا يملك احد ان يتكلم فی امره دون اذنه ورضا یعنے مقرر وہ اللہ تعالی مالک ہی سب قسم کی شفاعتونکا کسی کو قدرت نہین شفاعت پر سوائے حکم اللہ پاک کے کیونکہ وہی ہی مالک سب ملک کا اور کسیکو قدرت نہین کلام کرنے پر اسکے کاروبار مین بغیر حکم اور رضامندی اسکے اور تفسیر کبیر مین بھی ایسا ہی لکھا ہی یعنے سب قسم کی شفاعت اللہ ہی کو ہی اور تفسیر خازن والا اس آیت کے تحت مین لکھا سو عبارت اسکی یہہ ہی ای لا يشفع احد الا باذنه فكان الاشتغال بعبادته اولى لانه هو الشفيع فی الحقيقة وهو ياذن فی الشفاعة لمن يشاء من عباده یعنے کوئی شفاعت نکریگا سوائے حکم اللہ پاک کے پھر مشغول ہونا اسکی عبادت مین اولی ہی کیونکہ حقیقت مین وہی آپ شفاعت کرنیوالا ہی اور وہی حکم دیگا شفاعت کیواسطے جسکو چاہیگا اپنے بندگون سے۔ تفسیر خازن والا جسکو چاہے اپنے بندگون سے حکم شفاعت کا دیگا لکھا سو یا

تقویۃ الایمان جسکو چاہیگا ہمارا شفیع کردیگا لکھا سو اسکا معنی یہہ نہیں کہ آنحضرت کو یا انبیا اولیا ملایکہ کو شفاعت کا
حکم نہین ہوویگا اور کسیکو نہ دیگا معاذ اللہ بلکہ معنی یہہ ہین کہ زید کے واسطے کون سے شفیع کو اور عمرو کیلیے
کسکو مقرر کریگا سو معلوم نہین کیونکہ یہہ مقرر کرنا خدا تعالی کے اختیار مین ہی نہ زید و عمرو کے خواہش پر اسواسطے
یہہ شفاعت کا مقدمہ بھی خدا تعالی کے تفویض کرنا وہ اپنی غفوری و رحیمی سے ہے ان شفعا مین سے یعنی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو شفیع المذنبین ہین اور دوسرے انبیا اولیا ملایکہ علما صلحا اعمال خیر سے زید
و عمرو کا یا ہمارا تمھارا شفیع مقرر کردیگا ایسا لکھنے سے انکار شفاعت کا نکلتا ہی یا انکار آنحضرت کی
شفاعت کا یا انبیا اولیا کی شفاعت کا ہی سمجھنا جہل و نادانی ہی اور شفاعت کے مقدمے سے بالکل
اجنبیت بھلا تقویۃ الایمان والے سے تو عناد و تعصب ہی کیونکہ وہ بقشد و مانع الشرک ہی کیا تفسیر خازن
والے اور دوسرے مفسرون سے بھی عناد ہی جو انکا لکھا نہین مانتے۔ اینکے سواے تقویۃ الایمان والا
انبیا اولیا کو شفاعت کا درجہ نہین ملیگا اور کسیکو ملیگا یا کسیکو نہین ملیگا کرکے یہہ کب کہا ہی جو اسپر افترا
جھاتے اور ابلہ فریبی کرکے عوام کو دہوکا دیتے ہو وہ تو صراط المستقیم کے دیباچے مین آنحضرت کو صاحب
مقام محمود لکھا اور دوسرے انبیا اولیا کے واسطے لکھا کہ شفاعت انبیا و اولیا پر ظاہر است اور تقویۃ الایمان
مین لکھا کہ جس نبی ولی کی شفاعت کا ذکر قرآن و حدیث مین ہی سو وہ شفاعت بالاذن ہی پھر اب
تمھارا اعتراض اسپر کیا ہی بجز افترے و تہمت کے **فائدہ** اہل بدعت آنحضرت کو اذن دنیا ہی مین
ہوچکا قیامت کے دن اذن ہونا ضرور نہین سمجھتے ہین سو فقط سینہ زوری اور بے دلیل بات ہی
قرآن کے سب آیات جو شفاعت کے باب مین ہین سب اذن کے ساتھ مقید ہین کوئی مفسر و محدث و
فقیہہ ایسی بات نہین لکھا۔ ابن القیم نے زاد المعاد مین لکھا ہی من ظن ان له تعالی ولدا او
شریکا او ان احدا یشفع عندہ بدون اذنه فقد ظن به اقبح الظن اسو
مینے جسنے گمان کیا کہ اللہ تعالی کو فرزند ہی یا شریک یا گمان کیا اسبات کا کہ کوئی ایک شفاعت کریگا

اللہ کے پاس بغیر اذن اُسکے پس مقرر وہ شخص بڑی بدگمانی کیا اللہ پاک کے حق مین غرض اذن قیامت
کے روز ہونے پر سب متفق ہین مدراس طرف کے مولوی ارتضا علیخان صاحب بہی لکھے کہ مارا در شفاعت
بالاذن نزاعی نیست اور اسلمی صاحب سفینہ مین لکھے کہ آنحضرت ماذون ومجاز خواہد گردید جامی علیہ الرحمۃ
کے ابیات تو مشہور ہین س چو ہول روز رستاخیز خیزد ۞ بآتش آبروی ما بریزد ۞ کند با این ہمہ گمراہی
ترا اذن شفاعت خواہی ما ۞ باوجود یہہ بات متفق علیہ ہونیکے اہل بدعت نہین ماننے کا اور سنت وجماعت
کے خلاف عقیدہ رکھنے کا سبب یہہ ہی کہ انہون سمجھے ہین کہ یے بزرگان اور پیر شہید کہ جنکی ہم منت
ماننے ہر مہینے مین انکے فاتحہ کرتے نذر ونیاز چڑہاتے ہین سو ہمارے دین دنیا کے کام کو کفایت کرینگے
دنیا مین ہماری حاجت مراد بر لاوینگے اور عاقبت مین ہماری شفاعت کر کر بہشت مین لیجاوینگے یے بزرگان
خدا کے بڑے لاڈلے ہین جو وے کہین سو خدا سنتا ہی دیکھو حضرت پیر دستگیر اپنے ایک مرید کو نکیر منکیر گرز
لا کر ڈرانیکے وقت عصا لیکر قبر مین پہنچے اور نکیر ومنکیر کو مار پیٹ کر نکال دئے وے جاکر خدا سے فریاد
کرنے مین حکم ہوا کہ وہ میرا محبوب ہی اُسکے کام کومت جاؤ وہ کیا کیا تو بہی کر لینے دو۔ بزرگون کا خدا کے
پاس ایسا مدعا ہی ہم کیسا گناہ کرین تو بہی خدا کے غضب سے بچالیوینگے حشر کے روز وے ہمارے شفیع ہین
ہمکو کیا ہول حشر ہی جیسا ہمارا شاعر کہتا ہی س حشر کے دہشت سے مت غم کہا غلیم ۞ بخشنے کو حیدر کرار
ہی ۞ دوسرا شاعر کہا س مجہے کیا خوف محشر کا میرا والی محمد ہی ۞ نہایت ہون مین بے پروا میرا والی
محمد ہی ۞ غریق بحر عصیان ہون اسیر زلف خوبان ہون ۞ اگرچہ ہون بہت رسوا میرا والی محمد ہی ۞ اسطرح
خدا سے نڈر ہوکر واہی عقیدہ رکھنے والا وہ اذن غیر اذن سے کیا کام رکھتا ہی بلکہ وہ اذن کی اٹک
درمیان مین رہنے اور اسکا خدشہ وفکر دل پر رکھنے کب پسند کریگا بزرگون کا وسیلہ بڑا زبردست ہی
وے کیسا بہی چہڑا لینگے سمجہیگا **تنبیہ** شفاعت کے مستحق ہونیکے بہی چند کام ہین اور شفاعت سے
محروم ہونے کے بہی چند عمل مستحق شفاعت ہونے اول ایمان شرط ہی کافر ومشرک ومنافق کو شفاعت نہین

بعد ایمان کے خدایتعالی کے قہر و غضب سے ڈرتے رہنا ہی بے پروا ہو کر گناہ کرتے جانیوالے کو اور خدا کو
ناراض کرنیوالے کو شفاعت نہین کیونکہ شفاعت کا مالک و مختار وہی ہی جب اُسکو ناراض کرین تو پھر
شفاعت کہان امام محمد غزالی احیاء العلوم مین خود پسندی کے علاج مین لکھے ہین کہ آنحضرت کی شفاعت
کی امید رکھنے والے کو شرط یہہ ہی کہ پرہیزگاری کرے اور ڈرے اللہ تعالی کے غضب سے کیونکہ جب
کسی پر وہ غضب مین آویگا تو حکم نہ دیگا شفاعت کے واسطے اس لئے کہ گناہ دو قسم پر ہوا کرتا ہی ایک
اللہ تعالی کے غضب و قہر کو لازم کرتا ہی اور دور کرتا ہی اللہ تعالی کے رحمت خاص سے پس حکم نہ دیا جاویگا
ایسے گناہگار کی شفاعت کے واسطے انتہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کو فرماتے کہ اگر تو
میری شفاعت چاہتا ہی تو مجھے نیک عمل سے تائید کر اور فرماتے کہ کثرت درود موجب شفاعت ہی
میری زیارت موجب شفاعت ہی۔ اور میرے سنت و چال کی اتباع اور بدعت سے پرہیز کرنا
قوی تر موجب شفاعت کا ہی۔ تم ای خیالی شفاعت کے مدعیو موجبات شفاعت ترک کرکے تقوی
دور چھوڑ اتباع سنت سے منہہ موڑ شادی و ماتم مین تمام بدعات و رسوم ہنود و مشرکین کے
کہ جنکی تفصیل کو ایک بڑا دفتر چاہئے اختیار کر آنحضرت کے شفاعت کی امید کی جڑ کاٹ لئے ہو اور ناحق
تقویۃ الایمان کے مصنف پر تہمت کرتے ہو کہ وہ آنحضرت کی شفاعت کی امید کی جڑ کاٹنے کی تمہید کیا
وہ ہرگز نہین کیا بلکہ وہ موجب شفاعت یعنے شفاعت ہونیکی امید قوی ہمکو بتلاتا ہی کہ شفاعت کا
مالک و مختار اللہ تعالی ہی اسکو مضبوط پکڑو اس سے ڈرو اس سے غافل مت ہو شفاعت کا
اذن و حکم دینا شفاعت قبول کرنا اُسیکا کام ہی اُسکو راضی کرو شفاعت تمہارا مقدمہ بھی اسیکے سپرد
کرو وہ جسکو چاہیگا شفاعت مین سے کسی کو تمہارا شفیع کردیگا وہ تو اچھا راستہ بتلایا لیکن تم اپنی
کمبختی سے اُس راستے کو کہ جسپر سواد سنت و جماعت کے فقہاء و مفسرین ہین چھوڑ کر شرک و بدعت کے
کانٹون پھر اُنٹون مین پڑ خدا و رسول کو ناخوش کر شفاعت کی امید کی جڑ کاٹ لئے ہو پھر اب الزام

کس پہ مثل ہی کردہ خویش می آید پیش تمھارا کیا تمھارے آگے آتا ہی۔

قولہ جملہ۔ ۷۔ تقویۃ الایمان۔ صفحہ۔ ۵۵۔ سطر۔ ۱۵۔ اس شاہنشاہ عالیجاہ کی تو یہہ شان ہی کہ ایک آن مین حکم کن سے چاہے تو کروڑون نبی ولی اور جن و فرشتے جبرئیل اور محمد کے برابر پیدا کرڈالے

حاشیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عدم نظیر کی خبر قرآن وحدیث سے ثابت ہوتے پر وصف قدرت کی اس نمط سے بیان کرنا خلاف سنت وجماعت ہی لیکن معتزلہ کے نزدیک جایز عقیدہ حافظہ دیکھے تو معلوم ہوگا۔

اقول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عدم نظیر کی خبر قرآن وحدیث سے ثابت ہی کہا سو نہ قرآن سے ثابت ہی و نہ حدیث سے بلکہ نظیر ثابت ہی جیسا آیۂ کریمہ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل یعنے نہین ہی محمد مگر رسول البتہ گذرے ہین آگے اسکے رسولان اسیطرح عیسی علیہ السلام کی مثل ونظیر فرمایا ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل اگرچہ عیسی علیہ السلام اولوالعزم پیغمبرون مین ہین دوسرے بہت پیغمبرون سے افضل ہین اور آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام اولوالعزم کی فضیلت بھی رکھتے ہین اور ختمیت کی بھی سید المرسلین ہین مگر نفس نبوت مین وبشریت مین دوسرے پیغمبران مثل ونظیر ہین آنحضرت کے عالم وجود مین اور عالم امکان مین بھی آنحضرت کا مثل ونظیر ہی جیسا کریمہ اولیس الذی خلق السموت والارض بقادر علی ان یخلق مثلھم یعنے آیا نہین ہی وہ جو پیدا کیا آسمانون او زمینون کو باوجود انکے اجرام بہت بڑے ہونیکے قادر وتوانا اسپر کہ پیدا کرے مانند انہون کے جو چھوٹے جسم ہین یہہ آیت مردونکے زندہ ہونیکے باب مین جو کفار قریش اسکو بعید سمجھتے تھے سو انکے رد مین فرمایا کہ ایکبار پیدا کئے ہوئے مردونکو زندہ کرنا کیا بڑی بات ہی بلکہ قیامت کے دن محشور ہوونگے سو ان سب کی مثال ونظیر پیدا کرنے پر قادر ہون محشور ہونیوالونمین آنحضرت بھی ہین اس مثل ونظیر بھی آنحضرت کا تحت قدرت کے

اب یہان سمجھا چاہئے کہ اللہ تعالی آنحضرت کو خاتم النبین فرمایا یعنے نبوت آنحضرت پر ختم کردیا تو اب عقیدہ
یہہ ہی کہ حضرت کے بعد ہرگز کوئی نبی دنیا مین پیدا نہین ہوگا عالم خلق وایجاد مین نہین آویگا پس نظیر
حضرت کا عالم خلق وتکوین مین آنا محال ہوا لیکن تحت قدرت ہونا محال نہین کیونکہ قدرت ایک علیحدہ
صفت ہی تکوین علیحدہ اثر قدرت کا امکان صدور مقدورات ہی ذات قادر سے اور اثر تکوین کا
وقوع مکون ہی بالفعل اللہ تعالی کی مشیت آنحضرت پر نبوت ختم کرنیکی ہونے سے دوسرے نبی کا ہونا
اور خلق مین آنا محال ہوا ورنہ محال نہوتا جیسا اللہ تعالی فرمایا **ولو شئنا لبعثنا فی کل قریة**
نذیرا یعنے ہم چاہتے تو ہرایک قریہ مین ایک ڈرانیوالا یعنے رسول مبعوث کرتے لیکن نہین چاہے
تا اجر تیرا زیادہ ہووے اس محال کو محال بالغیر کہتے ہین محال کے دو قسم ہین ایک محال بالذات دوسرا
محال بالغیر محال بالذات وہ ہی کہ بغیر موانعات خارجیہ کے اپنی ذات سے محال رہے کوئی فرد اسکی تکوین
ووقوع مین نہ آوے جیسا شریک ومثل باری تعالی اور محال بالغیر وہ ہی کہ بالذات ممکن رہے صلاحیت
تکوین کی رکھے مگر بسبب موانعات خارجیہ کے تحت تکوین وخلق مین نہ آوے جیسا مثل ونظیر آنحضرت
کا کیونکہ مشیت ایزدی جو اسکی موانعات خارجیہ سے ہی اس لئے دوسرا نبی خلق وتکوین مین آنا محال ہوا
یعنی تحت تکوین نہین آسکتا لیکن تحت قدرت ہی ہر ممکن تحت قدرت رہنا ضرور **واللہ علی**
کل شیء قدیر یعنے اللہ تعالی سب ممکنات پر قادر ہی نظیر آنحضرت کا ممکن اسلئے کہ اس ممکن کی ایک
فرد وقوع مین آئی یعنے آنحضرت پھر ایک فرد ممکن ہونا دوسری ویسی ہی فرد محال ہونا یہہ غیر ممکن ہی

ثانی حکم المثلین واحد فیما یثبت ویسلب بالنظر الی نفس الماهیة
والا لزم عدم اشتراک الماهیة فلزم عدم المماثلة هذا خلف یعنے
تحقیق حکم دو مثل کا اس مین جو ثابت ہووے اور اسمین جو سلب ہووے ایک ہی ہی نظر کرتے طرف ماہیت
کے نہین تو ان دونون کی ماہیت مین شراکت وملاپ کا نہ رہنا لازم ہوگا پس مماثلت کا نہ رہنا لازم

ہوگا یہہ باطل ہی۔ جبکہ قادر مطلق ایکبار کوئی شئی بنایا تو ویسی ہی شئی دوسرے بار بنانا اسکو کیا مشکل ہی
مثلاً اس دنیا سریکی اور ایک دنیا بنانا چاند سریکا اور ایک چاند سورج سریکا اور ایک سورج زمین سریکی
اور ایک زمین آسمان سریکا اور آسمان انسان سریکے انسان جن سریکے جن ملک سریکے ملک آدم سریکے
آدم خاتم سریکے خاتم اگرچہ وہ اپنی حکمت و مصلحت سے ایکہی چاند ایکہی سورج ایکہی آدم ایکہی خاتم بنادے
لیکن دوسرے بھی بنانے کی قدرت ثابت ہی جب آنحضرتؐ کو ماہیت انسانی مین اس کمال کے ساتھہ
بنایا تو دوسرے افراد بنانا کیا مشکل و استبعاد ہی کیا ماہیت انسانی بنانا مشکل ہی یا ایسے کمال دینا
مشکل ہی اگر مشکل ہی تو پھر آنحضرت مین کیسا دیا۔ اگرچہ وہ اپنی حکمت سے آنحضرت کو خاتم النبیین بنایا
دوسرے ایسے افراد بنانے نہین چاہا کیا دوسرے افراد نہین بنانے سے بنانے کی قدرت ہی نہین
نہین ہی حضرت کے سریکے بنانا تحت قدرت مین نہین ہی ہونگے معاذ اللہ ایسا عقیدہ رکھنا کفر غلیظ
ہی اور انکار ہی علیٰ کل شیءٍ قدیر کا۔ اور تواند بسی چنین عالم ز بد می آفرید و کرد عدم اہلسنت
جماعت کے عقیدے کی بیت ہی چنین عالم مین عالم کے سب افراد جن و ملک بشر آدم و خاتم سب داخل
ہین۔ اب رہا یہہ کہ حضرت کا نظیر پیدا کرنا تو خدا تعالی کی مشیت مین نہین ہی پھر مشیت مین نہین سو بات
کا نہیکو بولنا اسکا پہلا سبب یہہ ہی کہ تم سریکے منکر قدرت پیدا ہوکر خدا تعالی کی سکت و قدرت کا
انکار کرنے سے اُس قادر علی الاطلاق کی قدرت ظاہر کرنا ضرور ہوا۔ دوسرا یہہ کہ خدا تعالی وحدہ
لاشریک ہی اُسکا مثل و شریک ممتنع بالذات ہی اور حضرت کا مثل و نظیر خاتمیت کی آیت کے نص سے
ممتنع بالغیر ہی سو تم یے دونون مین فرق نہین جاننے سے اور شریک باریتعالی کے سریکا ممتنع بالذات
سمجھنے سے تمھاری سمجھ کی اطلاع کے لئے اور لوگون مین حق بات شایع ہونے لکھنا پڑا تیسرا ممتنع
و محال بالغیر حقیقت مین ممکن ہی فقط خدا تعالی کی مشیت اُسکی موانعات سے ہی اگر مشیت دوسرے
طور کی ہوتی یا ہوئی تو اسکا خلاف ظہور پا سکتا ہی وہ تحت قدرت ہی ہونا اور خدا تعالی کی قدرت

اسپر ثابت کرنا لازم ہوا مثلاً بہشت و دوزخ دونون خدا تعالی پیدا کیا مومنون نیک کارونکو بہشت کیلئے
کافرون بدکارونکو دوزخ کے لئے بنایا ہون فرمایا مشیت ازلی اسیطرح کی ہی اسکا خلاف محال ہی
سو معلوم ہوا باوجود اسکے اگر مین چاہتا تو سب ایماندار ہو جاتے فرمایا اور عیسی علیہ السلام کو وجیہا

فی الدنیا والاخرۃ فرمایا اسکا خلاف محال ہا این ان اراد ان یہلك المسیح ابن مریم
اور آنحضرت کو خاتم النبیین فرمایا اسکا خلاف محال پھر ولو شئنا لبعثنا فی کل قریۃ نذیرا
فرمایا غرض ایسی بہت سے آیتین ہین جو مشیت کے سبب سے محال ہوئے ہین حقیقت مین ممکن تحت قدرت
ہین مشیت موانعات خارجیہ سے ہی ایسا ہی مشیت سب نیک کارون کو بہشت دینے کی تمام بدکارونکو
دوزخ مین ڈالنے کی ہوئی ہی وعدہ وعید بھی قرآن مجید مین اسیطرح سے ہوا ہی اسکا خلاف محال ہی
لیکن یہہ محال حقیقت مین ممکن تحت قدرت رہنے اور مشیت کے سبب محال ہونے سے امام فخر الدین رازی
لکھے ہین کہ سب نیک کارونکو دوزخ مین ڈالدیوے اور تمام بدکارونکو بہشت مین داخل کرے تو
جائز ہی کیونکہ ممکن ہی تحت قدرت ہی فقط مشیت کے سبب سے محال ہوا ہی اسکو محال بالغیر کہتے ہین نیز
بدستور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سریکے بنانے کی قدرت اللہ تعالی کو البتہ ہی اور تحت قدرت
ہی لیکن مشیت بنانے اور خلق کرنیکی نہونے سے محال ہوا ہی جو محال بالغیر ہی پس نظیر تحت قدرت
نہین ہی بولنا اللہ تعالی جلت قدرتہ کا عجز ثابت کرنا جیسا مولوی فضل حق وغیرہ لکھے ہین بہت
بُری بات ہی اور آنحضرت کی توصیف بھی اس مین نہین نکلتی مثلاً زید عمرو سے کہا کہ مین تیری عزت
کے واسطے تجھکو نہین مارونگا پس اگر زید باوجود قدرت رکھنے کے عمرو کو نہین مارا تو البتہ زید کے
قول نبھانے کی سچوتی اور عمرو کی عزت و حرمت دونون ثابت ہوتے ہین اگر زید مفلوج ہو جاکر
عمرو کو نہین مار سکا تو زید کے نہین مارنے کی کیا تعریف اور عمرو کے نہین مار کھانے کی کیا توصیف
یہہ بات کند ذہن لوگون کے ذہن مین بھی آسکتی ہی اہل علم اور اہل منطق کہلا کر اتنی بات کو

نہین سمجھا باوجود اُس قادر علی الاطلاق کی قدرت پر اتنے نصوص قرآن وحدیث مین رہتے ہوئے بہت عجب ہی یہہ خالی از غشاوہ نہین وہ چارسو برس کے آگے بھی اسکا بحث ہوکر نظیر تحت قدرت ہی سوا اسکے رسالے بزرگان لکھہ چکے ہین ایک عربی رسالہ حضرت مولوی شاہ رشید محی الدین صاحب مرحوم کے کتب خانے مین پہلواری مین موجود ہی۔ اور شاہ شرف الدین یحیی منیری بھی اپنے مکتوبات مین باب الحج کے بیچ آنحضرت کے سرکے سیکڑون پیدا کرنیکی اللہ تعالی کو قدرت ہی کرکے لکھے ہین اور وے مکتوبات چھاپہ بھی ہوے ہین چاہے تو دیکھہ لو۔ ہم دوسرے بزرگونکا حوالہ اسواسطے دیئے ہین تاکہ عوام لوگ معترض کا فریب معلوم کرلین کہ اگر یہہ بات بے ادبی کی ہوتی تو دوسرے بزرگان ایسا کاہیکو لکھتے بلکہ نظیر تحت قدرت نہین ہی بولنا اور خدا تعالی کی عدم قدرت ثابت کرنا یہہ بڑی بے ادبی ہی جو کفر کو پہنچاتی ہی نعوذ باللہ منہا۔

قولہ جملہ ۸ - تقویۃ الایمان - صفحہ - ۵۶ - سطر - ۵ - اور جو سب پہلے اور پچھلے آدمی اور جن جبرئیل اور پیغمبر ہی سے ہوجاوین تو اُس مالک الملک کی سلطنت مین اُسکے سبب کچھہ رونق بڑھہ نجاویگی اور جو سب لوگ ملکر شیطان اور دجال ہی سے ہوجاوین تو اسکی کچھہ رونق گھٹ نجاویگی

حاشیہ مقابلے پر نظر کرین تو صاف نکلتا ہی کہ جبرئیل اور پیغمبر شیطان و دجال ہوجانا اور شیطان و دجال جبرئیل و پیغمبر ہوجانا ممکن ہی اور اس دعوے پر حدیث کہ لاتے ہین اُسمین نہ جبرئیل و پیغمبر کا ذکر ہی و نہ شیطان و دجال کا پھر طریقہ ادب کہان باقی رہا۔

اقول محشی مفتری اپنی عادت کے موافق یہان بھی خبث باطنی بتلاتا ہی کہ مقابلے پر نظر مین کرین تو صاف نکلتا ہی کہ جبرئیل و پیغمبر شیطان و دجال ہوجانا اور شیطان و دجال جبرئیل و پیغمبر ہوجانا ممکن ہی کرکے۔ اولاً یہہ کہ جبرئیل و پیغمبر متقیون کے ممثل بہ ٹھہرے ہین اور شیطان و دجال شقیون کے ممثل بہ ممثل بہ ہمیشہ اپنے ممثل سے مستثنا اور جدا رہتا ہی یعنے سب پہلے اور پچھلے آدمی اور جن جبرئیل اور پیغمبر کے سرکے تر سے متقی [illegible] ہوجاوین پہلے تو آدمی و جن جو ممثل ہین جدے ہوے جبرئیل و پیغمبر جو ممثل بہ ہین

علیحدہ ٹھہرے پھر جبرئیل وپیغمبر شیطان ودجال ہوجانا کہان سے نکلتا اگر عموم وشمول کی راہ سے
آدمی وجن بولنے سے آنحضرت داخل ہوسکتے ہین تو جبرئیل نہ تو آدمی ہین وہ نہ جن پھر کیون داخل ہوسکینگے
غرض محشی حسد وعناد سے جو صاحب تقویۃ الایمان کے ساتھہ ہی عوام کی نظر مین اسکو بدنام کرنا اور برا ٹھہرانا
کرکے یہہ زور ومکر کرتا ہی لیکن اہل علم اور منصفون کے پاس اسکا مکر وزور نہین چلیگا - دوسرا یہہ کہ یہہ
حدیث قدسی ہی صحیحین مین آئی ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ ای بندو مقرر تمھارے پہلے اور پچھلے آدمی اور جن جو
تمھارے مین کے بڑے متقی کے دل کے سریکے ہوجاوین تو تمھارے ایسا ہونے سے میری سلطنت کی رونق
نہ بڑھہ جاویگی ای بندو مقرر تمھارے پہلے اور پچھلے آدمی اور جن تمھارے مین کے بڑے گنہگار کے
دل کے سریکے ہوجاوین تو میری سلطنت کی رونق نہ گھٹ جائیگی میری سلطنت قدیم ہی ذاتی ہی اسمین
کچھہ گھٹاؤ بڑھاؤ نہین آتا - اللہ تعالی کی صفت غنی عن العالمین ہی عالم کا حال ایسا اچھا ہو تو اسکو کیا پرواہ
ہی اور ویسا برا ہو تو کیا مضایقہ جیسا قرآن مجید مین اللہ تعالی موسی علیہ السلام کا ذکر کیا کہ انہون نے
بنی اسرائیل کو کہے کہ تم سب کے سب کافر ہوجاوین تو اللہ کا کیا نقصان اسی بدستور سب برے لوگ
اچھے ہوجاوین یا اچھے برے تو اللہ کو کیا پرواہ ہی - اور یہہ جو لکھا کہ اس حدیث مین نہ جبرئیل وپیغمبر کا
ذکر ہی ونہ شیطان ودجال کا - بھلا وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِي مین حضرت ابوبکر کا ذکر ونام
کہان ہی اور یوفون بالنذر مین حضرت علی کا نام کہان ہی پھر مفسرین وہان مراد حضرت صدیق
ہین اور یہان حضرت علی کا ہیکو لکھے غرض آیتون وحدیثون کے قراین سے کیا مراد ہی سو لکھنا مفسرین
ومحدثین کا کام ہی نہ ایسے ویسون کا اس حدیث مین سب سے زیادہ متقی سے مراد آنحضرت ہین بولکر
محدثین لکھے ہین کیونکہ آنحضرت خود فرماتے ہین انا اعلمکم باللہ واتقاکم یعنے تم سب سے
مین زیادہ جاننے والا ہون اللہ کو اور متقی ہون اسلئے آنحضرت کو امام المتقین کہتے ہین اس حدیث
کی شرح مین دوسرے محدثین کے سوائے محدث محمد حیات سندی علی اتقی قلب رجل واحد منکم

کی شرح مین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھے ہین دیکھو جیسا محدثین لکھے ہین ویسا ہی صاحب
تقویۃ الایمان ذکر کیا اُسپر اعتراض کرنا حقیقت مین محدثین وشارحین پر اعتراض ہی۔ اسکے سوائے سب سے
زیادہ متقی بولتے ہی بغیر شرح ہر ایک شخص کا ذہن متقیون کے سردارون طرف جیسے اولیا انبیا اور سب سے
بڑہکر خاتم النبیین کے طرف انتقال کریگا اسیطرح زیادہ شقی بولے تو اشقیا کے سردارون طرف جیسے
بوجہل بولہب نمرود فرعون شیطان دجال ہی کیجاویگا پس ان متقیون کے سردارون سے کسی ایک کو تعین کرنا
ہی اور ان اشقیا کے سردارون سے بھی کسیکو محدثین تقوی وورع مین پیغمبر اور جبرئیل کو زیادہ سمجھے شقاوت
مین شیطان ودجال کو اب تم کس کو سمجھتے ہو سو سمجھ لیو رہا اعتراض یہہ کہ سب اچھے لوگ بُرے
ہوجانا اور بُرے اچھے ہوجانا لازم آتا ہی تو یہہ اعتراض حدیث قدسی پر ہی کہ کیون ایسی حدیث بھیجا
اللہ تعالی پر اعتراض کرنیوالے کا حکم ظاہر ہی بعد اسکے پیغمبر پر اعتراض ہوا کہ کیون ایسی حدیث امت پر
تلاوت فرمائے بعد اسکو یاد رکھکر روایت پہنچائے سو اصحاب وتابعین پر بعد محدثین پر کہ کیون ایسی
حدیث جمع کئے بعد شراح پر کہ کیون ایسی شرح لکھے ان سبکو چھوڑ دیکر فقط تقویۃ الایمان والے کو
پکڑ لینا عقل وانصاف سے بعید ہی وہ تمھارا ایسا کیا کیا خیر خواہی سے تمھارا شرک چھڑانا چاہا تمکو
شرک ہی پسند ہو تو کرلیو اُسپر ناحق افترے کیون جاتے اور عوام کو دہوکا دیتے ہو۔

قولہ جلد ۹ تقویۃ الایمان۔ صفحہ ۵۸ - سطر ۱۴ - جو چور کا حمایتی بنکر اُسکی
سفارش کرتا تو آپ ہی وہ چور ہوجاتا۔

حاشیہ شفاعت کے بیان مین چور سے مراد گناہگار اور حمایتی سے مراد شفاعت کرنیوالا
سفارش سے مراد شفاعت صاف ہی پھر حمایتی چور ہوجاتا ہی کہنے سے کیا مطلب نکلتا ہی سو
عقلمند جان لیگا پھر طریقہ ادب کیسا باقی رہیگا۔

اقول محشی حمایتی سے مراد شفاعت کرنیوالا لکھا سو بڑا بہلاد اُڑ کیا ہی حقیقت یہہ ہی کہ شفاعت

سفارش کو کہتے ہین تو سفارش دو طور کی ہی اصل سفارش یہہ ہی کہ کسی کے واسطے کلمۃ الخیر کہنا مثلاً ایسا کہنا کہ یہہ شخص خطا و قصور کو اپنا پیشہ نہین ٹھہرایا ہی اتفاقاً یہہ خطا اُس سے سرزد ہوئی ہی اُسپر رحم کرنا معاف فرمانا - دوسرا طور یہہ ہی کہ اسکے بالکل طرفدار و حمایتی بن جاکر مقابلے کے طور سے کہنا کہ فقط یہی شخص قصور نہین کیا سیکڑون سے ایسا قصور ہوا ہی خواہ نخواہ اسکو معاف کرنا چھوڑ دینا ہی مین ہرگز اسکو سزا دینے نہین دیونگا تب معاف کرنیوالا جواب دیتا ہی ہان تم اسکے حمایتی بنکر آئے ہو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ تم بھی اِس کام مین شریک ہو مین اسکے حمایتی سمیت سزا دیونگا مصنف کی مراد حمایت سے یہی ہی جو چور کا حمایتی بنکر اسکی سفارش کرتا تو آپ ہی وہ چور ہو جاتا - اولیا انبیا کی شفاعت ہی سو پہلے طور کی سفارش ہی جو عاجزی کے ساتھہ کلمۃ الخیر گنہگارون کے حق مین کہنا نہ حمایتی بنکر خدایتعالی سے جھگڑنا چنانچہ خود مصنف کہتا ہی کہ پکارنے والے لوگ ایسے کیا ہین کہ وے بڑے بڑے لوگ انکے حمایتی بنکر اُسکے خلاف مرضی انکی طرف سے اُسکے حضور جھگڑنے بیٹھینگے بلکہ بات تو یہہ ہی کہ الحب للہ والبغض للہ انکی شان ہی جنکے حق مین اللہ تعالی کی مرضی یون ہی ٹھہرے کہ اُسکو دوزخ مین بھیجے تو وے اور چار دھکے دینے کو طیار ہین کیونکہ وے اُسکی مرضی کے تابع ہین اُسکے دوست کے دوست دشمن کے دشمن ہین اس لئے وہ کہتا ہی کہ نہ کسی کی حمایت پر بھروسا کیجئے اور اسکو اپنی حمایت کے واسطے پکارئے اور اسکو اپنا حمایتی سمجھکر اصل مالک کو بھول جائے اور اسکے احکام یعنے شرع کو بیقدر کر دیجئے اور اُس حمایتی ٹھہرائے ہوئے کے راہ و رسم کو مقدم سمجھئے یہہ بڑی قباحت کی بات ہی اور سارے نبی ولی اُس سے بیزار ہین وے ہرگز ایسے لوگون کے شفیع نہین بنتے بلکہ غصے ہوتے ہین اور اسلئے اسکے دشمن بن جاتے ہین کیونکہ انکی تو بزرگی یہی تھی کہ اللہ کی خاطر کو جورو بیٹے مرید شاگرد و نوکر غلام یار آشنا سبکی خاطر سے مقدم رکھتے تھے اور جو یہ لوگ اللہ کے خلاف ہوتے تو وے بھی اُسکے دشمن ہو جاتے وہان بھی اُسکے حمایتی نہین بنینگے پس مصنف شفاعت کا معنی کہا کیا ہی اور حمایت کا معنی کیا کیا سو اُس سے

عمداً چشم پوشی کر کر اور حمایت کی اصطلاح سے اور کس معنی مین اسکو استعمال کرتے ہین سو اس سے درگذر حمایت کی معنی کو شفاعت کا معنی ہی بنا کر ترا داؤ و فریب کیا غرض معترض کو مصنف سے کسقدر عناد و تعصب ہی سو عقلمند اور اہل انصاف خوب سمجھینگے ـ

قولہ جملہ ـ ۱۰ ـ تقویۃ الایمان ـ صفحہ ـ ۱۷ ـ سطر ـ ۸ مشکل کے وقت پکارنا اللہ ہی کا حق ہی

جملہ ـ ۱۱ تقویۃ الایمان ـ صفحہ ـ ۲۴ ـ سطر ـ ۹ ـ اور جن نے اللہ کا حق اسکے مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا حق لیکر ذلیل سے ذلیل کو دیدیا جیسے بادشاہ کا تاج ایک چمار کے سر پر رکھ دیجئے

حاشیہ حق سے مراد یا لاکے پکارنا جیسا یا رسول اللہ اور یا شیخ عبد القادر پھر بادشاہ سے کون مراد ہی اور چمار سے کون مقصود ہی اور تاج سے کیا ارادہ کیا ہی سو عاقل خود سمجھتا ہی ـ

اقول یہان معترض جعل کیا ہی یعنے چوبیسوین صفحے مین ان الشرک لظلم عظیم یعنے مقرر شرک بڑی بے انصافی ہی کرکے اس آیت کے تحت مین مصنف نے کہا بے انصافی یہی ہی کہ کسو کا حق اور کسیکو پکڑا دینا اور جن نے اللہ کا حق اُسکے مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا حق لیکر ذلیل سے ذلیل کو دیدیا جیسے بادشاہ کا تاج ایک چمار کے سر پر رکھ دیجئے اس سے بے انصافی اور کیا ہوگی انتہی سو اس فقرے کو ایکہتروین صفحے مین جہان مصنف نے لکھا ہی کہ مشکل کے وقت پکارنا بھی اللہ ہی کا حق ہی اور نفع و نقصان کی امید رکھنا اسی سے چاہئے سو وہان لاکر جمایا اور حاشیہ لکھا کہ حق سے مراد یا لاکے پکارنا جیسا یا رسول اللہ یا شیخ عبد القادر اور یہان چمار سے کون مقصود ہی دیکھو کیسے بتایا تا لوگ سمجھین کہ مصنف معاذ اللہ نبی ولی کو چمار بنایا ہی آپ بنا کر مصنف بتا کے مرتکب جعل کیا مصنف نے ... نہ کسی نبی کا ذکر کیا و نہ ولی کا نہ یا رسول اللہ کہا و نہ یا شیخ عبد القادر فقط وہ کہا کہ کسی بادشاہ کا تاج ایک چمار کے سر پر رکھکر اسکو بادشاہ بنانا اور بادشاہ کے سر پکا نانا کیسی بے انصافی ہی ایسے ہی خالق کا حق اسکے مخلوق کو دینا بڑی بے انصافی ہی کیونکہ اللہ تعالی شرک کو

تہری بے انصافی کیا یعنے اپنا حق مخلوق کو دینا ظلم عظیم ہی فرمایا مخلوق ایک عام لفظ ہی جو تمام دنیا پر
اور ہر وہ ہزار عالم پر صادق آتا ہی سو اسکو محشی معترض مقید بنی و ولی سے کیا اور بنی و ولی مین بھی لوگ
عرف و عادت مین جنکو اکثر پکارا کرتے ہین اور جن سے مدد و استعانت چاہتے ہین سو انکے نام لکھا
تا لوگ مصنف سے چڑ کر بد بولین اور گالیان دیوین یہہ کسطرح کی بد ذاتی و بے دیانتی کیا ہی عاقل و
منصف البتہ سمجھینگے - اب رہا یہہ مسئلہ کہ مشکل کے وقت دفع مشکل کے واسطے غایب ہین سو بزرگونکے
ارواح کو پکارنا اور اپنی حاجت مراد انسے چاہنا جایز ہی یا نہین سنئے اگر پکارنے والا یہہ اعتقاد رکھے
کہ بزرگونکی ارواح ہمیشہ حاضر و ناظر ہین میرے پکار کو دور و نزدیک سے بالذات سن لیتے ہین تو جایز
نہین یہہ عقیدہ مشرکونکا ہی جیسا کہ مفسرین و فقہا لکھ چکے بزازیہ والا لکھا من قال ان ارواح
المشائخ حاضرة تعلم یکفر اور تاتارخانیہ والا لکھا کفر الناکح لاعتقاد ان الرسول
والملئکة تعلم الغیب وتسمع النداء اسیطرح بزرگان دفع مشکل اور حاجت برآری
کی قدرت بالذات رکھتے ہین سمجھا تو بھی کافر ہوتا ہی اگلے فقہا کے سوا حال کے علما مین مولوی اسلمی صاحب
اور مولوی ارتضا علیخان صاحب بھی لکھے ہین اسلمی صاحب تبیغ کے ۳۔۳ صفحے مین لکھے ہین
ہر شخص اگرچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم باشند بر نفع و ضر نفس خود قدرت ندارند انتہی - ارتضا علیخان صاحب
لکھے ہین اگر کسی گوید یا رسول اللہ بیمار مرا شفا دہ یا دختر مرا فرزند نصیب کن یا افلاس مرا دور فرما
مطلقا روا نیست چہ جاے اولیا - اب جو لوگ بزرگون کو پکارتے اور ندا کرتے ہین سو سنے
قدرت رکھنے کے اعتقاد سے کرتے ہین انکا نذر و نیاز کرنا حاجت مراد مانگنا خود اسپر دلیل ہی
را چہ بیان پس یہہ شرک ہی اسکو سواے مشرک کے کون جایز کہیگا ہان بغیر اس اعتقاد کے یعنے
ناظر ہونے اور حاجت برآری کرنیکا اعتقاد نا رکھکر فقط محبت سے یا شعرا کے التفات
جو غایب کو حاضر کے طور پر خطاب کرتے ہین جیسا ملا جامی زلیخا مین لکھے

زمہجوری برآمد جان عالم ترحم یا نبی اللہ ترحم کو با تعبد اجیسا التحیات مین یا ایہا النبی پڑہتے
ہین یا قبرستان مین گئے سو وقت السلام علیکم یا اہل الدیار من المؤمنین کہتے
ہین سو یہہ بات جدی ہی اس مین جیسا شرع مین حکم آیا ہی ویسا پڑہتے ہین نہ یہہ کہ وے حاضر ہین اور
سنتے ہین اور حاجت برآری کی قدرت رکھتے ہین کر کے سمجھتے ہین - موحد کو چاہئے کہ ایسے
شرک کے اعتقاد سے احتراز کرین -

قولہ جملہ ۱۲ - تقویۃ الایمان - صفحہ - ۷۳ - سطر - ۱۳ - کسی کی قبر یا چلے یا کسی کے
تھان پر دور دور سے قصد کرنا اور سفر کے رنج و تکلیف اٹھا کر میلے کچیلے ہو وہان پہنچا بعد
چند سطرون کے سب شرک کی باتین ہین کہا -

حاشیہ کسی کی قبر کر کے بے قید بولنے سے انبیا اولیا کی زیارت کا انکار صاف نکلتا ہی -

اقول مصنف حج اور اوسکے مناسک بیان کر کر کہتا ہی کہ ایسے کام یعنے احرام باندہکر
میلے کچیلے ہو کر بیت اللہ کو پہنچنا طواف کرنا حجر اسود کو بوسہ دینا وغیرہ جو مناسک حج ہین
سو یہ سب اللہ صاحب کی تعظیم کے واسطے ہین سو ایسے کام کسی کی قبر یا چلے یا تھان کو کرنا
تو جیسا ہندوستان مین دستور ہی البتہ یہہ شرک کی بات ہی یہہ فقط خالق ہی سے کیا چاہئے کیونکہ
یہہ عبادت ہی اور عبادت غیر اللہ کی شرک ہی کہان عبادت اور کہان زیارت - اولیا انبیا
کی زیارت کو جا کر وہان بھی ایسے کام کرین تو البتہ منع ہی منور جنگ کے مطبع مین چھپی سو کتاب
مین بھی ایسا لکھا ہی تو بجا ہی پھر دیکھنا سو کیا - فقہا اور عبد الحق دہلوی بھی لکھ چکے ہین کہ طواف
کرنا سجدہ کرنا بوسہ دینا الخ وغیرہ اولیا انبیا کی قبرون کو بھی جایز نہین کہ یہہ عادت
یہود و نصاری کی ہی - مصنف نفس زیارت کا انکار کہان کیا بلکہ زیارت و عرس کے بہانے
سے قبرون اور چلون پر جا کر ایسے کام کرنا شرک کا کام ہی لکھا جب یہہ شرک ہو تو اسکے واسطے

قصد کر کر دور دور سے جانا جو وسیلہ ہی وہ بھی اُنہین داخل ہوا - اول تو انبیا کی قبرون کو جو روم و شام مین ہین یہان سے کوئی شخص زیارت کے قصد سے سفر کر کر جانیکی عادت نہین مگر شاذ و نادر کوئی ضرورت و تجارت کے لئے گیا تو زیارت بھی کر لیتا ہوگا ہان حاجیان جو حج کو جاتے ہین مدینہ منورہ قریب رہنے سے سردار انبیا کی زیارت کو جانا ضرور سمجھتے ہین خود مصنف بھی وہان گیا تھا پر وہان حج کے مناسک کوئی نہین کرتے نہ احرام باندھکر جاتے ہین و نہ طواف کرتے نہ قبر مکرم کو بوسہ دیتے و نہ نذر و نیاز چڑھاتے فقط زیارت کرتے اور درود و سلام بھیجتے ہین - حج کے مناسک سرکیکے کام فقط ہندوستان مین یعنے اجمیر مکھن پور گلبرگہ ناگور وغیرہ بہت سے قبرون پر یہان کے لوگ کیا کرتے ہین اور ان قبرون کو کعبے کے سرکا بھی سمجھتے چنانچہ انکا شاعر کہتا ہی ؎ نیست کعبہ در دکھن جز درگہ گیسو دراز ؛ بادشاہ دین و دنیا تا ابد بندہ نواز ؛ اور ایک شاعر ناگور والے حضرت کے باب مین کہتا ہی ؎ زایرون سے آستانے کے ترے ای قبلہ گاہ ؛ حاجیون کو ہمسری کرنیکا کب مقدور ہی ؛ بعض لوگ ان سفرون کو فرض جانکر کہتے ہین کہ ناگور کی زیارت کے سات سفر حج کے بدل ہین ایسے عقیدون کے ساتھ ان قبرون کے پاس شرک و بدعت کے کام اور منہیات شرعیہ نوبت باجے راگ و رقص روشنائی نذر و نیاز چڑھانا منت مراد مانگنا آستانہ بوسی سجدے طواف وغیرہ جو ہوا کرتے ہین سو انکے لکھنے کو ایک علیحدہ دفتر چاہیے مگر چند اشعار کسی دیندار شاعر کے جو اس بارے مین ہین لکھ دیتے ہین ؎

شرک و بدعت ہی جنکو پسند — ہین وے دجال وقت نامسعود

غم و شادی مین پیشوا انکے — ہین نصاری یہود گبر ہنود و — انکے بدروز بدرسوم تمام

شادی اور غم مین انکے ہین موجود — سید المرسلین کی سنت — انکے ہر کام کاج مین مفقود

کیا غضب ہی کہ پوجتے ہین قبور — صاف کرتے ہین وہان رکوع و سجود — مہمل اشعار جھوٹے قصے گائین

ہین انکو رسول کا مولود — کرتے گرما نذر رقص ہین اور دو پشم — نام کیا فاتحہ ہی اور درود

کیا ستم ہی کہ مقبرون کے بیچ
شرک و بدعت فجور ہی مقصود
نام اُسکا رکھین لیے وہابی
جھوٹے گذرا نین لا کے اسپہ شہود

گنجنین ناچ راگ رنگ سرود
جب ان افعال بد کا منکر ہو
یعنے ہی ہم طریق ابن سعود
جھوٹھ باندہ اُسپہ عالم اور جاہل

تا تو فاتحہ زیارت عرس
کوئی سنی عاقبت محمود
اور کہین ہی نبی کا یہہ دشمن
جانین سچ مچ ہی اس نادان کو سود

پس ہمنے اِن کامون کو فسق و فجور و شرک مین گنتا ہی دوسرے علما و فقہا بھی ایسا ہی لکھے ہین - مائۃ المسایل و اربعین اور مولوی اسلمی صاحب کی سفینۃ النجات جو حال کے کتب ہین دیکھنے سے معلوم ہوجاویگا مصنف کے کلام سے اولیا انبیا کی زیارت کا انکار نکلتا ہی لکھا سو صرف افترا ہی اور عوام کو مصنف سے ناحق بدگمان کرینگا فریب - معترض کو ان کامون کے کرنے کرانے کی مدت سے عادت ہوجاکر انکو چھوڑ نہین سکتا جب خود نہین چھوڑتا تو اورون سے کیا چھڑایگا علاوہ تقویۃ الایمان کو پڑہنا اور اُسپر عمل کرنا جایز نہین کر کے آگے لکھ چکا ہی اور شاگردون کو بھی ایسا ہی تعلیم کیا ہی - اب خدا کے فضل سے تقویۃ الایمان پڑہکر بہت عوام درست ہوگئے ہین اور ہوتے آتے ہین تو اُسکو یہہ ڈر پیدا ہوا کہ شاگرد اور اپنے فریب مین آئے ہوئے عوام مصنف کی بات حق ہی سمجھکر شرک و بدعت سے دست بردار ہوجاوین اس لئے فریب دیتا ہی کہ اس کتاب سے اولیا انبیا کی زیارت کا انکار نکلتا ہی بل بے تیرا فریب -

قولہ جملہ - ۱۳ - تقویۃ الایمان - صفحہ - ۴۷ - سطر - ۱۷ - پھر کوئی جانور مرغی ہو یا اونٹ کسی مخلوق کے نام کا کر دیجئے ولی کا یا نبی کا باپ کا یا دادا کا بھوت کا یا پری کا وہ سب حرام ہی اور ناپاک اور کرنیوالے پر شرک ثابت ہوتا ہی -

حاشیہ ایک جملے مین نبی ولی اور بھوت پری کو ملا دینا خالی بے ادبی سے نہین اور نبی کے نام کے جانور کا حکم علیحدہ اور بھوت کے نام کے جانور کا حکم علیحدہ جیسے دونون کو ملا دینا

بھی خلاف ہی طریقہ ادب کے -

اقول یہان معترض کے دو اعتراض ہین ایک تو ایک جملے مین نبی و ولی بھوت پری کو ملا دینا دوسرا نبی ولی کے نام پر چھوڑے سو جانور کا حکم علیحدہ بھوت و پری کے نام پر چھوڑتے سو جانور کا حکم علیحدہ پہلے اعتراض کا جواب تنبیہ الضالین تو قیۃ الایقان وغیرہ مین تفصیل دے چکے پھر عوام فریبی کے واسطے تازے اعتراض کے سر کیا لکھا ہی - اب ہم جواب باصواب دیتے ہین کہ نبی و ولی بھوت پری کو ایک جملے مین ملا کر بولنا جایز ہی بے ادبی نہین قرآن مجید مین خود خدا تعالی آدم و ابلیس کو اور موسی و فرعون کو ایک آیۃ مین ملا کر فرمایا ہی اسی بدستور اگر کوئی کہے آدم و ابلیس دو خدا کے مخلوق و بندے ہین تو حق ہی اور جایز ہی اگر کہے کہ موسی اور فرعون دونون بنی آدم مین تو سچ ہی اور بولنا جایز ہی ہان اگر کوئی مرتبے مین ایک ہین کہے تو ہرگز جایز نہین خواہ ایک جملے مین کہے یا دو جملے مین بلکہ ایسا بولنا کفر ہی کیونکہ آدم علیہ السلام پیغمبر ہین خدا کے خلیفے ہین مقبول بندے ہین ابلیس علیہ اللعنہ مردود لعنتی سرکش بندہ ہی موسی علیہ السلام پیغمبر جلیل القدر مومن ہین فرعون کافر و طاغی ہی یہان مصنف کا غرض یہہ ہی کہ جانور نذر تقرب کے طور سے چھوڑنا جو عبادت ہی سو اللہ ہی کے نام پر چھوڑنا ہی کسی مخلوق کے نام پر خواہ نبی و ولی ہووے یا بھوت و پری نہین چھوڑنا - مخلوق ہونے مین نبی و ولی بھی ہین بھوت و پری بھی ایسا ایک جملے مین ملا کر بولنا بہت بزرگان اور بڑے علما ایسا ملا کر بولے اور لکھے ہین چنانچہ سید محمد بن اسماعیل یمن کے بڑے عالم اپنی کتاب تطہیر الاعتقاد مین لکھے ہین - یعنے عبادت بدنی جیسا قیام اور رکوع اور سجدہ کرنا اور روزہ رکھنا اور طواف کرنا اور عبادت مالی جیسا مال مین سے کچھ نکالنا اللہ تعالی کے حکم کی فرمانبرداری کے واسطے یہ عبادتین مخصوص ہین اللہ ہی کو عبادت کی توحید مین تبھی پورا ہوتا ہی کہ نہو دے دعا مانگنا مگر سب اسی سے اور پکارنا سختیون مین اللہ ہی کو اور فریاد کرنا اللہ ہی سے اور ذبح کرنا اسی کے

تقرب کے واسطے اور سب طرح کی عبادت جیسا کھڑے رہنا ذلت سے اور رکوع اور سجود اور
طواف ہی سو ہووے اور کسیکو مگر اللہ ہی کو اور جو کوئی کیا ان کاموں کو کسی مخلوق کی تعظیم کیواسطے
خواہ وہ جیسا رہے یا موا فرشتہ ہو یا پیغمبر یا ولی یا جھاڑ یا قبر یا بھوت سوہ شرک کیا عبادت مین اگرچہ
اقرار رکھتا ہو اللہ کے ایک ہونے کا انتہی یہہ بزرگ پیغمبر ولی جھاڑ بھوت کو ایک لڑی مین ملاکر بہی لکھے
ہین اور خدا کی عبادت کے کامان رکوع سجود طواف دعا کرنا سختیون مین پکارنا جانور کو تقرب و تعظیم
کے واسطے ذبح کرنا بھی پیغمبر ولی کے واسطے کیا تو شرک ہی لکھے ہین۔ قاضی عیاض بھی اپنی کتاب شفا مین
یہہ لکھے ہین الذین اشرکوا بعبادة الاوثان والملئکة والشیاطین او
الشمس والنجوم فذلك کفر بالاجماع یعنے وے لوگ جو شرک کیا کرتے ہین تھانونکی
عبادت کرکے یا فرشتونکی یا شیطانون کی یا ستارون کی یہہ کفر ہی اجماع سے فرشتون کا احترام و
بزرگی نبیونکی احترام و بزرگی سی ہی با این قاضی عیاض نے شیطانونکے ساتھہ ایک لڑی مین ذکر
کیا اور دونون کے ساتھہ یعنے فرشتون اور شیطانون کے ساتھہ عبادت کے کامان کرنا اجماعی کفر
ہی کہا۔ امام زروق نے شرح مین عقیدہ امام غزالی کے لکھا تخرق العادت للملك والنبی
والرسول والولی والشیطان والساحر یعنے عادت خرق کی جاتی ہی فرشتہ کے واسطے
اور پیغمبر کے واسطے اور ولی کے واسطے اور شیطان کے واسطے اور جادوگر کے واسطے دیکہو پیغمبر ولی
شیطان جادوگر کو ایک لڑی مین ملاکر لکھا انتہی غرض ایسا ملاکر لکھنے مین کچھہ قباحت نہین ہی
ان بڑے بڑے اماموں اور عالمون کو معلوم ہی وے لکھتے بھی ہین جاہلون اور کم استعداد کم
پونجی والون کو کیا معلوم ہی وے ان کتابون کو کہان پڑہتے ہین کہان دیکھتے اگر اتفاقا دیکھین تو
بھی اپنے غرض کے واسطے اسکو داب رکھہ عوام کو بہکانے اور اپنے تابعدارونکی حمایت کرنے کہتے کہ
تقویة الایمان والا کیا بے ادب شخص ہی کہ نبی ولی کے ساتھہ بھوت و پری کو ملاکر لکھا وہ ایسا مودب

شخص تھا کہ ہندوستان کے بڑے بڑے علما اُس سے ادب سیکھے ہین۔
دوسرے اعتراض مین جو لکھا کہ نبی ولی کے نام پر چھوڑتے سو جانور کا حکم علیحدہ ہی اور بھوت وپری کے
نام پر چھوڑتے سو جانور کا علیحدہ کیا علیحدہ ہی سو معلوم تھا تو کیون نہین لکھا۔ تقرب و تعظیم کے
واسطے چھوڑتے اور نذر کرتے سو جانور کا حکم فقہا کے پاس علیحدہ نہین ایکہی حکم ہی خواہ نبی و ولی کے
نام پر چھوڑین یا بھوت وپری کے یمن کے عالم تطہیر الاعتقاد مین لکھے سو تو معلوم ہو گیا اب تفسیر
نیشاپوری مین ہی سو سنو قال العلماء لو ان مسلما ذبح ذبیحته وقصد
یذبحها التقرب الی غیر اللہ صار امرتا و ذبیحته ذبیحة مرتد یعنے
عالمان بولے ہین کہ مسلمان جو ذبح کیا ایک جانور کو غیر اللہ کی خوشنودی اور تقرب کے ارادے سے
تو وہ ذبح کرنیوالا مرتد ہوا اور مذبوح اوسکا مذبوح ہی مرتد کا۔ اور حضرت شاہ عبد العزیز قدس سرہ
تفسیر مین فرماتے ہین کہ غیر اللہ کے تقرب کے واسطے چھوڑتے ہین سو جانور حرام ہی خواہ آن بت
باشد یا روح خبیث کہ بطریق بھوگ بنام او بدہند یا جنے مسلط بر خانہ یا سرا کہ بدون دادن
جانور از ایذای سکنہ آنجا دست بردار نشود یا توپ را روان کردن ندہد و خواہ پیری را یا پیغمبری را
باین وضع جانوری زندہ مقرر کردہ دہند کہ این ہمہ حرام است انتہی۔ اس بات کو اگلے سب فقہا
لکھے سو نا ہو کر حال کے مدراسی علما مولوی ارتضا علیخان وغیرہ اکٹھے ہو کر ایک فتوی لکھ اسپر
سب مہرین کئے ہین سو عبارت اسکی یہہ ہی اگر کسی گوید این طعام نذر فلان میت است آن طعام
حرام است و خوردن آن کسی را روانی و اگر شاتی یا ماکیانی بنام بزرگی معین کنند بعد ازان اگرچہ
بتسمیہ ذبح کنند حرام است خوردن آن انتہی پس ان سب فقہا اور علما کے پاس تو ولی نبی کے نام پر
چھوڑتے سو جانور حرام ٹھہرا اب تم کسی حیلے حوالے سے اسکو حلال جانکر اسکا حکم علیحدہ ہی بولکر جھٹ
کر بابا ودیا تو جیہ کر نیوسو شیخ جی مولوی کہاتے ہین تو کاٹ باوا کا مرغ کھاتے ہین کہ

ہان تم یہہ حیلہ کروگے کہ اگر کوئی شخص اس نیت سے کسی بزرگ کے نام پر جانور نہین چھوڑتا اگر کسی پیر ولی
یا باپ دادا کی طرف سے تصدق عن المیت کے طور پر غربا کو کھلانے ایک بکرا یا مرغا لیکر پالنے چھوڑتا ہی
اِس ارادے سے کہ وہ موٹا تازہ ہوا تو اسکو ذبح کرکر غربا کو کھلاونگا تاکہ اسکا ثواب انکے ارواح کو
پہنچے کیا یہہ جایز نہین ہی - ہان اس ارادے سے اگر کوئی جانور چھوڑا دوسرا کوئی موٹا تازہ بکرا مرغا
دیوے تو بدلی کرنے مضایقہ نہین سمجھا تو البتہ وہ جانور حلال ہی لیکن کلام عرف وعادت مین ہی یہانکے
لوگ جانور اس نیت وارادے سے نہین چھوڑتے بلکہ اُن جانورون کو اُن بزرگون کی نذرونیاز
کرتے ہین اور سمجھتے کہ وے بزرگ اُس سے بہت خوش ہوتے ہین اور انکی روح کا تصرف اس جانور
مین ہوجاتا ہی اور وہ جانور متبرک بن جاتا ہی اس جانور کا ادب کرنا اسکو کسیطرح ایذا نہین دینا
اس جانور کو سواے اُس بزرگ کی نیاز کے دوسرے کام مین نہین لگانا اسکو بدلی نہین کرنا اگر کوئی
چوری چھپی سے اس جانور کو پکڑ کھایا تو وہ آفت مین اور اس بزرگ کی پھٹکار مین پڑیگا چنانچہ اتفاقاً
اگر وہ جانور کہین گم گیا تو پکارتے پھرتے دیکھو کات باوا صاحب کے نام کا مرغ ہی کوئی کھایا تو اُسکے
پیٹ مین درد اُٹھیگا وہ آفت مین گرفتار ہوگا اسطرح کا عرف ورواج ہی سوا اسکو چھوڑکر ایک
بناوٹ کی بات کرنا کیا فایدہ تمہارا یہہ مکر حکم خیر الماکرین کے روبرو نہین چلیگا - ہان اب بھی ایسے
شرک کی نذرونیاز سے اور بکرے مرغے تقرب کے طور پر بزرگون کے نام پر چھوڑنے چھڑانے سے
باز اگر موحد بن جاوین تو اچھا ہی کیا بکرے مرغے پالنے ذبح کرنے کھانے کھلانے بغیر این نیتون نذرون کے
منع ہی ہرگز نہین فافہم -

قولہ جملہ - ۱۴۴ - تقویۃ الایمان - صفحہ - ۱۱۷ - سطر - ۷ - جب مین بھی مرکر مٹی مین ملنے
والا ہون تو کب سجدے کے لایق ہون -

حاشیہ [illegible] بیشک کہ ان دعوے پر سند لاتے ہین اس مین یہہ بات نہین بلکہ [illegible]

ظاہر عبارت نبی کے انکار حیات پر دلالت کرتی ہی -
اقول مشکوۃ مین ابوداود کی حدیث ہی مضمون یہہ کہ ایک صحابی قیس بن سعد نام آنحضرت سے عرض کئے کہ لوگ اپنے زمیندار کو سجدہ کرتے ہین کیا آپکو ہم سجدہ نکرین فرماے جب تو میری قبر پر گذریگا تو کیا اسکو سجدہ کریگا قیس عرض کئے نہین تو حضرت فرماے مجھکو سجدہ مت کرو مصنف تقویۃ الایمان یہہ کہتا ہی کہ اس سے حضرت کا غرض یہہ تھا کہ مین بھی مرکر مٹی مین ملنے والا ہون یعنے مدفون ہونیوالا ہون اور میری قبر ہونیوالی ہی سو سجدے کے کب لایق ہون سجدے کے لایق وہ ذات پاک ہی جو کبھی نہ مرے نہ کبھی یعنے ایسا مرنیوالا اور اس دنیا سے گذرنیوالا اتنا بڑا تغیر و زوال پانیوالا شخص سجدے کے کب سزاوار ہوتا ہی سجدے کے سزاوار وہی ذات ہی کہ جسکو کبھی موت تغیر و زوال نہو ہمیشہ ایک حال پر رہے سو وہ فقط اللہ ہی اور وہی سجدے کے سزاوار ہی اور کوئی نہین یہان معترض کا طرفہ اعتراض ہی کہ یہہ عبارت نبی کے انکار حیات پر دلالت کرتی ہی - البتہ اس دنیاوی حیات کا انکار ہی لازم ہی ورنہ اس حدیث کا اور نص قرآن کا جو انک میت ہی صاف انکار لازم آتا ہی اور یہہ بدیہی بات ہی کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس حیات مستعار سے زندہ رہتے تو خلفاء راشدین انکے قایم مقام کاہیکو ہوتے اور خود آنحضرت کا پوچھنا کیا تو میری قبر کو سجدہ کریگا صاف تھا کہ مین اس دنیا کی حیات وزندگی سے گذرنیوالا ہون اور میری قبر ہونیوالی ہی - یہان حیات برزخ اور حیات آخرت کا کچھ ذکر مذکور نہین ہی ہم تشویش تو سے حیات برزخ شہید کے واسطے نص قرآن سے جب ثابت ہو تو انبیا کا درجہ انسے کہین بڑا ہی انکے واسطے کیون نہ ثابت ہو مگر دنیاوی حیات کا عالم اور احکام کچھ اور ہین اور برزخ کے حیات کا اور احکام کچھ اور حیات برزخ کے باب مین آنحضرت یہہ فرماے ہین کہ اگر کوئی زائر میری زیارت واسطے قبر مکرم کے پاس آوے اور مجھ پر درود و سلام بھیجے تو اللہ تعالی میری روح کو عود کرتا ہی مین اسکا درود و سلام سنتا ہون اور جواب دیتا ہون اگر دور سے کوئی درود و سلام بھیجے تو

ملایکہ مجھے پہنچاتے ہین قبر کے پاس مخصوص ہی سو بات کو شرک شعار عام کرلے ہین اللہ تعالی جیسا سب جگہہ
موجود حاضر و ناظر ہی اور سب احوال جانتا دیکھتا سنتا ہی ویسا ہی آنحضرت بھی حیات النبی ہین سب جگہہ
موجود حاضر ناظر سب حال جانتے دیکھتے سنتے ہین کرکے اعتقاد رکھتے ہین دور دراز سے آنحضرت کو
پکارتے ندا کرتے منت مراد مانگتے ہین سب علما و فقہا اس عقیدے کو شرک و کفر کا عقیدہ ہی کرکے لکھے
ہین جیسا دوسرے جملے کے جواب مین ملا سعد الدین تفتازانی ملا علی قاری بحر الرایق والے ابن نجیم بزازیہ
اور تاتارخانیہ والے اور حضرت شاہ عبد العزیز صاحب اور مولوی اسمٰعیل صاحب کے اقوال بیان کئے گئے
قرآن و حدیث و فقہ مین منع ہی سو بات کو بے لوگ اور اور بزرگون کے ارواح کو ہمیشہ موجود حاضر ناظر
سمجھے مشکل کے وقت انکو پکارتے دعا التجا انسے کرتے منت مراد مانگتے ہین پھر سمجھتے ہین کہ ایسے کامون سے
اپنے ایمان مین کچھ خلل نہین آتا بلکہ بزرگان ان کامون سے خوش ہوتے ہین سمجھکر انکی نذر و نیاز کی دیگین
کرکاتی ہین سب مولوی مشایخ ملکر اسکو تبرک جانکر کھاتے ہین معترض تو انکا رئیس و پیشوا ہی انکو ایسے
ہی تعلیم کر رکھا ہی کہ آنحضرت حیات النبی ہین زندہ ہین - سب جگہہ موجود حاضر ناظر ہین اب تقویۃ الایمان
والا حضرت کے وفات پانے قبر مکرم مین جانیکا حال اس حدیث سے لکھا ہی تو اپنے لوگون کو یہہ مظنہ
ہوجاوے کہ آنحضرت وفات پاتے ہین قبر مکرم مین تشریف فرماے ہین تو شاید زندہ بھی اسی جگہہ
ہونگے سب جگہہ موجود رہکر حاضر و ناظر کیسا رہینگے یہہ تو خدا تعالی کی شان ہی پس اس مظنے کے
رفع کے واسطے اعتراض کرتا ہی کہ جملہ مذکور کی ظاہر عبارت ہی کے انکار حیات پر دلالت کرتی ہی

قولہ سوال یعنے نئے محمدیان کہتے ہین کہ اللہ تعالی کی توحید و شان کے بیان مین نبی ولی کو کچھ بھی
کہین تو کچھ نقصان نہین -

جواب قرآن و حدیث مین توحید الہی کا بیان کچھ کم نہین جو اپنی طرف سے یہہ وہمی قاعدہ تراشنے
کی حاجت ہوتی سو ہان اگر ایسا قرآن و حدیث مین آیا ہوتا کہ اللہ کی توحید کے بیان مین نبی ولی کو

دہریہ وچمار سے بھی ذلیل جانو اور بولو اور لکھو تو ہم بھی اسباب کے محکوم ہوتے پھر ہمکو سزاوار نہین کہ ایسی
زبان درازی کرین اگرچہ کہنے والے کا قصد انبیا اولیا کی حقارت کا نہو لیکن عبارت سے تو صاف
اہانت وحقارت نکلتی ہی پس اہل علم کو یہہ لایق نہین کہ مذکورہ بلاؤن کو ثابت کرنے ایسے قاعدے تراشنا
بلکہ چاہئے کہ ایسے جملے کتاب تقویۃ الایمان سے نکال کے رواج دین تو وہ کتاب متفق علیہ ہوجائیگی
اور شک وشبہ مین نہ ڈالیگی۔

اقول یہان معترض نے محمدیون سے کنایہ اہل توحید کا کیا ہی اور آپکو پرانے محمدیون مین گنتا ہی اب
اسکی توجیہ دو طرح کی ہی ایک یہہ کہ بعض محمدی کلمہ دین اسلام کا پڑھتے ہین اور کچھہ عقیدہ عمل بھی رکھتے
ہین اُسکے ساتھہ پرانے عقیدے وعمل بھی یہود ونصاری وگبر ومشرکین عرب کے ملا لیتے ہین سو یے
پرانے محمدیان ہین اور جو فقط دین اسلام کا ہی عقیدہ وعمل رکھتے ہین اور پرانے عقیدے وعمل نہین ملا لیتے
سو یے نئے محمدیان ہین تو اس معنی سے موحدین نئے محمدیان ہو سکتے ہین اور مبتدعین پرانے دوسرا
یہہ کہ شادیون مین سہرا کنگنہ باندہتے ہلدی مہندی ساچق بری وغیرہ رسوم کے ساتھہ شادی کرتے
اور موت فوت مین تیجا دسوان بیسوان چالیسوان چھہ ماہی برسی کرتے اور بزرگون کے عرس میلے نذر
ونیاز ناچ راگ رنگ کرتے سو پرانے محمدی ہین اور یے کام نہین کرتے اور منع کرتے سو نئے
محمدی ہین تو اس معنے سے موحدین کو نئے محمدیان کہنا صادق نہین آتا کیونکہ جبسے دین محمدی نکلا ہی
تب سے ان کامون کا رواج سلف وخلف مین نہین ہوا اور کوئی فقیہ بھی باب النکاح مین یے
رسوم اور باب المیت مین وے رسوم عمل مین لانے نہین لکھا فقط ہندوستان مین ہنودونکی
مصاحبت سے اور رات دن ان کامونکو دیکھنے سے انہین حظ نفس دل لگی گمت زیادہ پاکر مسلمان
پہونچے ہوئے خصوص اہل دول اُسکی بنا ڈالے رفتہ رفتہ عام وخاص مین مروج ہوگیا علما ومشایخ
بادشاہون اور امیرونکی نوکری مین رہنے یا آمد ورفت رکھنے سے اور انکے ساتھہ کھانے پینے مین

شریک رہنے سے مداہن بنگئے انکے گھرونمین بھی یہ رسوم وعادات رواج پائے اقل قلیل محمدی ہندوستان مین ہونگے جو ان رسوم کے پابند نہین ہوے چند عرصے سے دیندار علما خصوص امام الوقت حضرت سید احمد صاحب کے خلفا ہندوستان مین جابجا پھر کر وعظ فرمانے اور ان رسوم وعادات کو اٹھانے کی سعی کرنے سے بفضلہ تعالی شانہ بہت لوگ ان واہیات سے دست بردار ہوے اور ہوتے جاتے ہین پس ان واہی رسوم وعادات کے مانعین کو نئے محمدیان بولنا اور مجوزین کو پرانے کہنا ہرگز ہو نہین سکتا بلکہ مانعین جو موحد ہین پرانے اور مجوزین جو پیر و مشرکین ہین سو نئے ہین معترض کا کہنا یہ بالعکس ہوا ہی -

اور یہہ جو لکھا کہ اللہ تعالی کی توحید وشان کے بیان مین نبی ولی کو کچھ بھی کہین تو کچھ نقصان نہین یہہ فقط شرارت ومفسدی سے لکھا ہی کیا نبی کو نبی ولی کو ولی نہ کہینگے وے تو افضل خلایق وکائنات ہین اللہ تعالی کے برگزیدہ ومقبول ہین مگر بات یہہ ہی کہ اللہ تعالی کی توحید مین اسکی شان وصفت ہر عبادت مین گو نبی ولی بھی ہوے داخل وشریک نہین کرنا مثلا رکوع وسجود خدا ہی کو کرنا نبی ولی کو نہین کرنا منت ونذر خدا ہی سے کرنا نبی ولی سے نہین کرنا ضار ونافع خدا ہی کو جاننا نبی ولی کو نہین جاننا . قادر وعلیم خدا ہی کو سمجھنا نبی ولی کو نہین سمجھنا حاضر وناظر خدا ہی کو جاننا نبی ولی کو نہین جاننا آفت ومصیبت مین دعا التجا خدا ہی سے کرنا نبی ولی سے نہین غرض یہ سب کام خالق ومعبود ہی سے کرینگے ہین نہ مخلوق وعابد سے نبی ولی بھی بندے ہین مخلوق ہین عاجز ہین خدا کے روبرو چون وچرا نہین کر سکتے خدا سے ہمیشہ ڈرتے رہتے ہین وہ بڑا زبردست بڑی قدرت والا ہی وہ چاہا تو ایک آن مین یہہ سب عالم کو فنا کر دے سکتا ہی دوسرے عالم دوسرے ایسے ہی مخلوق پیدا کر سکتا ہی جیسا عقیدے کی بیت ہی ؎ او تواند لبی چنین عالم ز بدمی آفرید وکرد عدم ز ایسی باتون پر اعتراض کرنا گویا اسکی توحید کو نہین ماننا ہی اور شرک مین مبتلا ہونا -

اور وہ جو لکھا کہ قرآن وحدیث مین توحید آلہی کا بیان کچھ کم نہین سچ ہی کم نہین لیکن تمھارے

نصیب ہین قرآن وحدیث پڑہنا اور سمجھنا کہان ہی اگر تم قرآن وحدیث پڑہتے سمجھتے تو یہہ شرک وبدعت کی بلا مین گرفتار کاہیکو ہوتے اور خدا کے سواے دوسرونکو عالم الغیب حاضر وناظر قادر وعلیم ضار ونافع کاہیکو جانتے جیسا مولوی خرم علی صاحب لکھے ہین ؎ اگر قرآن کو سچ جانتے ہو ؛ تو پھر کیون منتین تم مانتے ہو ؛ وہ کیا ہی جو نہین ہوتا خدا سے ؛ جسے تم مانگتے ہو اولیا سے ؛ اور مولوی تمنا اپنی مثنوی مین لکھتے ہین ؎ مگر قرآن تو پڑہتا نہین ہی ؛ سمجھتا مدعا اسکا نہین ہی ؛ خدا کو کیون نہین کافی سمجھتا ؛ کہ بندون پاس پھرتا ہی بھٹکتا ؛ خدا وہ ہی جو چاہے ایک کن سے ؛ بنا دے لاکھہ عالم ایسے ایسے ؛ جو خود محتاج ہو اپنی بقا مین ؛ تصرف کیا کریگا اور جا مین ؛ قرآن وحدیث مفسرین ومحدثین جانتے ہین اسکی تفسیر وشرح اور اُن سے اچھے سو فایدے بھی لکھتے ہین تو تم ان فایدون کو وہمی قاعدے سمجھتے ہو جب تمکو عقل سلیم نہین اور قوت واہمہ تمھاری طبیعت مین اسقدر غالب ہی کہ فایدون کو وہمی قاعدے سمجھتے ہو تو پھر قرآن وحدیث کیا سمجھوگے قرآن مین خدا تعالی دون اللہ کی عبادت نہین کرنا اور انکو نہین پکارنا اور ایسا پکارنے والے بڑے گمراہ ہین مشرک ہین فرمایا تو تم دون اللہ کا معنی فقط بت ہی جن و ملک انسان نبی و ولی نہین ہی سمجھتے ہو تمھاری سمجھہ کا تو یہہ حال ہی پھر قرآن وحدیث سے کیا مطلب نکالوگے اور کیا سمجھوگے ۔

وہ جو لکھا کہ اگر ایسا قرآن وحدیث مین آیا ہوتا کہ اللہ کی توحید کے بیان مین نبی و ولی کو دہیر اور چمار سے بھی ذلیل جانو اور بولو اور لکھو تو ہم اسبات کے محکوم ہوتے ۔ معترض نبی و ولی کا نام اور دہیر وچمار کا اپنے طرف سے لکھکر مصنف کے سر پکا جعل کیا ہی اور کہتا ہی کہ قرآن وحدیث مین ایسا آیا ہوتا تو ہم بھی محکوم ہوتے بغیر قرآن وحدیث مین آنے اور مصنف لکھنے کے ایسا لکھا اور جعل کیا اگر قرآن وحدیث مین آیا ہوتا تو کیا کچھہ نہین لکھتا اب مصنف لکھا سو دیکھئے کہ بادشاہ کے شان کی نسبت چمار جتنا ذلیل ہی خدا کے شان کی نسبت مخلوق زیادہ ذلیل ہی چمار کی نسبت بادشاہ سے ہوی مخلوق

کی خدا سے مصنف نبی ولی کا نام اور دہیتر و چمار کا کہاں لکھا مخلوق ایک عام لفظ احاطہ کلی رکھنے والا
لکھا ایسا لکھنے مین کچھہ قباحت نہین بڑے بڑے بزرگان حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی نظام الدین
اولیا ایسا لکھے ہین یعنے مخلوق کو اونٹ کی مینگنی سے ذلیل جانلے تک توحید اور ایمان کامل نہین ہوتا
یہہ بزرگان بھی مخلوق کا لفظ لکھنے سے مخلوق کا معنی نبی ولی ہی انکو اونٹ کی مینگنی سے ذلیل جانو کر
لکھے ہین کر کے اپنے طرف سے نبی ولی کا نام لکھہ ان بزرگون کو بھی بدنام کریگا اور خدا یتعالی قرآن مین
انسان کو ذلیل و محقر پانی سے پیدا کیا ہون فرمایا ہی نوع انسان مین نبی ولی بھی داخل ہین پس اللہ تعالی
نبی ولی کو ایسا بولا کرکے بکتا پھریگا معترض کا داؤد یکھنے کا ہی کہ مصنف کو ناحق بدنام کرنے اور عوام
کو فریب دینے کیا کیا جعل اور افترے کرتا ہی۔

اور وہ جو لکھا کہ تقویۃ الایمان مین چند جملے ہین انکو نکالکر رواج دیئے تو وہ کتاب متفق علیہ ہوجائیگی
سنو میان معترض وہ کتاب تو تمام ہندوستان کے علما اور دین دارون کے پاس متفق علیہ ہی تمہارے
سریکے چند مشرک شعار اور جہلاے ناہنجار کے پاس متفق علیہ نا ہو تو کیا غم ہندوستان کے مبتدعین مین
دو چار شخص جیسا فضل امام فضل رسول وغیرہ چند اعتراض کئے ہین انکے جوابات بھی مولوی بشیر الدین صاحب
تفہیم المسایل و صواعق آلہیہ مین اور عالم بے نظیر فاضل شہیر مولانا سید حیدر علی صاحب صیانۃ الانسان
عن وساوس الخناس مین بخوبی دے چکے ہین دیکھنا منظور ہو تو دیکھ لیوین اور مدراس کے مشرک
شعارون مین چند شخص اور بنگلور مین دو چار اسپر اتفاق نکرین منکر ہوجاوین تو کیا پرواہ ایسی
کوئی کتاب نہین کہ جسپر چند بے سمجھہ و بے شعور اعتراض نکئے ہون۔

یہہ جو لکھا کہ کسی بادشاہ کے عظمت کے بیان مین رعیت بڑی طاقت و عزت والے اور بڑے
عقلمند امیر وزیر ہین بولنے سے اوس بادشاہ کی تعریف نکلتی ہی یا اسکے رعیت سب دہیتر چمار
ہین بولنے سے تعریف نکلتی ہی الخ۔

یہہ تمہید کیا ہی سو فقط بیہودہ خیال اور ہوس باطل ہی رعیت بسطرح کے اعلیٰ ادنی رہین تو سلطنت کا
کام چلتا ہی نہین تو نہین کیونکہ انسان مدنی الطبع واقع ہوا ہی اسکو ہر طرح کے معاون و مددگار چاہیئے
خصوص بادشاہون کے واسطے بہت سے لوگون کی امداد ضروری ہی مثلاً ملک رانی کی تدبیر کے واسطے
عقلمند امیر وزیر ہونا دفاتر کے محافظت کے لئے منشیان و متصدیان دشمن کے دفع کرنے فوج و لشکر
اور بہت سے کارخانہ جات ہین اُن اُنکے ضبط و نسق کے واسطے ویسے ویسے لوگ ہونا ضرور
بادشاہ کا تخت بنانے ترائی ہتھیارون کے لئے لوہار زیورات کے واسطے سنار ملبوس سینے درزی
مطبخ کے واسطے باورچی جوتی د موزون کے واسطے چمار و کفش دوز نجاست و غلاظت پاک و صاف
کرنے چوہڑ و حلال خور غرض بہت سے اہل خدمات ہو تو بادشاہ کا کام چلتا ہی فقط امیر وزیر ہی ہون
دوسرے اہل خدمت نہون تو کام نہین چلتا اور دوسرے سب اہل خدمات ہون امیر وزیر عقلمند نہون تو
بے تدبیری کے سبب ملک مین خلل آتا ہی اسلئے سب اہل خدمات ادنی سے لیکے اعلیٰ تک ہونا ضرور
ہی فقط عقلمند امیر وزیر ہی بادشاہ کے رعیت ہونا دوسرے ادنی اہل پیشہ بادشاہ کے رعیتون مین
نہونا کر کے خیال کرنا باطل و بیہودہ -

اور یہہ جو لکھا کہ ایسے ہی وہبی قاعدے پر چلنے کا سبب ہی کہ اکثر لوگ بڑے بڑے بزرگون سے مثل
شیخ محی الدین ابن عربی اور مولانا روم مولانا عبد العلی اور مولانا شاہ عبد القادر فخری اور مولانا
شاہ محی الدین صاحب ویلوری کے جنابون سے بد اعتقاد ہوگئے اور بے ادب باتین بکنے اور لکھنے لگے
سنو شیخ محی الدین ابن عربی وغیرہ کا دعالم خدا کا عین ہونے مین اعنی وحدۃ الوجود کے مسایل مین
یہہ مسایل شریعت غرا کے خلاف ہین سمجھکر امام فخر الدین رازی ملا سعد الدین تفتازانی ملا علی قاری
اور بہت سے علماے متکلمین [illegible] کئے ہین ان علماے شریعت کو اور انکے شرعی مسایل کو تم
ٹہیک سمجھتے ہو اور ان صوفیہ بزرگون کے تصورات و وجدانیات و مکشوفات کو جو علم ظنی ہے مین

علم یقینیات سرکا مانتے ہو تمہارا وہم و تصور تو کچھ علیحدہ ہی ہی نہ شریعت کا نہ طریقت کا۔

قولہ وہابی نجدی کا حال فتح مکہ کے بعد وہابیوں کا سردار اپنے عقاید کو یوں قرار دیا وغیرہ۔

اقول مولوی بشیر الدین صاحب کانپوری اپنے کتاب صواعق الٰہیہ مین خلاف معترض کے لکھے ہین اور بھوپال کے مدار المہام مولوی سید صدیق حسین خان بہادر اپنی کتاب اتحاف النبلا مین لکھے ہین کہ میرے پاس اسکا صحیح احوال پہنچا ہی اور رد المحتار والا لکھا سو احوال صحیح نہین ہی پس ان کتابون سے مقابلہ کر کر دیکھ لیو اور اس سے بھی تسکین نہو تو نجد والون سے تحقیق کر لیو ہمکو اس سے کچھ سروکار نہین اگر اسکا اعتقاد و عمل اہل سنت و جماعت کے مطابق ہی تو اچھا شخص ہی اور اگر مخالف ہی تو برا بہت سے لوگ اہل سنت و جماعت ہونیکا دعوا کرتے ہین لیکن انکے اعتقاد و عمل سنت کے اعتقاد و عمل سے بمراحل دور پڑے ہین حالانکہ نجات سنت و جماعت کے اعتقاد و عمل پر منحصر ہی مثلا اہل تسنن کا اعتقاد ہی کہ خدا تعالی کے سوائے کوئی عالم الغیب نہین ہی نصوص قرآن و احادیث سے یہی بات ثابت ہی انبیا و اولیا کو وحی و الہام سے اللہ تعالی جتنا معلوم کراتا ہی اتنا ہی جانتے ہین اس سے بڑھکر نہین جانتے فرشتونکو آسمان و زمین کے سربراہی کے لئے جتنا معلوم کراتا ہی اتنا ہی جانتے ہین زیادہ نہین جانتے بلکہ علما تصریح کر چکے ہین کہ خدا تعالی کے سوائے فرشتون کو یا انبیا اولیا کو یا خاتم انبیا کو کوئی غیب دان سمجھا تو کافر ہو جاتا ہے بہت سے سنی کہلانے والے انبیا اولیا کو وحی و الہام سے بعض غیب کے باتان اللہ معلوم کرانے سے انکو غیب دان سمجھتے ہین پس اس صورت مین جبرئیل علیہ السلام جو رسل ملکی ہین اور رسول بشری کو معلوم کرانے وحی جو آگے انکو ہوتی ہی تو یہہ اول غیب دان ہوے بعد دوسرے انبیا بعد انکے امت یہہ سبکے سب غیب دان ٹھہرے حالانکہ کوئی عالم یا فقیہ جبرئیل علیہ السلام کو عالم الغیب نہین کہا پھر دوسرونکے کہنے کا تو کیا ذکر اسکے سوائے اور باتین مثلا سب جگہہ حاضر و ناظر رہنا سب کی دعا پکار دور و نزدیک سے سن لینا سب کی حاجت مراد بر لانیکی قدرت رکھنا یہہ خصیصہ خدا تعالی کا ہی سو

اس مین بھی انبیا و لیا کو شریک کرتے ہین اور انکی نذر و نیاز کرتے باوجودیکہ سب فقہا نذر لغیر اللہ کو حرام
ہی لکھے ہین ایسی بہت سے اعتقاد و عمل سنت و جماعت کے خلاف مین رکھکر پھر سنی کہلاتے ہین انکا
سنی کہلانا بی تمیزہ کے وضو کا سا ہی آپ تو ایسے ہین تسپر عرب کے ملک کے وہابی نجدی کے
اعتقاد و عمل کی تحقیق ہوتی ہی کسی کا اعتقاد و عمل اچھا ہو تو ہمکو کیا نفع اور برا ہو تو ہمکو کیا نقصان
ہمارے اعتقاد و اعمال کی جھجرتی ہین دنیا ہی۔ اللہ تعالی سب مومنون کو توفیق نیک عطا فرماوے
شرک و بدعت سے بچاوے اپنی توحید اور اپنے رسول مقبول کی اتباع ہمارے نصیب کرے
آمین وصل علے رسولک محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۔

قولہ چند روز سے ہند کے بعضے گمراہ لوگ بدعتی نیا مذہب اختراع کئے ہین زیارت کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر کے پاس دعا کرنا اور اس سے تبرک
کرنا شرک مین داخل کرتے ہین اور کہتے ہین اس مین کچھ فرق نہین خواہ پیر ولی کی قبر ہو یا نبی کی انتہی

اقول یہہ صرف افترا کیا ہی اور کذب ہی کسی مومن اور مسلمان کا اعتقاد ایسا نہین ہی اور
وہابی نجدی کا اعتقاد بھی ایسا نہین بلکہ بہتر فرقے والون مین بھی ایسے اعتقاد والا کوئی نہوگا
صرف بہتان ہی [۱۲] سبحانک ہذا بہتان عظیم اللہ تعالی سب مومنون کو نیک توفیق دیوے شرک
بدعت سے بچاوے اپنی توحید اور اپنے رسول مقبول کی اتباع ہمارے نصیب کرے آمین۔
وصلی اللہ علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۔

خدا تعالی کے حول و قوت سے رد نمونہ پر کینہ کا ہو چکا مومنان فہیم اور دینداران عاقل سلیم سے
امید یہہ ہی کہ اسکو راستی اور انصاف سے بغور ملاحظہ فرماوینگے اور کچھ شبہہ آیا تو سنت و
جماعت کے تفسیر و حدیث و عقاید و فقہ سے مقابلہ کرکر دیکھ لیوینگے اور حق و ناحق کو پہچانکر
حق کے تابع ہو جاوینگے اور اہل شرک و بدعت کے مکر و فریب سے اور بزرگون اور دینداروں پر

جماتے ہین سو تہمت و افترون سے متنبہ ہوکر دینداروں کے حقمین بدگمانی نہین کرینگے خصوص ایسے عالم ربانی واعظ قرآنی محدث لاثانی کے حقمین کہ جسکے علم و فضل و دینداری کے باب مین تمام ہندوستان کے علما و دینداران و پرہیزگاران متفق کلمہ ہین اور اسکو اپنا پیشوا سمجھتے ہین سو اس سے ہرگز ہرگز بدگمانی نکرو خداتعالی کے مواخذے مین نہ پڑو دنیا دو روزہ ہی موت سرپہ کھڑی ہی خداتعالی سے ڈرو حق کے تابع ہوجاؤ یہہ سرا سونے کی جاگہہ نہین ہوشیار رہو ہمنے کردی ہی خبر تمکو خبردار رہو ــ

فائدہ

جاننا چاہئے کہ تقویۃ الایمان مین فقط شرک و توحید کا بیان ہی اللہ جل شانہ کی توحید ذاتی و صفاتی مین کسی مخلوق کو خواہ نبی و ولی ہووے یا جن و فرشتہ داخل و شریک نہین کرنا کیونکہ اسکی صفات کاملہ مخلوقات مین ہو نہین سکتے وہ تعالی واجب الوجود ہی سب کا خالق و معبود سب جگہہ حاضر و ناظر ہی عالم الغیب ہی سب کی نیات و مرادات جانتا ہی قادر و علیم ہی اپنے عموم علم و قدرت سے سب کی حاجات و مرادات برلاتا ہی سب کاروبار ارض و سما کے اسیکی قدرت و مشیت سے چلتے ہین بے قدرت و مشیت اسکے کسیکو طاقت نہین کہ کچھہ کرسکے مخلوقات اپنی ذات کو نفع و نقصان پہنچانیکی قدرت بجز اسکے نہین رکھتے اوروں کو نفع و نقصان پہنچانیکا تو کیا ذکر۔ سب اسکے مخلوق و بندے ہین اسکے روبرو عاجز و ناچار ہین قیامت کے دن شفاعت کا مقدمہ ہی سو یہہ بھی اسیکی اختیار مین ہی بے اذن و رضا اسکے کوئی کسیکی شفاعت نہین کرسکتا انبیا اولیا شفاعت کرینگے سو بھی اسیکے اذن و حکم سے شفاعت کرینگے وہ جسکی شفاعت کرنے اور نجات دینے فرماویگا سو اسیکی شفاعت کرینگے اسیکو نجات دینگے غرض سب کام دین و دنیا کے اسیکی قدرت و اختیار مین ہین اور کسیکی قدرت و اختیار مین نہین مثلا پیدا کرنا مارنا جلانا بیماری تندرستی غریبی تونگری نفع و ضرر روزی رزق عاقبت مین گناہ بخشنا عذاب دینا بہشت یا دوزخ کو روانہ کرنا یہہ سب اسیکی قدرت و اختیار مین ہی اس لئے بندگون کو چاہئے کہ اپنے سب کام کا علاقہ اسی سے رکھین

ہر ایک بلا و مصیبت مین اسیکو پکارین اسی سے دعا التجا کرین اسیکی نذر و نیاز مانین اسیکے نام پر جانور چھوڑین ذبح
و قربان کرین اگر اوروں کو ایسے ہی اونکی قدرت و اختیار مخلوقات مین سے کسیکو بھی ہی سمجھکر اسکو پکارین
دعا التجا کرین اسکی نذر و نیاز مانین اور اسکے نام پر جانور چھوڑین تو شرک ہوتا ہی یعنے خدا کی توحید صفاتی مین
اسکو داخل و شریک کرنے سے مشرک ہوتا ہی موحد کہا جانیکے لایق نہین اس سے بہت احتراز کرین یہہ خلاصہ تقویۃ الایمان کا ہی
اس مین اللہ تعالی نے بندگون کو اختیار جزئی دیکر آزمایش کے واسطے فاعل مختار بنایا ہی سو ما نحن فیہ سے خارج ہی
اس مین ہر ایک شخص اپنی طاقت و قدرت کے موافق استعانت و مدد کر سکتا ہی یہہ یہان اسواسطے لکھا گیا
کہ بعض جاہل عوام فریب سے کہینگے دیکھو تقویۃ الایمان مین کسیکو نہین پکارنا کسی سے مدد نہین لینا کسی مین
کچھہ طاقت و قدرت نہین کرکے لکھا ہی اب نوکر چاکر باندی غلام دوست و آشنا کو بھی پکار کر انسے مدد مت لیو
یہہ عالم اسباب ہی انسان مدنی الطبع واقع ہوا ہی ایک دوسرے سے معاملہ کرتا اور مدد لیتا ہی ہمارا بحث اسمین
ہی جو چیز بندگون کی قدرت و اختیار مین نہین ہی فقط خدا تعالی کی اختیار مین ہی سو اسکو بندگون سے چاہنا
مثلاً مارنا جلانا بیماری سے شفا دینا اولاد عطا کرنا روزی کی کشایش کرنی آفت و مصیبت کو قحط و وبا کو
دفع کرنا نیک بخت یا بدبخت کرنا بہشتی یا دوزخی بنانا اب لوگ ایسی باتون کے واسطے غیر اللہ کو پکارتے
انکی نذر و نیاز مانتے ہین کوئی بت شجر حجر سے کوئی چاند سورج سے کوئی آگ پانی سے کوئی شدے جھنڈے سے
کوئی دیو پری سے کوئی قبرون سے کوئی بزرگونکی ارواح سے اسمین سب قوم گبر ہنود یہود و نصرانی جاہل مسلمان
شریک ہین جیسا کسی نے کہا ہی ؎ داخل اس خارجی گروہ مین ہین ٭ گبر و ہندو یہود و نصرانی ٭ جمع ہو
یہہ فریق تفرقہ کیش ٭ کی عجب دین کی پریشانی ٭ انکے باطن کا سب سواد و سواد ٭ ہی سدا انکا نقش پیشانی
جیسے لا الہ الا اللہ ٭ دلمین سب کفر و شرک پنہانی ٭ حق کی طاعت کو جاننا دشوار ٭ غیر کو پوجنا آسانی
بدعت و شرک مین خرچ کے مال ٭ آپ کہلانا حاتم ثانی ٭ دین مین کاس خرچ ہووے تو ٭ کہنا لا تسرفوا ہمخوانی
غرض تقویۃ الایمان کے مصنف ان سب اقوام علی العموم اور مسلمانون سے علی الخصوص یہہ شرک چھڑانے

کتاب تصنیف کیا اسمین بہت سے مشرک ہندوستان کے اپنے زنار توڑ تاڑ کر مسلمان بن گئے اور مسلمان شرک کے
عقیدے و عمل سے توبہ کرکر موحد ہو گئے مگر بدبخت ازلی اپنی حالت اصلی پر ہی رہگئے - معترض کو مسلمان شرک کا
رہنے سے خبط ہو جاکر تقویۃ الایمان پر چند بیہودے اعتراض کیا ہی **پہلا** یہہ کہ مصنف عالم الغیب کی
تخصیص خدا یتعالی کے ساتھ کیا سو برابر نہین اولیا انبیا بھی خصوص آنحضرت عالم الغیب ہین فرق یہہ ہی
کہ خدا یتعالی کو علم غیب ذاتی ہی اور آنحضرت کو عطائی یعنے خدا یتعالی آنحضرت کو غیب دانی عطا کیا ہی یہہ بات
معترض اپنے اجتہاد سے نکالا ہی بعض آیات و احادیث سے یعنے اللہ تعالی وحی والہام سے انبیا کو بعض
امورات غیبیہ سے مطلع کرتا ہی سو اسکو غیب دانی تصور کر کر انبیا کو عالم الغیب بنایا ہی خدا بعض باتون پر
مطلع کرنے سے عالم الغیب ہو جاوین تو جبرئیل علیہ السلام کو پیغمبرون کے آگے وحی ہوتی ہی سو جبرئیل علیہ السلام
پہلے عالم الغیب ہوے بعدہ انبیا بعدہ انبیا سے معلوم کرتے ہین سو امت یہہ سب عالم الغیب ہوے کیونکہ غیب کا
علم انکو آگیا واہ کیا اجتہاد ہی ایسا اجتہاد امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے فقہ اکبر مین نہین کئے اسکی شرح مین
ملا قاری لکھے کہ جان بیشک پیغمبران غیب کو نہین جانتے مگر جتنا کہ خدا معلوم کرایا انکو اور حنفی علما کافر کہے
ہین اس شخص کو جو آنحضرت کو غیب دان سمجھتا ہی **دوسرا** اعتراض حاضر و ناظر کی تخصیص بھی برابر نہین
آنحضرت بھی حاضر و ناظر ہین دعا ندا کو سنتے ہین خصوص مولود شریف اور درود پڑہے جاتی سو مجلس مین
حاضر رہتے ہین **تیسرا** قادر و علیم کی تخصیص بھی درست نہین جیسا مصنف نے لکھا کہ شرک کرنیوالے
بڑے احمق ہین اللہ سے قادر و علیم کو چھوڑ کر اور دون کو پکارتے ہین خواہ ولی خواہ نبی اول تو انکا پکارا
سنتے نہین دوسرا کچھ قدرت بھی نہین رکھتے یہہ بات فقط بتون کے واسطے ہی اولیا انبیا کے واسطے نہین
انکو قدرت بھی ہی سنتے بھی ہین **چوتھا** نذر و نیاز بزرگون کی نہین کرنا اور انکے نام پر جانور نہین
چھوڑنا لکھا سو بھی برابر نہین نبی ولی کے نام پر چھوڑتے سو جانور کا حکم علیحدہ اور بھوت پری کے نام پر
چھوڑتے سو جانور کا حکم جدا **پانچوان** شفاعت کے واسطے قیامت کے دن خدا کا اذن و رضامندی

ہونا لکھا سو بھی درست نہین آنحضرتؐ کو اذن دیا ہی مین ہوگیا ہی دوسرے اذن کی حاجت نہین ایسے ہی اور چند نامعقول اعتراض ہین جنکا جواب اس کتاب مین تفصیل لکھا گیا ہی - اب ناظرین جنکو حق و ناحق مین صحیح و سقیم مین امتیاز کرنے کی عقل سلیم ہی سو فقہا و مفسرین کے اقوال جو اس کتاب مین مذکور ہوے ہین سو دیکھکر سمجھ لے سکتے ہین - مصنف علیہ الرحمہ آیتون اور حدیثون سے ثابت کر دیا ہی جماہیر فقہا مفسرین و محدثین کے اقوال بھی اسکے موافق ہین معترض کا اعتراض فقط اسکے فہم و اشکل سے ہی اگر بہت ڈھونڈھ ڈھانڈ کے لاویگا تو کسی کا ضعیف و مرجوح قول لاویگا جو نصوص آیات و احادیث اور جماہیر فقہا و مفسرین و محدثین کے فہم کا مخالف رہیگا - یا مدراس کے چند علما و مشایخ بے وجہ شرعی اپنے غرض کے واسطے دئے سو فتوی لاویگا جسکو چار چند معتمد علماء کلکتے کے اسی وقت رد کر چکے ہین اور لکھے ہین کہ یہہ فتوی فقط حسد و عناد و نفسانیت سے دیا گیا ہی بالکل مردود ہی سو ایسا مردود فتوی کب قابل حجت ہوگا - اب تقویۃ الایمان کے مصنف مولانا مولوی محمد اسمعیل صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ذرا احوال سنئے یہہ بہت بڑے عالم دیندار موحد و متقی و پرہیزگار ہوے ہین علم تفسیر و حدیث و فقہ و اصول اور دوسرے علوم مین انکا کوئی ثانی نہین تھا تقوی و ورع و خوف و خشیۃ مین کہ شعار علماء ربانئین کا ہی یکتاے زمانہ ہوے ہین انکے وعظ مین خداتعالی ایسی تاثیر و برکت رکھا تھا کہ ہزارہا آدمی شرک و بدعت سے اور فسق و فجور سے تائب ہوکر توحید و اتباع سنت مین زہد و پرہیزگاری مین پکے بن گئے اور صوم و صلوۃ مین ایسا قایم ہوے کہ ہندوستان کی مسجدین ابتک آباد و معمور ہین اور ہندوستان کے بڑے بڑے عالم فقیہ زاہد و پرہیزگار لوگ اپنی اپنی کتابون مین مولانا کا ذکر خیر کرتے جاتے اور تقدس و بزرگی کی گواہی دیتے جاتے ہین اور جو لوگ انکے فضایل و بزرگی کے منکر ہین اور انکو برا کہتے ہین سو انکے واسطے متعدد فتوے لکھکر انکی تجہیل و تفسیق و تردید و تکفیر کرتے جاتے ہین چنانچہ حال مین ایک فتوی دہلی کے علما کا چھاپہ ہوکر آیا ہی اسکے دیکھنے سے ناظرین کو حقیقت انکی فضیلت و بزرگی کی معلوم ہوجاویگی بسبب تطویل کے اسکی سب عبارت لکھنے کی گنجایش نہین مگر دو چار

فقرے مشتے نمونہ لکھے جاتے ہین۔ محمد صدر الدینخان بہادر جو دہلی کے بڑے عالم ہین استفتا کے جواب مین یہہ لکھکر
اپنی مہر کئے ہین تقویۃ الایمان کو نظر اجمالی سے دیکھا ہی باعتبار اصول اور اصل مقصود کے بہت خوب ہی اور
مولوی اسمعیل صاحب کو ایسا دیکھا کہ پھر کسیکو ایسا نہ دیکھا یہہ لوگ اُنھین کے ہین کہ جنکے حق مین حق سبحانہ تعالے
نے فرمایا ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر الخ پس انکو جو کافر و گمراہ کہے وہ آپ گمراہ ہی۔
دوسرے بڑے عالم مولوی محمد قطب الدینخان بہادر ایسا لکھے ہین یہہ جواب صحیح اور بہت خوب لکھا ہی مجیب نے
جناب مولانا اسماعیل علیہ الرحمۃ مصداق اس آیۃ کریمہ کے ہین ان اللہ اشتری من المؤمنین
انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ الخ تیسرے بڑے عالم و متقی مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب
یہہ عبارت لکھکر اپنی مہر کئے ہین مولانا مرحوم مرتبہ اولیائے کاملین کا سا رکھتے ہین اور وہ جو حدیث مین وارد
ہی العلماء ورثۃ الانبیاء وہ ایسے ہی علما کے شان مین ہی کافر اور بد کہنا اور برا جاننا ایسے
عالمون دیندار کو اور انکی کتابون کو جسمین کہ بالکل آتین قرآنی اور حدیثین نبوی مندرج ہین اشد فسق
بلکہ خوف کفر کا ہی ایسے عقیدے والے پر ملا علی قاری نے اپنی شرح فقہ اکبر مین اس روایت کو بیچ باب
بیان کلمات ارتداد کے ذکر کیا ہی مولوی فضل رسول بداونی نے تین برس کا عرصہ ہوا ہی دس اعتراض
تقویۃ الایمان اور صراط المستقیم پر لکھہ اسکا نام معقولات عشر رکھا تھا سو اسکو اس فقیر نے رد کر چکا ہی
رد کا نام نشتر ہی کسیکو منظور ہو تو دیکھہ لیوین فضل رسول بداونی کے سب اعتراض مردود ہین۔ چوتھے عالم
انکا نام مہر مین اسطرح سے ہی سراج العلما ضیاء الفقہا سید رحمت علیخان مفتی عدالت عالیہ سلطانی
انہون نے ایسا لکھا ہی یہہ دونو جواب جو مجیبین فاضلین لکھی ہین صحیح درست ہین نسبت کرنا ساتھہ بد اعتقادی
اور کفر کلمات نا ملایم ایسے فاضل اجل واکمل واتقی واورع قامع شرک و بدعت مجاہد فی سبیل اللہ اعنی
مولانا وبالفضل اولانا مولوی محمد اسمعیل علیہ الرحمۃ کو سراسر کذب و بہتان ہی اکثر لوگ انکے فیض صحبت سے
موفق بصوم و صلوۃ اور مجتنب شرک و بدعات سے ہوے ہین اور کتنہ انکی تصانیف کا دریافت کرنا کام

ہر کبھی ہم استعداد اور خفاش منش کا نہین یہہ جناب مقدس تو متصف بجمیع حسنات علماء ربانی وحقانی سے اور متبع
سنت نبوی سے اور مصداق اس آیۂ کریمہ کے **یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ** پانچوین عالم مولوی محمد بشیر الدین صاحب یہہ لکھے ہین کہ تقویۃ الایمان کو راقم نے بالاستیعاب نہین دیکھا ہی لیکن بعض مقامون پر جو معاندین نے شبہات اپنی ظاہر کی ہین ان مقامون کے دیکھنے سے واضح ہوتا ہے کہ اعتراضات معاندین کی محض بیجا ہین اور اصل مطلب اس کتاب کا درست اور صحیح موافق اعتقاد اہل سنت وجماعت کے ہی چنانچہ دفع ان اوہام کا جوابات کتاب بوارق وغیرہ مین بتفصیل تمام کیا گیا ہی اور مصنف اسکے کا عالم باعمل حافظ حاجی غازی شہید فی سبیل اللہ اظہر من الشمس ہی۔ راقم کہتا ہی جب اتنے علماء معتمد وباسند جو مصنف کے ہم وطن ہین اور جانتے ہین اور دیکھے ہین سو مصنف کے تقدس وبزرگی کے قایل ہوون تو بیچارے معترض کی کیا حقیقت جو اعتراض کر سکے بجز چند افترے وبہتان کرکے عوام کو بہکا سکے یعنے یہہ شخص وہابی ہی بزرگون کا منکر اولیا انبیا کے زیارت کا منکر آنحضرت کو پیغمبری کے مرتبے سے نہین جانتا اپنے بڑے بھائی سمجھتا ہی پیغمبر کی حیات برزخ کا منکر شفاعت کا منکر اولیا انبیا کو خدا کے پاس دہیر و چمارسے ذلیل جانتا ہی معاذ اللہ ایسے بہتانات سے ۔۔۔ فریب کرتا ہی۔ غرض اس بزرگ کی ہدایت کا نور تمام ہندوستان کو منور کر دیا شرک وبدعت کی ظلمت و تاریکی متلاشی ہو گئی سو اسکو معترض دہان کذب وباد افترے سے پھونک بجھانے چاہتا ہی وہ ہرگز نہین بجھیگا بلکہ روز افزون ہوگا جب تک اللہ چاہیگا اگرچہ خفاش منش اس نور کو نہ دیکھ سکے۔ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ٭ یہہ بزرگ اپنی کتابون مین خصوص منصب امامت وصراط المستقیم مین اولیا انبیا کے درجے مرتبے عزت وحرمت وجاہت وکرامت قرب ومحبوبیت کا بیان اسطرح سے کیا اور لکھا ہی کہ آجتک دوسرا کوئی عالم اس تعریف وتفصیل کے ساتھ نہین لکھا ان کتابون کو دیکھیں تو ظاہر وباہر ہو جائیگا ایسے شخص کو منکر بولنا گویا روز کو شب اور نور کو ظلمت بتانا ہی **اشتباہ** مسلمان بھائیون کو چاہیے کہ کسی

مومن مسلمانوں کے حق مین بغیر اسکا حال کماینبغی جاننے کے اسکو برا نہ کہین اور کسیطور کا حرف والزام اسپر
دہرین اگر دوچار مولوی مشایخ بلادلیل شرعی اپنے غرض ونفسانیت سے یاحسد وعداوت سے کسی بزرگ
کی تکفیر کر بیٹھین تو اسکو معتبر نہ جانین یا کوئی شخص دوچار صرف ونحو کی کتاب یا منطق وحکمت کے رسالے پڑہکر
مولوی کہلاوے اور اُس بزرگ کے حق مین برا کہے یا لکھے تو بےتحقیق اُسکی تقلید نکرین اور اُس بزرگ سے
بدظن نہووین- قرآن وحدیث فقہ واصول جو دین کی کتابین ہین اُنسے خوب واقف ہون اور خدا تعالی
کا خوف وڈر رکھتے ہون سو علماے حقانی سے جو یہان سے لیکر دہلی وغیرہ تک موجود ہین دریافت و
تحقیق کرین وگرنہ فرداے قیامت مین برا بولنے اور بدگمانی رکھنے کے مواخذے مین گرفتار ہوؤگے یہہ
بہت بڑا گناہ ہی جو ہرگز بخشا نہ جاویگا- یہہ محض مسلمان بھائیون کی خیرخواہی کے لئے لکھا گیا آیندہ مانین
یا نہ مانین مختار ہو تمہاری بہنے کی ہی خیرخواہی ہو اگر سمجھو تمہاری ہی بھلائی ہو ہمارا کام
کہدینا ہی یارو ہو پھر آگے چاہو تم مانو نہ مانو ہو اللہ تعالی ہمکو اور سب مسلمانون کو راہ خطا سے بچاوے
اور راہ صواب دکھاوے آمین-

قطعہ تاریخ

مومنو تم شرک کر کیون کھوتے ہو ایمان کو — کوئی شی بہتر نہین دنیا مین ہی ایمان سے
مغفرت مشرک کے حق مین اور شفاعت بھی نہین — حکم اسکا صاف ظاہر ہو چکا قرآن سے
ماسوی اللہ کی عبادت اور بھی نذر ونیاز — حاجتین منگنی یے سب ہین شرک کے عنوان سے
شرک سے بچنے جو بولے دوست اسکو جانیو — دوستی اسکی رکھو تم اپنے دل اور جان سے
جو کرے الا وسوسے توحید مین خناس ہی — بھاگو اس سے دور وہ بھی کم نہین شیطان سے
شیر کے دیکھے سے جیسے بھاگتے ہینگے خران — تیسے مشرک بھاگتے تقویۃ الایمان سے
اس رسالے کی کہی تاریخ ہاتف نے جو یون — بدنمونہ رد ہوا ہی مراۃ الایقان سے
۱۲ ۹۲

تمت